کاش کروادیں شہِ بطحاء سے کہہ کر حشر میں
ہم فقیروں کی شفاعت والدینِ مصطفیٰ ﷺ

مناقب
والدینِ مصطفیٰ کریم A

حسب خواہش

سجادہ نشین آستانہ عالیہ قادریہ سدرہ شریف

سید محمد انور گیلانی قادری رزاقی مدظلہ العالی

تحریر و تحقیق

افتخار احمد حافظ قادری

شماره: ۳۶۰/۱۱۵۹۸
تاریخ: ۱۳۹۷/۹/۲۱
پیوست:

باسمه تعالی

با صلوات بر محمد و آل محمد (صلی الله علیه و آله و سلم)

فرهیخته گرامی جناب آقای افتخار احمد حافظ قادری

با سلام و تحیت، ضمن عرض تشکر و سپاس، بابت اهداء پنج نسخه کتاب چاپی به زبان اردو با عناوین: «سیدنا ابوطالب رضی الله عنه»، «الصلوات الالفیة باسماء خیر البریة»، «مناقب والدین مصطفی کریم صلی الله علیه و آله و سلم» و «شهزادی کونین علیها السلام احوال، آثار، مناقب ۲نسخه» به سازمان کتابخانه‌ها، موزه‌ها و مرکز اسناد آستان قدس رضوی به استحضار می‌رساند کتاب های مذکور با شماره‌های ۳۸۹۹ الی ۳۹۰۲ ثبت دفتر مخزن اردو تالار زبانهای خارجی و با شماره ۶۵۵ ثبت دفتر اردو کتابخانه تخصصی اهل‌بیت علیهم السلام گردید.

امید است این اقدام شایسته که نشانه ایمان و ارادت خالصانه شما به ساحت مقدس ولی‌نعمتمان حضرت امام علی بن موسی الرضا (علیه آلاف التحیة والثناء) می‌باشد، مورد قبول و عنایت حضرتش واقع گردد.

حسین خسروی
معاون کتابخانه‌ها

مشهد، حرم مطهر، صندوق پستی ۱۷۷-۹۱۷۳۵ تلفن: ۲۲۲۷۹۷۰-۰۵۱۱ دور نگار: ۲۲۲۰۸۴۵-۰۵۱۱ www.aqlibilary.org

شماره: ۱۸۹۳۳
تاریخ: ۱۳۹۷/۱۰/۰۵

بسمه تعالی

آستان مقدس حضرت فاطمه معصومه علیها السلام

نویسنده گرامی جناب آقای افتخار احمد حافظ قادری

سلام علیکم

احتراماً ضمن سپاس و قدردانی از اهداء آثار ارز شمند جنابعالی به کتابخانه آستان مقدس حضرت فاطمه معصومه علیها السلام

بدینوسیله اعلام وصول کتابهای ذیل اعلام می شود.

۱ . مناقب والدین مصطفی کریم صلی الله علیه و آله وسلم

۲ . سیدنا ابوطالب رضی الله عنه (احوال،آثار ،مناقب)

٤. شهزادی کونین (احوال، آثار، مناقب)

اسماعیل محمدی

مدیر کتابخانه و موزه

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم
اَللّٰهُمَّ صَلِّ بِعَدَدِ اَنْتَ تُصَلِّیْ وَعَدَدَ مَلَائِکَتِکَ یُصَلُّوْنَ
وَعَدَدَ الْمُؤْمِنِیْنَ صَلُّوْا وَسَلِّمُوْا وَسَیُصَلُّوْنَ وَسَیُسَلِّمُوْنَ
عَلٰی حَبِیْبِکَ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَشَفِیْعِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَاَوْلِیَائِهٖ وَخُصُوْصًا عَلَی الْاَبَوَیْنِ الْکَرِیْمَیْنِ
لِسَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا خَیْرُ الْاَنَامِ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ
مناقب
والدینِ مصطفیٰ کریم
کاش اُمت کو سمجھ آ جائے اُن کا مرتبہ
ہیں جہاں میں رب کی حُجت والدینِ مصطفیٰ ﷺ
تحریر و تحقیق
افتخار احمد حافظ قادری
1

❀ نام کتاب	:	**مناقب والدین مصطفی کریم** ﷺ
❀ تحریر و تحقیق	:	افتخار احمد حافظ قادری
❀ حسب خواہش	:	سجادہ نشین سدرہ شریف السید محمد انور گیلانی مدظلہ العالی
❀ تحریک و نظر ثانی	:	عارف باللہ تعالیٰ حضرت غلام رضا علوی قادری شاذلی
❀ علمی تعاون	:	منتظم اعلیٰ جامعہ سنان بن سلمہ، خضدار، بلوچستان عبدالرؤف قادری شاذلی
❀ تاریخ اشاعت	:	رمضان المبارک 1439ھ/مئی 2018ء
❀ تعداد اشاعت	:	800
❀ ہدیہ کتاب	:	دُعا برائے حُسنِ ختام و بخشش و مغفرت بحق مصنف کتاب، افتخار احمد حافظ قادری
❀ اجرتِ کتاب	:	ہم نے بس ان کی فضیلت میں لکھی ہے یہ کتاب آپ دیں گے جس کی اجرت والدین مصطفیٰ ﷺ
❀ برائے ایصال ثواب	:	**جمیع اُمت محمدیہ** ﷺ
❀ ایڈریس	:	افتخار احمد حافظ قادری بغدادی ہاؤس، مکان نمبر 6-999/A گلی نمبر 9 افشاں کالونی، راولپنڈی کینٹ، پاکستان۔

Ref:53/5/2018

انتسابِ کتاب

سیدۃ آمنہ رضی اللہ عنہا و سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ

کی پوتی مبارکہ

اور

وجۂ تخلیق کائنات ، جانِ کائنات ، حُسن و رُوحِ کائنات

سرکارِ مدینہ ﷺ کی جگر گوشہ

انہا فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا

سیدة نساء العالمین و سیدة نساء هذه الأمة

سیدۂ کائنات تمام جہانوں اور اِس اُمت کی جملہ عورتوں کی سردار

کے نام

اس یقین کے ساتھ کرتا ہوں کہ ان کے اجداد مبارکہ پر
کتاب ہذا ان کی خوشنودی کا باعث بنے گی جس کے
عوض اس بندۂ ناچیز کو بخشش و مغفرت کا پروانہ مل جائے گا

ان شاء اللہ العزیز

کاش کروا دیں شہِ بطحاء سے کہہ کر حشر میں
ہم فقیروں کی شفاعت والدینِ مصطفیٰ ﷺ

خاکپائے دراھلِ بیتِ نبوی ﷺ ، افتخار احمد حافظ قادری

فہرست

قطعہ تاریخ اشاعت

"گلدستہ رنگیں مناقبِ والدینِ مصطفےٰ ﷺ"

1439ھ

افتخارِ قادری ہیں ایک مردِ خوب ذات
صاحبِ ادراک و دانش پیکرِ عزم و ثبات

ہیں یہ قرطاس وقلم کی آبرو کے اک اَمیں
خدمتِ علم و ادب ہی ان کا ہے شغلِ حیات

مہرباں ہیں ان پہ بے حد اصفیاء و اولیاء
سرورِ عالم ﷺ کی بھی ان پر ہے نظرِ التفات

چھپ چکی ہیں نادر و یکتا کئی اُن کی کتب
اُن کے دل میں ہے رچی حُبِ رسولِ کائنات ﷺ

والدینِ مصطفےٰ ﷺ پر ان کی ہے کاوش نئی
لفظ ہے ہر ایک شیریں اس کا مانندِ نبات

نظرِ استحسان سے دیکھیں گے اس کو اہلِ حق
اس کی خوشبو سے معطر ہوں گے بے شک شش جہات

ہو گا ہر اک خاص و عام اس سے یقیناً بہرہ ور
ہر مقالہ باحوالہ ، مستند ہر ایک بات

پائے گی شرفِ قبولیت یہ نزدِ کبریا
روزِ محشر یہ بنے گی لازماً وجہِ نجات

یوں کہی فیض الامیں نے اس کی تاریخِ رسا
"گل ستانِ والدینِ مصطفےٰ ﷺ روشن صفات"

2018ء

صاحبزادہ پیر فیض الامین فاروقی سیالوی
مونیاں شریف ضلع گجرات

مقدمہ

وجۂ تخلیق کائنات حضور پُر نور ﷺ نے فرمایا کہ میں نے اپنے رب سے عرض کیا کہ میری اہل بیت میں سے کوئی ایک بھی دوزخ میں نہ جائے تو اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ نعمت عطا فرمادی ہے۔ حضرت امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ اپنی تصنیف "فوائد" میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کرتے ہیں۔

اذا كان يومُ القيامة شفعت لابي واُمي و عمّي
أبي طالب وأخي كان في الجاهلية
روز قیامت میں اپنے والد، والدہ اور چچا ابوطالب اور
جاہلیت کے دور کے ایک بھائی کی شفاعت کروں گا۔

جانِ کائنات سرکارِ دو عالم ﷺ کا ارشاد عالی شان ہے کہ "میں ہمیشہ پاک پشتوں سے پاک رحموں کی طرف منتقل ہوتا رہا" حضرت امام سہیلی نے الروض الانف میں سند کے ساتھ سیدۃ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے اپنے رب سے والدین بارے عرض کیا تو اُنہیں زندہ فرما دیا گیا، وہ آپ ﷺ پر ایمان لائے اور پھر اپنی سابقہ حالت میں تشریف لے گئے۔ آپ ﷺ کے والدین کریمین کو زندہ کرنا صرف آپ ﷺ کے اعزاز و تکریم کے لئے تھا ورنہ وہ تو حتماً جنتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے نبی معظم ﷺ اس لائق ہیں کہ وہ انہیں جس فضل و انعام سے چاہے مخصوص فرمادے۔

امام محب طبری نے ذخائر العقبیٰ میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ابولہب کی بیٹی نے حضور پُر نور ﷺ کی خدمت میں آ کر عرض کیا! یارسول اللہ ﷺ! لوگ کہتے ہیں کہ تُو دوزخی کی بیٹی ہے تو آپ ﷺ نے اس پر

شدید ناراضگی کا اظہار فرماتے ہوتے ارشاد فرمایا۔

> **مابالُ اقوامٍ یؤذوننی فی قرابتی ، من آذیٰ قرابتی فقد آذانی ، ومن آذانی فقد آذی الله**
> اُن لوگوں کا کیا حال ہوگا جو مجھے میرے قرابتداروں کے حوالے سے اذیت دیتے ہیں جس نے میرے کسی رشتہ دار کو اذیت دی اُس نے مجھے اذیت دی اور جس نے مجھے اذیت دی اس نے اللہ کو اذیت دی۔

ابولہب جو جہنمی اور قطعی طور پر کافر ہے اُس شخص کے بارے میں گفتگو کرنے پر رسول اللہ ﷺ نے اتنی ناراضگی کا اظہار فرمایا تو وہ جو رسول اللہ ﷺ کے والدین کریمین اور عظیم و بہترین حامی و مددگار چچا کے بارے میں نازیبا کلمات استعمال کرتا ہے اُس پر آپ ﷺ کس قدر ناراضگی کا اظہار فرماتے ہوں گے، اس لئے اگر ہم اپنے نبی مکرم ﷺ سے محبت کا دعویٰ کرتے ہیں تو پھر یہ محبت اس بات کا بھی تقاضہ کرتی ہے کہ ہم آپ ﷺ کے سارے اہل بیتِ کرام، قرابت داروں، خصوصاً آپ ﷺ کے والدین کریمین اور آپ ﷺ کے چچا سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ سے بھی عشق و محبت کا اظہار کریں اور یہی حقیقت ایمان ہے۔

ان عظیم و جنتی شخصیات کے بارے میں ایسے کلمات سے ہمیں گریز کرنا چاہیے جن سے بے ادبی کا کوئی ادنیٰ پہلو بھی نکلتا ہو۔ بلاشبہ نبی اکرم ﷺ کو اذیت پہنچانا کفر ہے اور ایسا کرنے والے کی سزا قتل ہے اگر وہ توبہ نہ کرے۔

اس مختصری تمہید کے بعد گزارش ہے کہ مارچ 2018ء میں اس بندہ ناچیز کا ایک گلدستۂ عشق و محبت بنام سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ (احوال، آثار، مناقب) جب منظر عام پر آیا تو احباب نے اس ناچیز کو داد تحسین اور دعاؤں سے نوازا۔

سجادہ نشین دربار عالیہ قادریہ سدرۃ شریف ،فضیلۃ الشیخ حضرت السید محمد انور گیلانی قادری رزاقی حموی مدظلہ العالی سے ہماری طویل رفاقت ہے اکثر سفر وحضر میں ایک دوسرے کے ہمراہ ہوتے ہیں اور آپ اس ناچیز سے انتہائی محبت شفقت اوراحسان فرماتے ہیں۔

ایک دن دوران ملاقات قبلہ پیر سید انور شاہ گیلانی صاحب نے اپنی اس شدید خواہش کا اظہار فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کے والدین کریمین کے مناقب پر بھی ایک کتاب آنی چاہیے۔اس بندہ ناچیز نے قبلہ پیر صاحب کی خواہش پر لبیک کہا، اسی طرح پاکستان میں سلسلہ قادریہ شاذلیہ کی سرخیل شخصیت ، عارف باللہ تعالی ، حضرت غلام رضا علوی قادری شاذلی مدظلہ العالی کی تحریک ، پذیرائی اور دُعاؤں سے اس موضوع پر کام کی ابتداء ہوگئی اور آنجناب نے اس موضوع پر بندہ کو کئی نادر عربی کتب سے بھی نوازا۔

الحمدللہ! کثیر عربی واُردو کتب کا مطالعہ کرنے کے بعد اُن کتابوں سے خوشہ چینی کرتے ہوئے یہ ھدیہ عقیدت بارگاہ والدینِ مصطفیٰ کریم ﷺ میں پیش کیا جارہا ہے جو یقیناً اُن کی بارگاہ اقدس میں قبول ومنظور ہوگا۔

کتاب کی ترتیب کچھ اس طرح سے ہے کہ مقدمہ ہذا کے بعد کتاب کو تین ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے۔ باب اول میں سرکار دو عالم ﷺ کے والدین کریمین کے احوال ومناقب ہیں، باب دوم میں خصوصیت سے سید کائنات ﷺ کے والد ماجد سیدنا عبداللہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے احوال ومناقب اور باب سوم میں خصوصیت سے جانِ کائنات ﷺ کی والدہ ماجدہ سیدۃ النساء سیدۃ آمنہ رضی اللہ عنہا کے احوال و مناقب کتاب کی زینت بنے ہوئے ہیں۔

کتاب ہذا کی تیاری میں کسی طور بھی کسی نے تعاون فرمایا تو میں اُن کا شکر گزار ہوں خصوصاً اُن عظیم شخصیات کا جنہوں نے اس موضوع پر نادر کتب فراہم کیں، اُن شعراء کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے کتاب پر قطعہ تاریخ اور والدین مصطفیٰ کریم ﷺ پر مناقب اور تاثرات ارسال فرمائے۔

خصوصاً کچھوچھہ شریف سے اشرف العلماء، شیخ طریقت حضرت علامہ ابوالحسن سید محمد اشرف جیلانی مدظلہ العالی نے کتاب ہذا پر تحقیقی تاثرات ارسال فرمائے اور اسی طرح حضرت سید فاضل اشرفی میسوری مدظلہ العالی نے کتاب ہذا پر تاثرات ارسال فرمانے کے ساتھ والدین مصطفیٰ کریم ﷺ پر ایک منقبت بھی ارسال فرمائی۔

دُعا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اس بندۂ ناچیز کی یہ ادنیٰ کاوش قبول و منظور فرمائے، حضور پُر نور ﷺ کی ساری اُمت کی بخشش و مغفرت فرمائے، ہمارے گناہ معاف فرمائے اور ہماری خطاؤں سے درگزر فرما کر ہمیں ادب کی دولت نصیب فرمائے۔

آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

خاکپائے در اہل بیت نبوی

[signature]

ناچیز افتخار احمد حافظ قادری

افشاں کالونی راولپنڈی کینٹ

بروز منگل

لیلہ شب برأت

14 شعبان المعظم 1439ھ

یکم مئی 2018ء

بابِ اول

والدینِ مصطفیٰ کریم ﷺ

(احوال ومناقب)
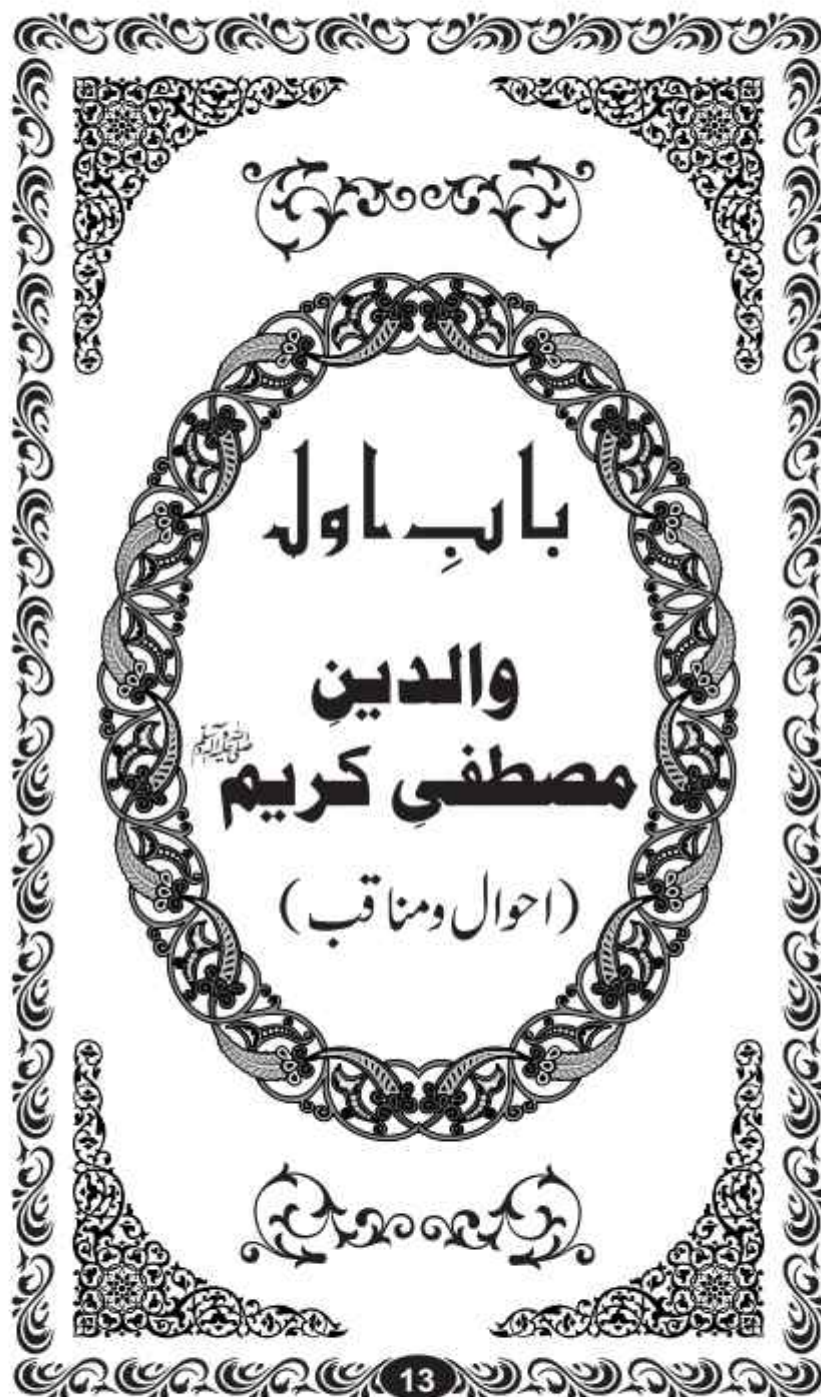
والدین مصطفی کریم ﷺ

اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآنِ پاک میں اپنے حبیب کریم ﷺ سے فرمایا

قُلْ لَّآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى

اے محبوب کریم ﷺ! آپ فرمادیں کہ تم سے اس (تبلیغ رسالت) پر کوئی اجر نہیں مانگتا، مگر صرف یہ کہ تم میرے قرابت داروں سے محبت کرو۔ (سورۃ الشوریٰ، آیت نمبر 23)

جس شخص کے دل میں حضور پُرنور ﷺ کی محبت ہوگی وہ آپ ﷺ کے سارے اہل بیت اور قرابت داروں سے خصوصاً آپ ﷺ کے والدین کریمین طیبین اور آپ کے عظیم و بہترین چچا سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ سے ضرور محبت کرے گا اور یہ ہی حقیقت ایمان ہے۔

طهارت و عصمت نسب پاک ﷺ

صاوی علی الجلالین (جلد دوم) میں ہے:

ان نسب رسول الله ﷺ محفوظ من الشرک فلم يسجد أحد من آبائه من عبدالله الى آدم ، لصنم قط

بلاشبہ رسول اللہ ﷺ کا نسب مبارک شرک سے محفوظ ہے اور آپ ﷺ کے آباء حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے لے کر سیدنا آدم علیہ السلام تک کبھی بھی کوئی کسی بُت کے آگے سجدہ ریز نہیں ہوا۔

دلائل النبوۃ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے مجھے پاک پشتوں سے پاک رحموں کی طرف منتقل کیا، میں پاک اور مطہر پیدا ہوا ہوں اور جب نسلِ انسانیت کے دو حصے ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے

مجھے بہتر حصے میں رکھا۔

جامع ترمذی کے ابواب مناقب میں حدیث نبوی ہے۔

''میں محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب ہوں، بلاشبہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے مخلوق کو پیدا فرمایا تو مجھے اُن سب میں سے بہترین میں رکھا، پھر اُن کے دو گروہ بنائے تو مجھے اچھے گروہ میں رکھا، پھر قبائل بنائے تو مجھے بہترین قبیلہ میں رکھا، پھر اُن کے خاندان بنائے تو مجھے اچھے خاندان میں رکھا، اور سب سے اچھی شخصیت بنایا۔''

صحیح مسلم میں حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

کہ سید کائنات حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''بے شک اللہ تعالیٰ نے اولاد ابراہیم سے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو چن لیا اور اولادِ اسماعیل علیہ السلام سے بنو کنانہ کو اور بنو کنانہ سے بنو ھاشم کو چن لیا اور بنو ھاشم سے مجھ کو چن لیا''۔

نور مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم اور قریش کی فضیلت

حضرت ابن ابی عمرو العدنی نے اپنی مسند میں

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے:

أن قريش كانت نوراً بين يدى الله عز وجل قبل أنه يخلق آدم علیہ السلام ألفى عام يسبح ذلك النور وتسبح الملائكة بتسبيحه ، فلما خلق الله آدم علیہ السلام ، ألقى ذلك النور في صلبه ، قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم فأهبطني الله الى الارض في صلب آدم ، وجعلني في صلب نوح ، وقدرني في صلب

ابراهيم،ثم لم يزل الله ينقلني من الأصلاب الكريمة الى الارحام الطاهرة حتى أخرجني من بين أبوي ...

قریش بارگاہِ الٰہی میں سیدنا آدم کی تخلیق سے دو ہزار سال قبل بصورت "نور" موجود تھے اور وہ نور تسبیح پڑھتا اور فرشتے اُس کی تسبیح پر تسبیح پڑھتے تھے جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا تو اُن کی پشت میں اس نور مبارک کو رکھا، رسول اللہ ﷺ کا فرمانِ مبارک ہے مجھے اللہ تعالیٰ نے پشتِ آدم علیہ السلام میں زمین پر اُتارا اور مجھے پشتِ نوح میں رکھا اور پھر پشتِ ابراھیم علیہ السلام میں، پھر اللہ تعالیٰ نے مبارک پشتوں سے پاک ارحام کی طرف منتقل فرمایا حتیٰ کہ میں اپنے والدین کے ہاں پیدا ہوا۔

اس روایت کو حافظ الحدیث عاشق رسول ﷺ حضرت امام جلال الدین السیوطی رضی اللہ عنہ نے اپنے رسالے "المقام السندسيه فی النسبة المصطفوية" میں ذکر فرمایا ہے۔

منتقلی نورِ مصطفی ﷺ بذریعہ نکاح

مولائے کائنات، شہنشاہِ ولایت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"میرا جوہرِ ولادت نکاح کے ذریعے منتقل ہوتا چلا آ رہا ہے تا آنکہ مجھے میرے والدین نے جنا۔"

رسمِ نکاح مسلمانوں کے درمیان ہوا کرتی ہے نہ کہ کفار کے درمیان۔ مولود کعبہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی اس روایت مبارکہ سے صریحاً واضح ہوتا ہے کہ وجہِ تخلیق کائنات حضور پُر نور ﷺ کے والدین کریمین موحد، مسلم اور صاحبِ ایمان تھے۔

تقدس نبی ﷺ اور وصیت آدم علیہ السلام

عظیم عاشق رسول حضرت علامہ یوسف اسماعیل النبھانی
اپنی کتاب الانوار المحمدیہ میں فرماتے ہیں۔

''سید کائنات، خاتم النبیین کا نور شریف حضرت آدم علیہ السلام سے حضرت حوا میں منتقل ہوا۔ حضرت حوا سے 40 بچے پیدا ہوئے جو سب کے سب جڑواں تھے لیکن جب یہ نور مبارک حضرت شیث علیہ السلام کی صلب اطہر میں جلوہ گر ہونا تھا تو نبی اکرم ﷺ کے تقدس اور انفرادیت کے لئے حضرت شیث علیہ السلام اکیلے پیدا ہوئے۔''

حضرت آدم علیہ السلام نے حضرت شیث علیہ السلام کو وصیت کی کہ اس نور شریف کو پاکباز و طاہرات خواتین میں رکھا جائے اور یہ نور کائنات حضرت شیث علیہ السلام سے حضرت انوش میں منتقل ہوا تو حضرت شیث علیہ السلام نے حضرت انوش کو یہی وصیت کی اور نسل در نسل یہ وصیت مبارکہ جاری رہی تا آنکہ یہ نور مبارک سیدنا عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کی صلب میں جلوہ گر ہوا۔ اسی وجہ سیدنا عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے جسد مبارک سے مُشک اذفر کی خوشبو آتی تھی اور سرکارِ دو عالم ﷺ کا نور مبارک سیدنا عبدالمطلب کے چہرہ انور پر چمکتا دمکتا رہتا تھا۔

سیدنا عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے یہ نور معظم سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کی پشت مبارکہ میں دمکنے لگا اس وجہ سے اہل مکہ نے سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کا نام **''مصباح الحرم''** بھی رکھا ہوا تھا۔ سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ تمام قریش میں سب سے زیادہ حسین و جمیل تھے اور نورِ محمدی ﷺ کے سبب بہت زیادہ خوبصورت اور حسن کا عظیم شاہکار تھے اور پھر یہ نور مبارک سیدۃ آمنہ رضی اللہ عنہا کو منتقل ہوا جس سے سردار الانبیاء والمرسلین ﷺ کی ولادت باسعادت ہوئی۔

مذکورہ عبارت سے واضح ہے کہ سید کائنات ﷺ اصلاب طیبہ سے ارحام طاہرہ میں منتقل ہوتے رہے۔

محمد ﷺ سے افضل کوئی نہیں!

ذخائر العقبیٰ میں ایک حدیث مبارکہ ہے کہ اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، مجھ سے جبریل اَمین نے کہا! میں نے زمین کے مشرق ومغرب کو گھنگال ڈالا مگر کوئی شخص حضرت محمد ﷺ سے افضل نہ پایا اور نہ کوئی خاندان بنوھاشم علیہ السلام سے بہتر پایا۔

سرکار دو عالم ﷺ کے والدین کریمین موحد، مسلم اور صاحب ایمان تھے۔ آپ ﷺ کا خاندان ونسب دنیا کے خاندانوں سے اشرف واعلیٰ ہے اور یہ وہ حقیقت ہے کہ آپ ﷺ کے بدترین دشمن کفار مکہ بھی کبھی اس شرف عظیم سے انکار نہ کر سکے۔ حضور پُر نور ﷺ کے تمام آباؤ اجداد اپنے زمانہ کے عقلاء حکماء، سادات عظام اور قائدین کرام تھے۔

بلاشبہ سید الاولین و الآخرین کے والدین کریمین صحابی اور جنتی ہیں، اُن کے متعلق انتہائی احتیاط سے لب کشائی کرنی چاہیے کہیں ایسا نہ ہو کہ حضور پُرنور ﷺ کی اذیت کا باعث بن کر ملعون ٹھہرا دیے جائیں۔ (نعوذ باللہ)

رسول اللہ ﷺ کی خاندانی عظمت

سرکار مدینہ ﷺ نے خود اپنی عظمت خاندانی بیان فرمائی۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ ’’اللہ تبارک وتعالیٰ نے مخلوق کی تخلیق فرمائی، مخلوق سے حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد کا انتخاب کیا، حضرت آدم کی اولاد سے عرب کا انتخاب کیا، عرب سے قبیلہ مضر کا انتخاب کیا، **مضر** سے **قریش** کا انتخاب کیا، **قریش** سے **بنو ھاشم** کا

انتخاب کیا اور پھر مجھے بنی ھاشم سے منتخب کیا، میں نیک لوگوں سے نیک لوگوں کی طرف منتقل ہوتا رہا ہوں۔۔۔

ایک اور روایت میں نبی اکرم ﷺ نے یوں اپنی خاندان عظمت بیان فرمائی:

''خبردار! اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کو پیدا فرمایا پھر اُس کے دو گروہ بنائے تو مجھے اُن دونوں میں سے بہترین گروہ میں منتقل فرمایا، پس میں گھر کے لحاظ سے بھی تم سب سے بہتر ہوں اور ذات کے اعتبار سے بھی تم سے افضل ہوں''۔

عیوب و رزائل سے محفوظ

اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہر دور میں سرکارِ دو عالم ﷺ کے آباؤ اجداد کو تمام عیوب ورزائل سے محفوظ رکھا۔ شفیع المذنبین ﷺ فرماتے ہیں کہ میں ہر زمانے میں بہترین لوگوں کی طرف منتقل ہوتا رہا۔ حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد میں، میں اچھے گروہ کی طرف منتقل ہوتا آیا ہوں حتیٰ کہ اُس گروہ میں آیا ہوں جس میں اب ہوں۔

سرکارِ مدینہ ﷺ اپنے نسب طاھر پر فخر کرتے ہوئے فرمایا کرتے تھے۔

انا النبی لا کذب!!

أنا ابن عبدالمطلب

میں اللہ کا نبی ہوں اور اس میں کوئی جھوٹ نہیں اور

میں حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کا بیٹا ہوں۔

انا ابن الذبیحین

میں دو ذبیحوں (حضرت اسماعیل علیہ السلام اور حضرت عبداللہ) کا بیٹا ہوں۔

حضرت علامہ یوسف اسماعیل النبہانی رضی اللہ عنہ اپنے اشعار میں بیان فرماتے ہیں۔

(ترجمہ) ہر دور میں آپ ﷺ کو بہترین مائیں اور باپ حاصل ہوتے رہے اور آپ ﷺ کی ذات کمالاتِ عالیہ کے عطا فرمائے جانے کے سبب با عظمت ہے، ایسے ہی آپ ﷺ کا نسب شریف بھی با عظمت ہے۔

حضرت حواء سے لے کر حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا تک آپ ﷺ کی تمام مائیں اور حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ تک آپ ﷺ کے تمام باپ برگزیدہ اور نیک و صالح تھے۔

نارِ دوزخ حرام ہے

محدث ابن جوزی مرفوعاً حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت فرماتے ہیں

کہ حضرت جبریل علیہ السلام نے حضور نبی کریم ﷺ سے کہا:

"اللہ تعالیٰ آپ کو سلام کہتا ہے اور فرمایا ہے کہ میں نے اُس صلب پر جس میں آپ رہے ہو، اُس رحم میں جس نے آپ کو اُٹھایا اور اُس گود پر جس نے آپ کی پرورش کی، نارِ دوزخ کو حرام کر دیا گیا ہے"۔

صلب یعنی پشتِ مبارک سے مراد حضرت سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ، رحمِ مبارک سیدۃ آمنہ رضی اللہ عنہا اور گودِ مبارک سے مُراد سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ اور سیدۃ فاطمہ بنت اُسد۔

اس روایت سے بھی یہ بات واضح ہوگئی کہ رسول اللہ کے والدین کریمین ناجی ہیں۔ آقا کریم ﷺ کے والدین کا انتقال زمانہ فترت میں ہوا اور بعثت سے قبل فوت ہونے والے کو عذاب نہیں ہوگا۔

زمانہ فترت کی تعریف

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو جب زندہ آسمانوں پر اُٹھالیا گیا اور اُن کی کتاب انجیل میں بھی تحریف کر دی گئی تو اُس وقت سے لے کر جانِ کائنات ﷺ کی بعثت تک کوئی

اور شریعت نہیں آئی۔ اس دوران صرف بت پرستی سے دور رہنا ہی نجات کے لئے کافی تھا۔ یہ درمیانی زمانہ فترت کا زمانہ کہلاتا ہے۔

نبی اکرم ﷺ کے والدین کریمین نہ صرف بُت پرستی سے بچے ہوئے تھے بلکہ مومن تھے، کفر و شرک سے پاک تھے، اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کو ماننے والے تھے اور دین ابراہیمی پر قائم تھے۔

والدین مصطفیٰ ﷺ کا زمانہ فترت کا زمانہ تھا۔ اس لئے وہ غیر معذب ہیں۔ کیونکہ حضور ﷺ کے والدین کو نہ تو پہلے انبیاء اکرام کی دعوت پہنچی اور نہ ہی حضور ﷺ کی دعوت پہنچی کیونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور آقا کریم ﷺ کے درمیان 6 سو سال کا زمانہ پایا جاتا ہے۔

اجداد نبوی کی نجابت و شرافت

اس بات پر تمام سوانح اور نسب نگار متفق ہیں کہ حضور پُر نور ﷺ کے تمام آباؤ اجداد شرافت، عزت اور نیک نامی کا پیکر تھے اسی طرح سرکار دو عالم ﷺ کی والدہ ماجدہ اور اوپر تک کی تمام خواتین پاک باز اور باوقار خواتین تھیں۔

سرکار مدینہ ﷺ کے خاندان کے تمام بزرگ شرعی طریقہ نکاح سے پیدا ہوئے اور آپ ﷺ کا سارا سلسلۂ نسب محترم اور نامور بزرگوں پر مشتمل ہے اور وہ سب اپنے اپنے دور میں سردار اور اپنے اپنے قبیلوں یا اپنے اپنے علاقوں میں قائد تصور ہوتے تھے۔

ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ (وصال 230ھ) نے ابن الکلبی سے روایت کی ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کی پانچ سو ماؤں (دادیاں اور نانیاں) کے نام لکھے اور میں نے ان میں سے کسی میں کوئی برائی یا زمانہ جاہلیت کی کوئی چیز نہ پائی۔

حضرت امام فخر الدین رازی اور دوسرے سیرت نگاروں نے لکھا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے تمام آباء حضرت آدم علیہ السلام تک توحید پر تھے۔

و رووا أن آباءه کلهم الی آدم کانوا علی التوحید

والدین مصطفی ﷺ جنتی ہیں

خصائص کبری میں ہے کہ غزوۂ اُحد میں نبی کریم ﷺ کا ہونٹ مبارک زخمی ہوگیا، اس سے خون مبارک جاری ہوگیا حضرت مالک بن سنان رضی اللہ عنہ آگے بڑھے اور بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں عرض کی یارسول اللہ ﷺ! مجھے اجازت دیں کہ میں یہ خون بند کردوں، فرمایا! کیا کروگے؟ انہوں نے عرض کی کہ آپ مجھے اجازت عطا فرمائیں، اجازت ملنے پر حضرت مالک بن سنان رضی اللہ عنہ، سرکار دوعالم ﷺ کے ہونٹ مبارک کو اتنا چوستے ہیں کہ خون رُک جاتا ہے اور وہ خون مبارک پی جاتے ہیں۔ اس محبت وعقیدت اور ادب پر انہیں بارگاہِ رسالت مآب ﷺ سے بشارت ہوئی کہ اگر کوئی کسی جنتی مرد کو دیکھنا چاہتا ہے تو مالک بن سنان رضی اللہ عنہ کو دیکھ لے۔

جس شخص کے جسم میں رسول اللہ ﷺ کا خون مبارک چلا گیا اُسے دنیا میں ہی جنت کی بشارت مل گئی تو ذرا دل کی گہرائیوں سے غور فرمائیں کہ خود نبی اکرم ﷺ جن کا خون ہیں یعنی رسول اللہ ﷺ کے والدین کریمین تو کیا وہ جنتی نہیں ہیں؟؟؟ مقام غور وفکر ہے۔

مقام محمود اور والدین مصطفی ﷺ

حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''قیامت کے دن جن جن کی شفاعت میں سب سے پہلے کروں گا وہ میرے اہل بیت ہوں گے پھر جو اُن کے قریب۔۔۔۔

حضرت عمران حصین سے روایت ہے کہ سید الانبیاء ﷺ نے ارشاد فرمایا:

سألت ربی ان لا یدخل النار احداً من اھل بیتی فاعطانی ذلک

میں نے اپنے رب سے عرض کیا کہ میری اہل بیت میں سے کوئی بھی
آگ میں نہ جائے پس اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ بھی عطا فرما دیا۔

مذکورہ احادیث سے معلوم ہوا کہ حضور پُر نور ﷺ کے اہل بیت میں سے کوئی بھی آگ میں نہیں جائے گا اور تاجدار کائنات ﷺ سب سے پہلے اپنے اہل بیت کی شفاعت فرمائیں گے اور بلا شک و شبہ سید عالم ﷺ کے والدین کریمین آپ ﷺ کے اہل بیت ہیں اور وہ آگ میں نہیں بلکہ وہ تو جنت کے باغوں میں جلوہ گر ہوں گے۔

ایک حدیث نبوی کا مفہوم کچھ اس طرح سے ہے کہ جانِ کائنات ﷺ مقامِ محمود پر جلوہ گر ہو کر اپنے رب سے اپنے والدین کے لئے شفاعت کریں گے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ روز قیامت لوگ گروہ کی شکل میں اپنے اپنے نبی کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے حضور! ہماری شفاعت فرمائیے، یہاں تک کہ شفاعت کی بات چلتے چلتے بارگاہِ مصطفیٰ ﷺ میں آ جائے گی کیونکہ یہ شرف شفاعت روز اول سے ہی ہمارے نبی کریم ﷺ کے حصے میں مکتوب ہے۔

مفسر قرآن حضرت علامہ سید محمود آلوسی بغدادی فرماتے ہیں کہ حضرت مقاتل سے روایت ہے کہ حیوانات میں سے دس جانور جنت میں داخل ہوں گے۔ (حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی، حضرت اسماعیل علیہ السلام کا دنبہ، حضرت موسیٰ علیہ السلام کی گائے، حضرت یونس علیہ السلام کی مچھلی، حضرت سلیمان علیہ السلام کی چیونٹی، اصحاب کہف کا کتا، آپ ﷺ کی اونٹنی۔۔۔۔۔۔)

اصحاف کہف کے کتے کو چند دن تک نیک لوگوں کی صحبت میسر آئی تو وہ نیک لوگوں کے ساتھ جنت میں جائے گا۔ ان جانوروں اور حیوانات کے دخول جنت کی وجہ صاف ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کے ساتھ نسبت اور تعلق کی بنا پر اُنہیں یہ شرف دیا گیا۔ جب جانور صرف انبیاء کی نسبت کی بنا پر جنت جا سکتے ہیں تو والدین کریمین کی تو سید الانبیاء اور نبی الانبیاء ﷺ سے نسبت ہے وہ کیونکر جنت میں نہ جائیں گے؟؟

آپ ﷺ کے والدین میں اور خوبی نہ بھی ہوتی تو وہ پھر بھی جنتی تھے لیکن اس کے ساتھ وہ ایمان و توحید اور دین ابراہیمی پر پابند تھے لہٰذا وہ صرف جنت میں ہی نہیں بلکہ جنت کے اعلیٰ درجات میں جلوہ افروز ہوں گے۔

حضرت عکرمہ بن ابوجہل

ایک حدیث نبوی ہے حضرت عکرمہ بن ابوجہل نے رسول اللہ ﷺ سے شکایت کی کہ لوگ میرے باپ کو بُرا کہتے ہیں آپ ﷺ نے لوگوں سے ارشاد فرمایا۔

لاتسبوا الاموات فتؤذوا به الاحیاء

کہ زندوں کو اُن کے مردوں کے سبب سے اذیت نہ پہنچاؤ

صاحب مجمع الزوائد فرماتے ہیں کہ اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ آپ ﷺ اپنی قبر انور میں زندہ ہیں اور ہمارے اعمال آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کئے جاتے ہیں لہٰذا جب حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ کے باپ کے متعلق بُرا کہنے سے روک دیا گیا کہ ایسا کرنے سے اُنہیں اذیت ہوتی ہے۔

ابولہب اور ابوجہل کا جہنمی ہونا نص قطعی سے ثابت ہے اگر اُن کو بُرا کہنے سے اُن کے قرابتداروں کو اذیت ہوئی تو اُنہوں نے سرکار مدینہ ﷺ کی خدمت

میں شکایت کی، آپ ﷺ نے لوگوں کو منع فرمایا کہ اُن کے فوت شدہ رشتہ داروں کو بُرا نہ کہو کہ اِس سے تمہارے ان ساتھیوں کو اذیت ہوتی ہے، حالانکہ ان دونوں کے لئے ضعیف سے ضعیف حدیث یا روایت نہ ملے گی کہ یہ قابل مغفرت ہیں اور ابدی دوزخی نہیں ہیں اور نہ ان کے ورثا کی اذیت پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے کہیں لعنت آئی ہے۔

آقا کریم ﷺ کی اذیت کے مرتکب پر تو نص قرآنی سے لعنت موجود ہے۔ لہٰذا جو شخص جانِ کائنات ﷺ کے والدین کریمین اور چچا کے بارے میں نازیبا کلمات استعمال کر رہا ہے تو وہ اصل میں اپنے نبی ﷺ کو اذیت دے رہا ہے اور اللہ تعالیٰ کی لعنت کا مستحق بن رہا ہے۔

والدین مصطفی کریم ﷺ بارے چار اقوال

سرکار دو عالم ﷺ کے والدین کریمین مومن، مسلم، ناجی، صحابی اور جنتی ہیں ان سے ہرگز کفر و شرک ثابت نہیں۔ محدثین، مورخین، سیرت نگاروں اور اہل علم نے قوی دلائل کے ساتھ 4 قول اختیار کیئے ہیں۔

قول نمبر1 :

آپ ﷺ کے والدین کریمین دین ابراہیمی (دین حنیف) پر تھے اور اسی پر اُن کی وفات ہوئی۔

(حضرت امام فخر الدین رازی، علامہ محقق سنوسی، شارح شفاء الشریف، حضرت علامہ تلمسانی، امام ابن حجر مکی اور علامہ زرقانی کا یہی موقف ہے)۔

قول نمبر2 :

آپ ﷺ کے والدین کریمین کا اہل فترت میں شمار ہوتا ہے اور اہل

فترت مؤمنین کے حکم میں ہیں۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے حضرت اسماعیل علیہ السلام تک اہل فترت ہیں ایسے دو رسولوں کے درمیان کا زمانہ فترت کہلاتا ہے۔

(حافظ ابن حجر عسقلانی کا یہی موقف ہے)

قول نمبر3 :

آپ ﷺ کو دین کی دعوت نہیں پہنچی لہذا وہ عذاب میں مبتلا نہ ہوں گے بلکہ نجات پائیں گے۔

(امام سبکی ، امام غزالی ، شارح مسلم، امام أبی اور امام شرف الدین مناوی کا یہی موقف ہے)

قول نمبر4 :

وصال تو دین فترت پر ہوا لیکن اعلان نبوت کے بعد حضور پُرنور ﷺ نے انہیں زندہ فرما کر اسلام کی دولت سے مالا مال فرمایا اور انہیں مرتبہ صحابیت بھی حاصل ہو گیا۔

(امام ابن شاهین ، امام ابوبکر خطیب بغدادی ، امام ابن عساکر ، امام سہیلی، امام محب الدین طبری ، امام ناصر الدین دمشقی ، حافظ ابن سیدالناس ، حافظ شمس الدین دمشقی ، شاہ عبدالحق محدث دهلوی ، حافظ ابن حجر مکی ، امام سید أحمد حموی اور امام قرطبی کا یہی موقف ہے)۔

قرآن پاک کی آیت وَتَقَلُّبَكَ فِی السّٰجِدِیْنَ۔

سید کائنات ﷺ کے والدین کریمین دین ابراہیمی یا دین فترت پر تھے وفات عقیدۂ توحید پر ہوئی اور وہ حتماً جنتی ہیں اس بارے قرآن پاک میں کئی آیات مبارکہ موجود ہیں صرف سورة الشعراء کی آیت 218/19 اور اس کی تفسیر بارے کچھ تذکرہ کرتے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ کے آباؤ اجداد میں سے کوئی بھی شرک کرنے والا نہیں گزرا بلکہ سب رب کائنات کو سجدہ کرنے والے تھے۔

الَّذِیْ یَرٰکَ حِیْنَ تَقُوْمُ. وَتَقَلُّبَکَ فِی السّٰجِدِیْنَ.

جو آپ کو دیکھتا رہتا ہے جب آپ کھڑے ہوتے ہیں اور نمازیوں میں آپ کے دورے کو۔

اس آیت بارے مفسرین نے کئی باریک نقاط کی طرف اشارے کیے ہیں۔ چند ایک مشہور و معروف تفاسیر سے اقتباسات۔

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی تفسیر

امام المفسرین حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما مذکورہ بالا آیت کی تفسیر اس طرح فرماتے ہیں کہ انبیاء کی مبارک پشتوں میں یکے بعد دیگرے منتقل ہوتے رہے یہاں تک کہ آپ ﷺ اس اُمت میں معبوث ہوئے۔

حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا ایک اور قول مبارک ہے کہ وتقلبک کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو انبیاء کی اصلاب میں تبدیل فرماتا رہا یعنی ایک نبی سے دوسرے نبی کی طرف، حتیٰ کہ اس اُمت میں اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو مبعوث فرمایا۔

عبدالرحمن ابن جوزی کی تفسیر

حضرت علامہ عبدالرحمن ابن جوزی اس آیت مبارکہ کی تفسیر اس طرح فرماتے ہیں۔

''اللہ تبارک وتعالیٰ آپ ﷺ کو انبیاء کرام کی اصلاب میں منتقل فرماتا رہا حتیٰ کہ آپ ﷺ کو مبعوث فرمایا۔''

فخرالدین رازی کی تفسیر

حضرت امام فخر الدین رازی (وصال 606 ھ) سرکار دو عالم ﷺ کے والدین شریفین کے ایمان پر استدلال کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ آیت مذکورہ اس بات کا ثبوت ہے کہ انبیاء کے آباء اللہ تبارک وتعالیٰ کے منکر نہیں ہو سکتے۔

اس آیت کا مقصد ہے کہ حضور اکرم ﷺ کا نور مبارک سجدہ کرنے والوں سے سجدہ کرنے والیوں میں منتقل ہوتا رہا۔ یہ آیت مبارک اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ حضرت محمد ﷺ کے تمام آباء واجداد مسلمان تھے۔

امامؔ صاوی کی تفسیر

تفسیر صاوی علی الجلالین میں ہے کہ ساجدین سے مراد اہل ایمان ہیں اور آیت مذکورہ کا مفہوم یہ ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام سے حضرت سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ تک آپ ﷺ نے جن رحموں اور پشتوں میں گردش کی اللہ تعالیٰ نے انہیں ملاحظہ فرمایا، لہٰذا اس آیت مبارکہ سے ثابت ہوا کہ آپ ﷺ کے تمام آباء مومن تھے۔

شیخ سلیمان جُمل کی تفسیر

حضرت شیخ سلیمان "تفسیر جُمل" میں مذکورہ آیت کی تفسیر اس طرح فرماتے ہیں کہ حضرت آدم وحواء سے لے کر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ اور حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا تک جن مومن مردوں اور عورتوں کے رحم اور پشتوں میں آپ ﷺ منتقل ہوئے اُن کو آپ ﷺ کا رب ملاحظہ کر رہا ہے۔ پس آپ ﷺ کے تمام آباء واُجداد خواہ مرد ہوں یا عورتیں ہوں تمام اہل ایمان ہیں۔ آپ ﷺ اپنے آباء کے اصلاب یعنی حضرت آدم علیہ السلام، حضرت نوح علیہ السلام اور حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی طرف منتقل ہوتے رہے حتیٰ کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ ﷺ کو نبی مبعوث فرمادیا۔

شیخ اسماعیل حقی کی تفسیر

مفسر شہیر حضرت شیخ اسماعیل حقی مذکورہ آیت کی تفسیر اس طرح فرماتے ہیں

من نبی الی نبی حتی أخرجک نبیا فمعنی الساجدین فی
اصلاب الانبیاء و المرسلین من آدم الی نوح والی ابراھیم
والی من بعدہ الی ان ولدتہ أمہ

یعنی ایک نبی سے دوسرے نبی کی طرف اللہ تعالیٰ منتقل فرماتا رہا حتیٰ کہ آپ ﷺ کو نبی بنا کر مبعوث فرما دیا۔ ساجدین کا معنی یہ ہے کہ انبیاء اور مرسلین کی اصلاب میں اللہ تعالیٰ آپ کو تبدیل فرماتا رہا۔

حضرت آدم علیہ السلام سے حضرت نوح علیہ السلام کی طرف پھر حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی طرف اور مابعد آنے والوں کی طرف، یہ سلسلہ جاری رہا یہاں تک کہ آپ کی والدہ ماجدہ نے آپ ﷺ کو جنم دیا۔

علامہ نعیم الدین مراد آبادی کی تفسیر

سید المفسرین علامہ صدر الافاضل مولانا نعیم الدین مراد آبادی،

"تفسیر خزائن العرفان"

میں آیت مذکورہ کی تفسیر اس طرح بیان فرماتے ہیں۔

''اس آیت میں ساجدین سے مؤمنین مراد ہیں اور معنی یہ ہے کہ زمانہ حضرت آدم وحوا سے لے کر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ وحضرت آمنہ رضی اللہ عنہا تک مومنین کی اصلاب وارحام میں آپ کو منتقل ہونا ملاحظہ فرماتا ہے۔

اس سے ثابت ہوا کہ آپ ﷺ کے تمام اصول وآباؤ اجداد حضرت آدم تک سب کے سب مومن تھے۔''

امام قشیری کا موقف

ابو القاسم عبدالکریم بن ہوازن القشیری (وصال465ھ)

آیت مذکورہ کے تحت تحریر فرماتے ہیں۔

تقلبک فی اصلاب آبائک

من المسلمین الذین عرفوا اللہ

آپ ﷺ مسلمانوں اور اللہ کو پہچاننے والے عارفین آباء

کی اصلاب میں منتقل ہوتے آئے۔

سید محمود آلوسی کا موقف

صاحب تفسیر روح المعانی علامہ سید محمود آلوسی بغدادی

آیت مذکورہ کے ضمن میں فرماتے ہیں۔

المراد بالساجدین المؤمنون

ساجدین سے مراد مومنین ہیں (یعنی آپ ﷺ مومن آباء

کی پشتوں میں جلوہ گر ہوتے رہے)۔

آپ نے آیت وَتَقَلُّبَکَ فِی السّٰجِدِیْنَ. سے سید العالمین ﷺ کے والدین کریمین کے مومن ہونے پر استدلال کیا گیا جیسے کہ اہل سنت کے جلیل القدر علماء اور ائمہ کرام کا مسلک ہے، نیز فرمایا

واخشی الکفر علی من یقول فیھما

یعنی جن علماء نے رحمت کائنات ﷺ کے والدین کے متعلق

اس کے خلاف کہا ہے تو مجھے اُن کے متعلق خوف ہے کہ اُن کا

اپنا ایمان ضائع نہ ہو جائے۔

شیخ سلیمان بن عمر کا قول

حضرت شیخ سلیمان بن عمر آیت مذکورہ کے تحت فرماتے ہیں۔

یراک متقلباً فی الاصلاب وارحام المومنین

من لدن آدم و حواء الی عبداللہ و آمنہ

آپ ﷺ کو دیکھتا رہا جبکہ آپ ﷺ مومنین کی پشتوں اور ارحام سے منتقل ہوتے رہے۔ حضرت آدم و حضرت حواء سے لے کر

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ اور سیدۃ آمنہ رضی اللہ عنہا تک

قاضی ثناء اللہ پانی پتی کا قول

صاحب تفسیر مظہری حضرت علامہ قاضی محمد ثناء اللہ عثمانی مجددی پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ آیت مذکورہ بارے فرماتے ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تقلبک سے مراد آپ ﷺ کے اپنے آباء کی صلبوں میں منتقل ہونے کا ارادہ فرمایا ہے یعنی آپ ﷺ کا نور ایک نبی سے دوسری نبی کی پشت میں منتقل ہو کر آنا، اس سے مراد آپ ﷺ کا اللہ تعالیٰ کو سجدہ کرنے والوں کی پاک اصلاب سے پاک اور سجدہ کرنے والیوں کے رحموں کی طرف منتقل ہونا ہے اور پاک سجدہ کرنے والیوں کے رحموں سے پاک صلبوں کی طرف آنا ہے۔

آپ ﷺ کے نسب میں تمام مرد اور عورتیں توحید پر قائم تھے اور حضور پُر نور شافع یوم النشور ﷺ کے آباء میں تمام کے تمام مومن تھے۔

حافظ شمس الدین بن ناصر الدین دمشقی نے خوب فرمایا ہے۔

وینقل احمد نوراً عظیماً

تلألأ فی وجوہ الساجدین

اور ہر ایک عظمت وشان والے نور کو منتقل کرتا رہا جو سجدہ

کرنے والے کی پیشانیوں میں چمکتا رہا۔

تقلب فیہم قرناً فقرناً

الی أن جاء خیرُ المرسلین

بس وہ نور ان میں یکے بعد دیگرے منتقل ہوتا رہا یہاں تک کہ

تمام رسولوں سے عظمت وشان والا رسول تشریف فرما ہوا۔

مفسرین کرام نے ساجدین سے مراد مومنین لیے ہیں یعنی آپ ﷺ حضرت آدم وحضرت حواء سے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ اور حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا تک جن کے رحموں اور پشتوں میں جلوہ افروز ہوئے وہ تمام کے تمام صاحب ایمان ہیں۔اس لئے اکثر علماء نے اس آیت سے حضور ﷺ کے والدین کریمین کے مومن ہونے پر استدلال کیا ہے اور اہل سنت کے کثیر التعداد جلیل القدر علماء کا یہی مسلک ہے۔

حضرت علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی ایک حدیث نبوی نقل فرماتے ہیں

آپ ﷺ نے فرمایا! جب نسل انسانی دو حصوں میں بٹی تو مجھے اللہ تعالیٰ نے اس میں کیا جو اُن دونوں میں بہتر تھا۔اپنے والدین کے ہاں میری ولادت اس حال میں ہوئی کہ مجھے زمانہ جاہلیت کی کسی چیز نے مس نہیں کیا۔۔۔میں تم سب سے شخصیت کے لحاظ سے بھی بہتر ہوں اور والد کے لحاظ سے بھی۔

مذکورہ بالا حدیث نبوی ﷺ سے معلوم ہوا کہ حضور ﷺ کے آباء اور

اُمہات سے کوئی مشرک نہیں ہوا، آیات قرانیہ اور تفاسیر سے یہ مسئلہ روز روشن سے بھی واضح اور ظاہر و باہر ہو گیا ہے کہ حضور ﷺ کے والدین کریمین بلکہ تمام آباؤ اُجداد، متقی اور صاحب ایمان تھے۔

حدیث أحیاء الوالدین

سرکار دو عالم ﷺ کے والدین کریمین اللہ تبارک و تعالیٰ کی وحدانیت پر ایمان رکھتے تھے اور اُسی کو وحدہ لاشریک جانتے تھے، عقیدہ توحید پر ہی زندہ رہے اور اسی عقیدہ پر اُن کا وصال ہوا۔ تاہم اللہ تبارک و تعالیٰ نے حضور پُر نور ﷺ کے اعزاز اور وجاہت کی خاطر اُنہیں زندہ فرمایا اور وہ دین اسلام و شریعت محمدیہ ﷺ پر ایمان لا کر اُمت محمدیہ ﷺ میں داخل ہوئے۔ اس ضمن میں قدرے الفاظ کی تبدیلی سے بکثرت روایات ملتی ہیں۔ حصول برکت کے لئے چند روایات کا ذکر کرتے ہیں۔

أم المومنین سیدة عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت

علامہ حافظ محبّ الدین اُحمد بن عبداللہ الطبری اپنی سند کے ساتھ لکھتے ہیں

اُم المومنین سیدۃ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ مقامِ حجون پر جلوہ گر ہوئے، بہت غمزدہ تھے اور جتنی دیر اللہ نے چاہا وہ آرام فرما ہوئے اور پھر خوش خوش واپس تشریف لائے اور فرمایا۔

میں نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں التجا کی تو اس نے میری والدہ محترمہ کو زندہ فرمایا وہ مجھ پر ایمان لائیں اور پھر اُن پر موت طاری کر دی گئی۔

یہ روایت شرح مواهب لدنية میں بھی موجود ہے۔

ایک دوسری حدیث جس میں سیدۃ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت فرماتیں ہیں

عن عروه ابن الزبير عن عائشه رضی اللہ عنہا ان رسول الله ﷺ سأل

ربه أن يحي ابويه فاحيا هما له فامنا به ثم اماتهما

حضرت عروہ بن زبیر، اُم المومنین حضرت عائشہ ﷞ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے اپنے رب کریم سے دُعا کی، یااللہ! میرے والدین کو زندہ فرما تو رب ذوالجلال نے اپنے حبیب ﷺ کی دُعا کو قبول فرمایا اور دونوں کو آپ ﷺ کے لیے زندہ کیا اور وہ دونوں آپ ﷺ پر ایمان لائے اور پھر اپنی اپنی آرامگاہوں میں آرام فرما ہوگے۔

دُر المختار میں ھے

کیا تم نہیں جانتے کہ اللہ تبارک وتعالی نے ہمارے نبی کریم ﷺ کے والدین کریمین کو زندہ فرما کر اُنہیں ایمان عطا فرما کر کمال اعزاز عطا فرمایا۔

حافظ شمس الدین ابن ناصر الدین دمشقی نے کیا خوب کہا ہے۔

حبا الله النبي مزيد فضل

على فضل و كان به رؤفاً

اللہ تعالی نے نبی ﷺ کو فضل پر مزید فضل عطا کیا اور

اللہ تعالی آپ کے ساتھ رافت کرتا ہے۔

فأحيا أمه و كذا أباه

لايمان به فضلاً منيفاً

اللہ تعالی نے آپ کی والدہ ماجدہ کو زندہ کیا اور ایسا ہی

آپ کے والد ماجد کو زندہ کیا اور وہ دونوں آپ ﷺ پر

ایمان لائے اور یہ اللہ تعالی کا فضلِ عظیم تھا۔

حدیث احیاء کے اسرار و رموز

نبی پاک ﷺ کے اسرار اور رموز کو ہم کیا جانیں، آپ نے مقام حجون میں احیاء ابوین فرما کر انہیں دولت اسلام سے نوازا اور صحابیت کا شرف بھی بخشا تو یہاں صرف سیدۃ آمنہ رضی اللہ عنہا کی قبر کا مسئلہ نہیں اگر قبر مطلوب ہے تو حضرت عبداللہ کی قبر تو یہاں نہ تھی کیونکہ ان کی قبر بالاتفاق مدینہ پاک میں تھی۔

حضرت امام تلمسانی کا ارشاد گرامی

امام تلمسانی نے فرمایا کہ رسول ﷺ اللہ کی والدہ ماجدہ کا دوبارہ زندہ ہو کر اسلام قبول کرنا اور اسی طرح سرکار ﷺ کے والد ماجد کا اسلام قبول کرنا صحیح سند کے ساتھ ثابت ہے، اللہ تعالیٰ نے دونوں کو ان کے وصال کے بعد اپنے حبیب ﷺ کے اعزاز و اکرام کے لئے زندہ کیا تھا۔

علامہ اسماعیل حقی کا ارشاد گرامی

تفسیر روح البیان میں علامہ اسماعیل حقی فرماتے ہیں کہ سرکار دو عالم ﷺ کے والدین کریمین کا زندہ ہونا اور ایمان لانا نہ عقلاً ممتنع ہے نہ ہی شرعاً کیونکہ قرآن مجید میں بنی اسرائیل کے مقتول کا زندہ ہونا اور اپنے قاتل کی خبر دینا مذکور ہے۔ عیسیٰ علیہ السلام مردوں کو زندہ فرمایا کرتے تھے۔

حضرت امام سہیلی کا ارشاد مبارک

حضرت امام سہیلی نے یہ حدیث پاک لکھ کر کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے رب کریم سے دُعا کی کہ اے اللہ! میرے والدین کو زندہ کر، اللہ نے زندہ کر دیا اور وہ دونوں ایمان لائے پھر وصال فرما گئے اس پر امام سہیلی فرماتے ہیں:

واللہ قادر علی کل شی ولیس تعجز رحمتہ و قدرتہ عن

شـي و نبيه عليه الصلاة والسلام اهل ان يخصه بما شاء من فـضيـلة وينـعـم عـليه بماء شا من كرامته وقد جعله هؤلاء الائـمة هذا الحديث نا سخاً للاحاديث الوادرة بما يخالف ذلک ونصوا علی أنه متاخر عنها فلا تعارض بينه وبينها

اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے اُس کی رحمت اور اُس کی قدرت کسی چیز سے عاجز نہیں اور اس کے نبی ﷺ اس بات کے اہل ہیں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ اُن کو جس فضیلت کے ساتھ چاہے خاص کرے اور جو چاہے اپنے حبیب ﷺ پر انعام کرے اور پھر یہ کہ ائمہ حدیث نے اس حدیث پاک کو دوسری حدیثوں کے لئے ناسخ قرار دیا ہے اور اس پر نص فرمائی ہے کہ یہ حدیث پاک بعد کی ہے (اس وجہ سے دوسری احادیث مبارکہ منسوخ ہوگئیں) لہٰذا ان کا آپس میں کوئی تعارض یا ٹکراؤ نہیں ہے۔

علامہ قرطبی کا ایمان افراز قول

حضرت امام قرطبی فرماتے ہیں کہ سید العالمین ﷺ کے فضائل مبارکہ بڑھتے ہی چلے گئے اور ظاہری وصال شریف تک زیادہ سے زیادہ ہوتے گئے اور سرکار ﷺ کے والدین کا زندہ ہوکر ایمان قبول کرنا بھی ان فضائل میں سے ہی ہے۔ اور یہ سب کچھ سرورِ کونین ﷺ کے اعزاز و اکرام کے لئے ہے۔

بزرگان دین کے اقوال مبارکه

سیدنا عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ کے کاتب نے کہہ دیا کہ اگر میرا باپ کافر تھا تو رسول اللہ کا باپ بھی ۔۔۔۔ یہ سن کر سیدنا عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ شدید غصے میں آئے اور اُس کو عہدے سے معزول کر دیا۔

قاضی ابوبکر مالکی کا قول

قاضی ابوبکر مالکی سے کسی نے پوچھا کہ جو یہ کہے کہ رسول اللہ ﷺ کے والدین۔۔۔۔تو اُس کے متعلق کیا حکم ہے۔ یہ سن کر فرمایا ایسا شخص ملعون ہے (لعنتی) کیونکہ قرآن پاک میں ہے

ان الذین یوذون اللہ ورسولہ لعنھم اللہ فی الدنیا والآخرۃ

امام المتکلمین امام رازی کا قول

امام المفسرین امام فخر الدین رازی فرماتے ہیں۔

أنھما لم یکونا مشرکین بل کانا علی التوحید وملۃ ابراھیم

یعنی شاہِ کونین ﷺ کے والدین کریمین مشرک نہیں تھے بلکہ وہ دونوں توحید پر اور سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے دین پر تھے۔

حضرت امام فخر الدین رازی کے متعلق حضرت علامہ سیوطی فرماتے ہیں۔

وناھیک بہ امامۃ وجلالۃ فانہ امام اھل السنۃ فی زمانہ

..... وھو العالم المبعوث علی رأس المائہ السادسۃ

لیجدد لھذہ الامۃ أمر دینھا

امام رازی کا امام ہونا اُن کی جلالت شان کے لئے کافی ہے امام رازی اہل سنت کے اپنے زمانہ کے امام تھے نیز امام رازی چھٹی صدی کے مجدد تھے ان کو اللہ تعالیٰ نے بھیجا تھا تاکہ دین مصطفیٰ ﷺ کی تجدید کریں۔

امام سیوطی کا قول

حضرت امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ فاقول ذھب کثیر من الائمۃ الاعلام الی أنھما ناجیان و محکوم لھما بالنجاۃ فی الآخرۃ.

مشہور ائمہ کرام نے یہ موقف اختیار کیا ہے کہ سرورِ کونین ﷺ کے والدین کریمین جنتی ہیں اور ان ائمہ کا فیصلہ ہے کہ یہ آخرت میں نجات یافتہ ہیں۔

شیخ المحدثین حضرت شاہ عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ

آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضور پاک ﷺ کے والدین کے متعلق علماء متقدمین نے اختلاف کیا ہے۔

وأما متاخرین پس تحقیق کردہ اند اسلام والدین بلکه تمام آباء وأمهات آنحضرت ﷺ را تا آدم علیہ السلام

یعنی علماء متاخرین نے تحقیق سے ثابت کیا ہے کہ جانِ کائنات ﷺ کے والدین کریمین مسلمان تھے بلکہ سرورِ دوعالم ﷺ سے لے کر حضرت آدم علیہ السلام تک سب آباء کرام واُمہاتِ ذیشان کا مسلمان ہونا ثابت کیا ہے۔

نیز فرمایا:

واین علم گویا مستور بود از متقدمین پس کشف کرد آن را حق تعالیٰ بر متأخرین والله یختص برحمته من یشاء بما شاء من فضله

یعنی یہ وہ علم ہے جو متقدمین پر پوشیدہ رہا لیکن اللہ تعالیٰ نے یہ متاخرین پر منکشف کر دیا اور اللہ تعالیٰ جس کو چاہے، جس انعام کے ساتھ چاہے اپنے فضل سے خاص کر لیتا ہے۔

ایمان ابوین پر علماء امت کے اقوال

حضرت امام یوسف اسماعیل النبھانی

حضرت علامہ یوسف اسماعیل النبھانی رحمۃ اللہ علیہ

اپنی کتاب الانوار المحمدیہ میں فرماتے ہیں۔

واعلم انہ علیہ الصلاۃ والسلام لم یشرکہ فی

ولادتہ من ابویہ اخ ولا اختہ

یہ بات جان لینی چاہیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آباؤاجداد یا

اُن کے بہن بھائیوں میں سے کوئی مشرک نہیں تھا۔

امام ابن قدامہ المقدسی

امام ابن قدامہ المقدسی کا فتویٰ ہے۔

من قذف أم النبی صلی اللہ علیہ وسلم قتل مسلما کان او کافراً

جو شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ پر (شرک وغیرہ) تہمت لگائے

تو اُس کو قتل کیا جائے گا چاہے وہ مسلمان ہو یا کافر!!

علامہ ابن حجر ھیتمی کا قول

حضرت علامہ ابن حجر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کریمین کو اللہ تعالیٰ نے زندہ فرمایا اور وہ دونوں ایمان لائے اور پھر اپنی اپنی آرام گاہوں میں آرام فرما ہوگئے۔ یہ حدیث پاک "صحیح" ہے۔

سند الفقھاء سید ابن عابدین کا ارشادِ گرامی

سیدی و سندی ابن عابدین علامہ شامی نے در المختار میں فرمایا ہے۔

الاتریٰ أن نبینا قد اکرامہ اللہ تعالیٰ بحیاۃ ابویہ لہ حتی آمنا

به كما فى حديث صححه القرطبى

و ابن ناصر الدين حافظ الشام وغير هما

یعنی کیا تجھے معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ کے اعزاز و اکرام کے لیےان کے والدین کوزندہ کیاحتی کہ وہ دونوں اپنے لخت جگر پر ایمان لائے جیسا کہ اُس حدیث پاک میں ہے جس کو علامہ قرطبی، ابن ناصرالدین شامی،اور دیگر ائمہ حدیث نے بھی صحیح ثابت کیا ہے۔

دعوت غوروفکر

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے قرآن پاک پڑھا اور اُس پرعمل کیا اُس کے والدین کوایسا تاج پہنایا جائے گا جس کا نور سورج کے نور سے بھی زیادہ ہوگا اگرصرف قرآن پاک پڑھنے اورعمل کرنے والے کے والدین کو یہ اعزاز ملے گا تو جس کے وسیلے سے قرآن پاک ملا ہے تو اُن کے والدین کوکیا کیاانعامات ملنے چاہیے؟؟؟

ایک بار اُم المومنین سیدۃ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا تنور میں روٹیاں لگا رہی تھی ایک روٹی حبیب خدا ﷺ نے اپنے دست مبارک سے لگائی، باقی سب روٹیاں تو پک گئیں مگر جس روٹی کو سید کائنات ﷺ کا دست مبارک لگا تھا اُس روٹی کو آنچ تک نہ آئی تو جس شکم پاک میں رحمت کائنات ﷺ نو ماہ تک رہے تو اُس کے متعلق کیا رائے ہے؟ اپنے ایمان سے خود پوچھلو!!!

صحابی رسول سیدنا انس رضی اللہ عنہ کے رومال کے ساتھ حضور سرکار دو عالم ﷺ نے ہاتھ صاف فرمائے تو اُس رومال کو آگ نہیں جلاتی تھی جب میلا ہو جاتا تو حضرت انس رضی اللہ عنہ اُسے تنور میں ڈال دیتے، میل چلا جاتا اور اُس رومال کا ایک تار بھی نہ جلتا، جس کپڑے کے ساتھ جانِ دو عالم ﷺ کا دست مبارک مس ہو جائے اُسے تو آگ

نہ جلا سکے اور جس شکمِ پاک میں سرکارِ دو عالم ﷺ خود جلوہ گر رہے اُس کے متعلق آپ خود جواب دیں؟؟

سیدنا یونس علیہ السلام چند دن مچھلی کے پیٹ میں رہے تو وہ مچھلی جنت میں جائے گی۔

❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀

والدین کریمین ، امام سیوطی اور اُن کے رسائل

گذشتہ سوا پانچ صدیوں سے جانِ کائنات حضور پُر نور ﷺ کے والدین کریمین طاہرین کے حوالے سے جو کتب تحریر ہو رہی ہیں اُن سب کا مآخذ امام اہل سنت ، شیخ الحدیث ، خاتم المحدثین حضرت امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کے مشہورِ زمانہ رسائل ہی ہیں۔

امام سیوطی نے جناب رسول کریم ﷺ کے والدین کریمین رضی اللہ عنہما کے ایمان اور اُن کے ناجی اور جنتی ہونے کے بیان میں جو رسائل تحریر کیے ہیں وہ اُن کی کتاب "الرسائل التسع (نو رسائل)" میں شامل ہیں، ان نو رسائل میں سے چھ رسائل خصوصی طور پر جانِ کائنات ﷺ کے والدین کریمین کے بارے میں ہیں۔ جن کے اسماء مبارکہ درج ذیل ہیں۔

1- مسالک الحنفاء في والدي مصطفی ﷺ

2- التعظیم والمنة في أن أبوی رسول الله ﷺ في الجنة

3- الدرج المنیفة في الآباء الشریفة

4- نشر العلمین في أحیاء الآبوین الشریفین

5- المقامة السندسیة في النسبة المصطفویة ﷺ

6- السبل الجلیة في الآباء العلیة

قارئین کرام! پیشتر اس کے کہ ہم مذکورہ چھ رسائل سے چند منتخب نقاط پیش کریں مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ان رسائل کے مصنف عاشق رسول ﷺ، حافظ الحدیث، امام اہل سنت حضرت امام جلال الدین سیوطی رضی اللہ عنہ کا حصول برکت کے لئے مختصر تذکرہ ضرور کریں۔

حضرت امام جلال الدین سیوطی رضی اللہ عنہ

آپ کا اسم گرامی عبدالرحمٰن، لقب جلال الدین اور ابن الکتب اور کنیت ابوالفضل ہے لیکن آپ رضی اللہ عنہ "سیوطی" کی نسبت سے زیادہ مشہور ہوئے۔ یکم رجب 849ھ بعد از نماز مغرب ولادت باسعادت ہوئی۔ محقق علی الاطلاق شیخ کمال الدین بن الھمام، شیخ شھاب الدین، شیخ الاسلام امام بلقینی، امام شرف الدین مناوی اور علامہ تقی الدین حنفی جیسے عظیم اساتذہ وشیوخ سے علوم وفنون حاصل کیے۔

حضرت جلال الدین سیوطی کو افتاء، قضا، درس وتدریس اور تصنیف وتالیف میں کمال حاصل تھا۔ آپ فرماتے ہیں کہ مجھے دو لاکھ احادیث نبویہ ﷺ زبانی یاد ہیں، تصانیف کی تعداد ایک ہزار سے زائد بتائی جاتی ہے۔

حضرت امام جلال الدین سیوطی رضی اللہ عنہ کو سید کائنات ﷺ سے انتہاء درجہ عشق ومحبت تھی، آپ فنافی الرسول ﷺ کے مرتبہ پر فائز تھے ہر روز حالت بیداری میں حضور پُر نور ﷺ کی زیارت نصیب ہوا کرتی تھی نماز فجر کے بعد اپنے خلوت خانہ سے اُس وقت تک باہر تشریف نہ لاتے تھے جب تک آپ رضی اللہ عنہ کو یہ سعادت عظمیٰ نصیب نہ ہو جاتی تھی۔

ہجری 904 کے آخر تک کم از کم 75 مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے عالم بیداری

میں اپنے جمالِ جہاں آراء سے نوازا۔ کسی بھی حدیث کے بارے میں شبہ ہوتا تو براہ راست رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش فرماتے اور آپ ﷺ کی اصلاح و توثیق کے بعد نقل فرمایا کرتے۔

''الفتح القدیر اور انوار الباری'' میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے آپ کو حالت بیداری میں ''**شیخ الحدیث**'' کے لقب مبارک اور جنت کی بھی بشارت عطا فرمائی۔

انه علیه الصلاة والسلام قا ل له یقظة یا شیخ الحدیث وبشره بانه من اهل الجنة

حضرت امام جلال الدین سیوطی رضی اللہ عنہ نے وصال سے طویل عرصہ قبل گوشہ نشینی اختیار فرمائی تھی، اس دوران ملاقات، درس و تدریس اور افتاء کو بھی ترک فرما دیا تھا۔ سال 911ھ وصال فرمایا اور قاھرہ (ملک مصر) کے ایک وسیع و عریض قبرستان میں مدفون ہوئے جو شارع جلال کے قریب واقع ہے۔

الحمدلله ! تاریخ کی اس عظیم شخصیت اور عاشق رسول ﷺ کے مزار اقدس پر اس بندہ ناچیز کو بھی حاضری اور چادر پیش کرنے کا شرف حاصل ہوا اور اسی طرح آپ کے آبائی گاؤں آسیوط میں بھی حاضری کی سعادت حاصل ہوئی۔

اب مختصراً امام جلال الدین سیوطی کے چھ رسائل میں سے
چند اہم نقاط کا حصول برکت کے لئے تذکرہ کرتے ہیں۔

1- مسالک الحنفاء في والدي مصطفی

❀ حضرت امام جلال الدین سیوطی رضی اللہ عنہ رسالہ مذکورہ کی ابتداء میں فرماتے ہیں کہ سرکار دو عالم ﷺ کے والدین کریمین کا وصال بعثت نبوی سے پہلے

ہو گیا تھا اور ایسے لوگوں پر عذاب نہیں ہے۔ قرآن پاک میں ارشاد ہے:

ترجمہ ''اور ہم عذاب کرنے والے نہیں جب تک رسول نہ بھیج لیں''

❀ اس بات پر اتفاق ہے کہ جن لوگوں کو دعوت دین نہیں پہنچی وہ ناجی ہوں گے یہ مسلک ہمارے استاد **شیخ مناوی** کا ہے۔ اُن سے حضور ﷺ کے والدین بارے سوال ہوا تو آپ نے فرمایا کہ ان کا وصال زمانہ فترت میں ہوا اور بعثت نبوی سے پہلے عذاب کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

❀ **حافظ العصر شیخ الاسلام ابو الفضل ابن حجر** نے اپنی بعض کتب میں اظہار کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ حضور پُر نور ﷺ کے وہ آباء جن کا وصال قبل از بعثت ہو گیا، حضور ﷺ کے اکرام کی خاطر روز قیامت اُنہیں امتحان میں اطاعت نصیب ہوگی تاکہ آپ ﷺ کو اس امر سے خوشی نصیب ہو کیونکہ اُنہیں کسی کی بھی دعوت نہیں پہنچی تھی۔ ایک موقع پر آپ ﷺ نے فرمایا:

سألت ربي ان لايدخل النار احداً من اهل بيتى فأ عطانى ذلک

میں نے اپنے رب سے عرض کیا کہ میری اہل بیت سے کوئی ایک بھی دوزخ میں نہ جائے تو اللہ تعالیٰ نے یہ نعمت مجھے عطا فرمادی ہے۔

❀ ارشاد نبوی ﷺ ہے جسے امام فخر الدین رازی نے ''فوائد'' میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

اذا كان يوم القيامة شفعت لابى وأمي
وعمي ابى طالب وأخى كان في الجاهلية

روز قیامت میں اپنے والد، والدہ اور چچا ابو طالب اور جاہلیت

کے دور کے ایک بھائی (رضاعی) کی شفاعت کروں گا۔

❀ سرکار دو عالم ﷺ کے والدین کریمین سے شرک ہرگز ثابت نہیں بلکہ وہ اپنے جدامجد سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے دین حنیف پر تھے اور آپ ﷺ کا نور ایک سجدہ کرنے والے سے دوسرے سجدہ کرنے والے تک منتقل ہوتا رہا۔

انه كان ينقل نوره من ساجد الى ساجد

❀ حضرت امام فخر الدین رازی فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کے آباء کے مشرک نہ ہونے پر یہ دلیل بھی ہے کہ آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے۔

لم ازل انقل من اصلاب الطاهرين الى ارحام الطاهرات

میں ہمیشہ پاک پشتوں سے پاک رحموں کی طرف منتقل ہوتا رہا۔

❀ امام طبرانی نے اوسط میں اور بیہقی نے دلائل میں سیدۃ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''مجھے جبریل امین نے بتایا ہے کہ میں نے زمین کو شرق تا غرب دیکھا لیکن میں نے حضور ﷺ سے بڑھ کر کسی کو افضل نہیں پایا اور نہ بنو ھاشم سے بڑھ کر کسی خاندان کو افضل دیکھا ہے۔''

بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کریم ﷺ کو طیب خاندان سے بنایا اور ہر قسم کے فواحش کی میل سے بھی محفوظ رکھا اور آپ ﷺ کو پاک پشتوں سے پاک ارحام کی طرف منتقل فرمایا۔

❀ بندہ کے نزدیک حضور ﷺ کے والدین شریفین کا معاملہ اس طرح سے ہے کہ اُن سے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کبھی کفر ثابت نہیں۔

❀ قاضی ابو بکر بن العربی المالکی سے اُس آدمی کے بارے میں

سوال ہوا جو کہتا ہے کہ حضور ﷺ کے آباء۔۔۔میں ہیں تو انہوں نے فرمایا کہ وہ شخص ملعون ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان مبارک ہے:

''جو لوگ اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کو اذیت دیتے ہیں
اُن پر دنیا اور آخرت میں اللہ کی لعنت ہے۔''

2- التعظيم والمنة في أن أبوى رسول الله ﷺ في الجنة

❀ اس رسالہ کی ابتداء میں امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مختار قول یہی ہے کہ حضور ﷺ کی والدہ ماجدہ اہل توحید ہیں اُن کا حکم اُن لوگوں میں ہے جو دورِ جاہلیت میں دینِ حنفی اور دین ابراہیمی پر تھے۔ جس حدیث مبارکہ میں آپ ﷺ کی والدہ کا زندہ ہو کر ایمان لانے کا تذکرہ ہے وہ موضوع نہیں جیسا کہ حفاظ محدثین کی ایک پوری جماعت کا موقف ہے بلکہ وہ اُس قسم کی ضعیف روایت ہے جس کو فضائل میں خصوصاً قبول کیا جائے گا۔

❀ امام ابن شاہین نے مکمل سند کے ساتھ سیدۃ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ مقام حجون پر غمگین اور پریشان ہوئے اور آپ ﷺ نے وہاں مشیت الٰہیہ کے مطابق قیام فرمایا پھر نہایت ہی خوشی میں واپس لوٹے، میں نے اس معاملے میں آپ ﷺ سے دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

سألت ربي عزوجل فاحيا لى أمي فأ منت بي ثم ردها

میں نے اپنے رب بزرگ و برتر سے عرض کیا تو اُس نے میری والدہ کو زندہ فرمایا وہ مجھ پر ایمان لائیں اور پھر اُنہیں واپس کر دیا گیا۔

❀ حضرت امام قرطبی نے بھی اس کی اتباع کرتے ہوئے ''التذکرۃ'' میں

حدیث عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا ذکر کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی والدہ بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے والدین زندہ ہو کر ایمان لائے۔

❀ حضرت امام سہیلی نے **الروض الانف** میں سند کے ساتھ سیدۃ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے رب سے والدین بارے عرض کیا تو انہیں زندہ فرما دیا گیا، وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لائے اور پھر اُنہیں موت عطا کر دی گئی۔

❀ اللہ تعالیٰ ہر شے پر قادر ہے اُس کی رحمت اور قدرت کے سامنے کوئی رکاوٹ نہیں اور اُس کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس لائق ہیں کہ وہ انہیں جس فضل وکرم سے چاہے مخصوص فرمادے۔

❀ **حافظ فتح الدین بن سید الناس** اپنی سیرت کی کتاب میں ابن اسحاق سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوطالب رضی اللہ عنہ موت کے وقت اسلام لے آئے تھے اس کے بعد یہ بھی مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے والدین بھی ایمان لائے، اللہ تعالیٰ نے زندہ فرمایا تھا۔

❀ حضرت امام جلال الدین سیوطی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے تمام انبیاء کی ماؤں کے بارے میں تحقیق کی ہے میں نے اُن تمام کو مومن پایا ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی والدہ ماجدہ کا بھی مومن ہونا ضروری ہے

❀ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آباء واُجداد حضرت ابراہیم علیہ السلام تک دین حنفی پر تھے اور وہ بت پرستی کرنے والے نہ تھے۔ امام ابن جریر نے تفسیر میں اللہ تبارک و تعالیٰ کے اس فرمان:

''اور یاد کرو جب ابراہیم علیہ السلام نے عرض کی اے میرے رب! اس شہر کو امن

والا کردے اور مجھے اور میرے بیٹوں کو بتوں کے پوجنے سے بچا"۔
کے تحت نقل کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد کے حوالے سے دُعا کی اور اُن کی دُعا کے بعد اُن میں سے کسی نے بھی بت پرستی نہیں کی۔

❀ امام بیہقی نے دلائل النبوۃ میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ لوگوں کو جب بھی دو گروہوں میں بانٹا گیا تو مجھے اللہ تعالیٰ نے اُن میں سے افضل گروہ میں رکھا، میں اپنے والدین کے ہاں پیدا ہوا اور مجھے عہد جہالت کی کسی شے نے مس نہیں کیا۔۔۔۔

فانا خیرکم نفساً و خیر کم اباً

میں تم میں سے ذات کے حوالے اور والدین کے حوالے سے افضل ہوں۔

❀ حضرت امام جلال الدین سیوطی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے امام فخر الدین رازی کو پڑھا اُنہوں نے اس پر دلائل فراہم کیے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تمام آباء توحید پر تھے اُن کی کتاب "اسرار التنزیل" کی عبارت یہ ہے کہ آیت وتقلبک فی الساجدین کے مفہوم پر یہ بھی منقول ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نور مبارک ایک ساجد کی طرف سے دوسرے ساجد کی طرف منتقل ہوتا رہا۔ اس صورت میں یہ آیہ مبارکہ دلالت کر رہی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تمام آباء مسلم و مومن تھے۔

3- الدرج المنيفة في الآباء الشريفة

❀ حضرت امام جلال الدین سیوطی رضی اللہ عنہ رسالہ مذکورہ کی ابتداء میں فرماتے ہیں کہ میں کہتا ہوں کہ کثیر ائمہ اعلام کی یہ رائے ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے والدین ناجی ہیں اور وہ آخرت میں نجات پائیں گے۔ قاضی القضاۃ شہاب

الدین احمد بن حجر عسقلانی فرماتے ہیں:

الظن بأبائه ﷺ كلهم يعنى الذين ماتوا قبل البعثة

انهم يطيعون عند الامتحان لتقر به عينه ﷺ

حضور ﷺ کے تمام آباء جو اعلان نبوت سے پہلے وصال فرما گئے

اُن کو بوقت امتحان اطاعت نصیب ہوگی تاکہ اس سے

حضور پُرنور ﷺ کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں۔

❀ حضرت امام حاکم اس روایت کو صحیح قرار دیتے ہوئے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ سے آپ کے والدین کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

''میں نے جو کچھ اپنے رب سے مانگا اُس نے مجھے اُن کے بارے

میں عطا فرمایا اور میں اُس دن مقام محمود پر کھڑا کیا جاؤں گا۔''

اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد ہے:

انما المشركون نجس

بلاشبہ تمام مشرک ناپاک ہیں

تو ضروری کہ آپ ﷺ کے اُجداد میں سے کوئی مشرک نہ ہو۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد مبارک ہے۔

الَّذِیْ یَرٰکَ حِیْنَ تَقُوْمُ. وَتَقَلُّبَکَ فِی السّٰجِدِیْنَ.

جو آپ کو دیکھتا رہتا ہے جب آپ کھڑے ہوتے ہیں

اور نمازیوں میں آپ کے دورے کو۔

اس کا مفہوم یہ ہے کہ آپ ﷺ کا نور مبارک ایک ساجد سے دوسرے ساجد

کی طرف منتقل ہوتا رہا ہے۔

❀ احادیث صحیحہ اس پر شاھد ہیں کہ آپ ﷺ کے آباء واُجداد میں حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر آپ ﷺ کے والد گرامی حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ تک اپنے دور کے تمام لوگوں سے افضل اور بہتر تھے۔

❀ احادیث صحیحہ اور آثار اس پر بھی شاھد ہیں کہ حضرت نوح علیہ السلام کے عہد سے لے کر حضور ﷺ کی بعثت تک یہ زمین اہل فترت سے خالی نہیں رہی یہ لوگ اللہ کی عبادت کرتے اُسے واحد جاتے اور اُس کی نماز ادا کرتے اور ان ہی کی وجہ سے زمین کی حفاظت ہوئی اگر یہ نہ ہوتے تو تمام زمین اور اُس پر رہنے والے ہلاک ہو جاتے۔

❀ قطعی نتیجہ یہی نکلے گا کہ آپ ﷺ کے آباء واُجداد میں کوئی مشرک نہیں اس لئے یہ ثابت ہو چکا کہ ان میں سے ہی کوئی اپنے دور میں تمام سے افضل تھا۔

❀ احادیث صحیحہ اور اقوال علماء اس پر متفق ہیں کہ عرب حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دین پر تھے اُن میں کسی نے کبھی کفر نہیں کیا اور نہ ہی کسی کی پوجا کی۔

❀ **امام محب طبری** نے **ذخائر العقبیٰ** میں حضرت ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ ابولہب کی بیٹی نے حضور پُر نور ﷺ کی خدمت میں آ کر عرض کیا یارسول اللہ ﷺ لوگ کہتے ہیں تو دوزخی کی بیٹی ہے جس پر آپ ﷺ نے شدید ناراضی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا:

اُن لوگوں کا کیا حال ہوگا جو مجھے میرے قرابتداروں کے حوالے سے اذیت دیتے ہیں جس نے میرے کسی رشتے دار کو اذیت دی تو اُس نے مجھے اذیت

دی اور جس نے مجھے اذیت دی اُس نے اللہ کو اذیت دی۔

4- نشر العلمين في أحياء الآبوين الشريفين

❀ حضرت امام جلال الدین سیوطی رضی اللہ عنہ رسالہ مذکورہ کی ابتداء میں فرماتے ہیں کہ میں نے سرکارِ دو عالم ﷺ کے والدین کریمین کے ناجی ہونے پر متعدد رسائل تحریر کیے ہیں جن میں، میں نے اس بارے میں لوگوں کے مسالک کے تذکرہ کے ساتھ ساتھ اُن کے اقوال، دلائل اور اُن کا استدلال بھی ذکر کیا ہے میں یہ بھی جانتا ہوں کہ اس کی مخالفت میں کچھ روایات بھی وارد ہیں لیکن میں ناجی قرار دینے والے اہل علم کی تائید کرتا ہوں۔

❀ آئمہ کرام نے تصریح کی ہے کہ آپ ﷺ کے والدین بارے ایسی بات نہ کی جائے کیونکہ رسول اللہ ﷺ کو اس سے اذیت ہوتی ہے۔ عظیم محدث حضرت امام سہیلی نے الروض الانف میں تحریر کیا ہے کہ ہمیں اس بات کی ہرگز اجازت نہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے والدین کے بارے میں ایسی بات کہیں کیونکہ آپ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:

لاتؤذوا الاحياء بالأموات

زندہ لوگوں کو فوت شدہ کے سبب سے تکلیف واذیت نہ دو۔

❀ حافظ فتح الدین بن سید الناس نے "السیرۃ" میں کہا، منقول ہے رسول اللہ ﷺ کے والدین زندہ ہونے کے بعد آپ ﷺ پر ایمان لائے۔

❀ حضرت علامہ ناصر الدین بن منذر نے شرف المصطفی ﷺ میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرح ہمارے نبی ﷺ کے ہاتھوں بھی مردوں کو زندہ فرمایا۔

دعا الله ان يحي ابويه فاحياهما له فآمنابه وصدقا و ماتا مؤمنين

آپ ﷺ نے اپنے والدین کے زندہ کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ سے دُعا کی تو اللہ تعالیٰ نے انہیں زندہ فرمادیا حتیٰ کہ وہ آپ ﷺ پر ایمان لائے، تصدیق کی اور حالت ایمان پر دوبارہ فوت ہوئے۔

❀ حافظ شمس الدین دمشقی نے حدیث احیاء ذکر کرنے کے بعد کہا

حبا الله النبی مزید فضل
علی فضل و کان به رؤفا

اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ پر فضل در فضل فرمایا
اور آپ ﷺ پر نہایت ہی مہربان ہے۔

فاحیا أمه و کذا اباه
لایمان به فضلا لطیفا

آپ ﷺ کی والدہ اور والد دونوں کو آپ ﷺ پر ایمان لانے کے لئے زندہ فرما کر آپ ﷺ پر کیسا لطف فرمایا

5- المقامة السندسية في النسبة المصطفوية ﷺ

❀ اس رسالہ میں آپ فرماتے ہیں کہ میں نے اس میں والدین شریفین کے اسلام اور نسبت پر دلائل فراہم کر کے، بہت سے مخفی گوشوں سے پردہ اٹھایا ہے۔

❀ آپ ﷺ صاحب شرف نبی ہیں، آپ ﷺ کی قدر و منزلت نہایت بلند، مخلوق میں والدین کے حوالے سے سب سے افضل اور حسب و نسب میں سب سے پاکیزہ ہیں۔

خلق الله لاجله الكونين

اللہ تعالیٰ نے اُن کی خاطر دو جہانوں کو پیدا فرمایا۔

❀ تمام اہل ایمان کی آنکھوں کی ٹھنڈک آپ ﷺ کی ذات اقدس ہے، اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو اُس وقت نبی بنایا جب حضرت آدم علیہ السلام کا وجود بھی نہ تھا، اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کا اسم مبارک عرش پر اس اطلاع کے لئے لکھا تا کہ معلوم ہو جائے کہ اُس کے ہاں آپ ﷺ کا کیا مرتبہ اور فضیلت ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام نے آپ کو وسیلہ بنایا تو توبہ قبول ہوئی اور انہیں بتایا گیا کہ اگر یہ نہ ہوتے تو اللہ تعالیٰ تمہیں پیدا نہ فرماتا، اس سے بڑھ کر کیا فضیلت ہو سکتی ہے؟؟

نبی خص بالتقدیم قدماً

وآدم بعد فی طین وماء

آپ ﷺ کو بہت پہلے نبی کا درجہ دے دیا گیا

حالانکہ ابھی آدم مٹی اور پانی کے درمیان تھے۔

❀ امام غزالی اور دیگر اہل علم نے آپ ﷺ کے خصائص میں لکھا ہے۔

ان اللہ ملکه الجنة و أذن له ان یقطع منها من یشاء مایشاء

اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو جنت کا مالک بنا دیا ہے

اس میں سے جس کو جتنی چاہیں عطا فرما دیں۔

❀ آپ ﷺ کا وجود صاحب شرف ہے اور آپ ﷺ کے آباء بھی صاحب کرم وشرف ہیں۔ آپ ﷺ کا نسب عالی اور خوبصورت ہے جیسا کہ آسمان کے وسط میں ستارہ ہے۔

❀ تخلیق قریش: قریش حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق سے دو ہزار سال پہلے اللہ کی بارگاہ میں بصورت نور تھے اور وہ نور اللہ تعالیٰ کی تسبیح پڑھتا، فرشتے اُس

کی تسبیح پر تسبیح کہتے پھر وہ نور صلب آدم میں رکھا گیا۔ اور وہ سب سے قیمتی جوہر تھا۔ فرمایا اللہ تعالیٰ مجھے پاک پشتوں سے پاک رحموں کی طرف منتقل کرتا رہا، اس کی تائید آپ ﷺ کے چچا حضرت عباس کے، ان اشعار سے بھی ہوتی ہے

مختصراً ترجمہ:

آپ ﷺ اس وقت بھی موجود تھے جب حضرت آدم علیہ السلام نے اپنے جسم پر پتے لپیٹے، پھر آپ زمین پر تشریف لائے اس وقت نہ کوئی بشر تھا اور نہ کوئی رحم مادر میں، آپ کشتی نوح میں سوار ہوئے آپ پاک پستوں سے پاک ارحام کی طرف منتقل ہوتے رہے حتیٰ کہ آپ اپنے مبارک گھر میں تشریف فرما ہوئے اور آپ کا نسب سب سے اعلیٰ ہے۔

وأنت لما ولدت أشرقت الارض

وضاءت بنورك الافق

جب آپ ﷺ کی ولادت ہوئی تو تمام زمین وآسمان روشن ہوگئے۔

فنحن في ذلك الضياء وفي النور

وسبل الرشاد نخترق

ہم اُس ضیاء وروشنی میں راستہ ومنزل پار رہے ہیں۔

آپ ﷺ کے ہاتھوں پر ہزار ہا معجزات کا ظہور ہوا، آپ ﷺ کو ایسے خصائص عطا ہوئے جو پہلے کسی بھی نبی کو نہ ہوئے تھے۔ آپ ﷺ کے خصائص ومعجزات میں سے اپنے والدین کا زندہ کرنا اور اُن کا ایمان لانا بھی ہے۔

❀ امام قرطبی کہتے ہیں کہ آپ ﷺ کے مقامات وخصائص وصال تک تسلسل کے ساتھ بڑھتے رہے۔ احیاء والدین بھی اللہ تعالیٰ کے ان انعامات

اور فضل میں سے ہے اور والدین کا زندہ ہونا شرعاً اور عقلاً محال نہیں۔

❀ امام فخر الدین رازی نے جو مسلک اختیار کیا ہے وہ نہایت ہی خوبصورت اور تعظیم و تکریم پر مشتمل ہے کہ آپ ﷺ کے والدین نے کبھی شرک نہیں کیا بلکہ وہ اہل توحید اور دین ابراہیمی پر تھے۔ آپ ﷺ کے تمام اجداد حضرت آدم علیہ السلام تک توحید پر ہی رہے انہوں نے اس پر قرآن سے استدلال کیا ہے۔

الَّذِیْ یَرٰکَ حِیْنَ تَقُوْمُ. وَتَقَلُّبَکَ فِی السّٰجِدِیْنَ.

جو تجھے دیکھتا ہے جب تم کھڑے ہوتے ہو اور
تمہارا سجدہ کرنے والوں میں منتقل ہونا

❀ سورۃ والضحیٰ کی آیت مبارکہ ولسوف یعطیک ربک فترضی
اور بیشک قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں اتنا دے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے
کہ تحت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے نقل کیا ہے:

من رضی محمد ﷺ ان لا یدخل احد من اھل بیتہ النار

حضور ﷺ کی رضا یہ ہے کہ اہل بیت
میں سے کوئی دوزخ میں داخل نہ ہو۔

❀ امام ابوسعید نے "**شرف النبوۃ**" میں حضرت عمران بن حصین سے نقل کیا ہے۔

"میں نے اپنے رب سے عرض کیا کہ میری اہل بیت میں سے کسی کو
بھی دوزخ میں داخل نہ کرنا تو اُس نے مجھے یہ عطا فرما دیا ہے۔"

اس لئے حافظ العصر حضرت علامہ ابن حجر نے فرمایا کہ آپ ﷺ کے تمام آباء

واُجداد کے بارے میں یہ عقیدہ رکھا جائے کہ روزِ قیامت بوقت امتحان اُن کو اطاعت نصیب ہو جائے گی تا کہ اس سے جنت میں حضور ﷺ کی آنکھوں کو ٹھنڈک نصیب ہو جائے۔

اس رسالے کا اختتام حضرت امام جلال الدین سیوطی نے ان کلمات پر فرمایا۔

یہ ایک ادبی مقالہ تھا جس کے ذریعے میں نے حضور پاک ﷺ کے نسب مبارک کی خدمت کی ہے۔ میں اس عمل کے ذریعے امیدوار ہوں کہ مجھے رسالت مآب ﷺ کی خوشنودی حاصل ہوگی۔ آپ ﷺ پر بے حد وحساب درود وسلام ہوں میں نے یہ صحیح ذہن اور طبع سلیم رکھنے والے کو تحفہ دیا ہے۔

6- السبل الجلية في الآباء العلية

❀ حضرت امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ رسالہ مذکورہ کی ابتداء میں فرماتے ہیں کہ یہ چھٹا رسالہ ہے جو میں نے حضور ﷺ کے والدین کے بارے میں لکھا ہے وہ ناجی ہیں اور وہ روز قیامت نجات سے بہرہ ور ہو کر جنت میں داخل ہوں گے۔

❀ حافظ صلاح الدین علائی کہتے ہیں کہ یہ بات صحت کے ساتھ ثابت ہے کہ علماء کی ایک جماعت نے حضور ﷺ کے والدین کے بارے میں فرمایا کہ انہیں دعوت ہی نہیں پہنچی اور وہ اُس زمانے میں تھے جس میں تمام روئے زمین پر جہالت کی تاریکی تھی اور اس میں کوئی دعوت دینے والا تھا ہی نہیں لہٰذا جس شخص کو دعوت نہ پہنچی ہو اُس کا حکم یہ ہے کہ وہ دوزخ سے نجات پائے گا اور وہ جنتی ہوگا۔ یہ ہمارا مسلک ہے اور اس بارے میں ہمارے

آئمہ شوافع کو فقہ میں اور اشاعرۃ کو اصول میں کوئی اختلاف نہیں اور اس کا استدلال اللہ تبارک وتعالیٰ کا فرمان عالی شان ہے۔

وما کنا معذ بین حتی نبعث رسولا

اور ہم نہیں عذاب دیتے یہاں تک کہ رسول بھیج لیں۔

❀ حافظ ابن حجر فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ کے زمانہ فترت میں فوت شدہ تمام آباء کے بارے میں یہ عقیدہ رکھنا چاہیے کہ روز قیامت امتحان کے وقت وہ اطاعت کریں گے تا کہ حضور ﷺ کو اُن کے اس عمل سے خوشی نصیب ہو۔

❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اذاکان یوم القیامۃ شفعت لابی

روزِ قیامت میں اپنے والد گرامی کی شفاعت کروں گا۔

❀ حضرت امام سہیلی نے الروض الانف کی ابتداء میں حدیث احیاء نقل کی کہ حضور ﷺ نے اپنے رب سے اپنے والدین کے زندہ کرنے کے بارے میں دُعا کی تو اللہ تعالیٰ نے اُن دونوں کو زندہ فرمایا اور وہ دونوں حضور ﷺ کی ذات پر ایمان لائے اور پھر دوبارہ اُن کا وصال ہوا۔ اس کے بعد امام سہیلی تحریر فرماتے ہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ ہر شے پر قادر ہے اُس کی رحمت و قدرت میں کوئی رکاوٹ نہیں اور اُس کے نبی ﷺ اس اہل ہیں کہ وہ آپ کو جس بھی فضل، انعام اور بزرگی سے نوازے۔

❀ امام قرطبی فرماتے ہیں کہ وصال تک آپ ﷺ کے درجات عالیہ اور فضائل میں مسلسل اضافہ وترقی ہوتی رہی۔ احیاء الوالدین آپ ﷺ پر اللہ تعالیٰ کا خصوصی فضل ہے۔ والدین کا زندہ ہو کر ایمان لانا نہ تو عقلاً محال ہے

اور نہ شرعاً۔

❀ حضرت امام سہیلی نے مسلم کی ایک حدیث ذکر کرنے کے بعد کہا کہ ہمارے لئے جائز نہیں کہ ہم حضور ﷺ کے والدین کے بارے میں ایسی بات کریں کیونکہ آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے کہ زندوں کو مردوں کی وجہ سے تکلیف نہ دیا کرو۔

❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀

امام سیوطی کی تحقیق اور سیدی عبدالوہاب شعرانی

قطب ربانی حضرت امام عبدالوہاب شعرانی حضرت امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق اور رسائل پر فرماتے ہیں کہ:

میں نے ان تمام کا مطالعہ کیا ہے اُنہوں نے اس بات کو واضح کرنے کی کوشش کی ہے کہ حضور ﷺ کا ادب واحترام لازمی امر ہے۔

و ان من اذاہ فقد اذی اللہ

جس نے آپ ﷺ کو اذیت پہنچائی تو اُس نے اللہ تعالیٰ کو اذیت پہنچائی۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

بلا شبہ جو لوگ اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کو اذیت دیتے ہیں اُن پر دنیا و آخرت میں لعنت ہے اور اُن کے اللہ نے رسوا کن عذاب تیار کر رکھا ہے۔

امام أحمد بن محمد قسطلانی

آپ ﷺ کے والدین بارے ہرگز ایسی کوئی گفتگو نہ کی جائے جس میں اُن کی

طرف کسی نقص یا عیب کی نسبت ہو یقیناً یہ گفتگو نبی کریم ﷺ کو اذیت پہنچائے گی اور آپ کو اذیت دینا ہمارے نزدیک کفر ہے اور ایسا کرنے والے کو ہمارے نزدیک قتل کر دیا جائے گا اگر وہ توبہ نہ کرے۔

امام محمد بن عبدالباقی زرقانی

حضرت امام محمد بن عبدالباقی زرقانی (وصال 1122ھ) فرماتے ہیں کہ ہم نے حضور ﷺ کے والدین بارے تفصیلاً واضح کر دیا ہے جب کوئی ان کے بارے میں پوچھے تو کہو کہ وہ جنتی ہیں اس لئے ان کو زندہ کیا گیا اور آپ ﷺ پر ایمان لائے، جیسا امام سہیلی، امام قرطبی اور ناصر الدین ابن المنیر بھی اس موقف پر ہیں۔

علامہ محمد بن الحاج کردی

حضرت علامہ محمد بن الحاج کردی رحمۃ اللہ علیہ (وصال 1189ھ) تحریر فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کی تعظیم کی خاطر آپ ﷺ کے والدین کی نجات کا اعتقاد کرنا لازم ہے۔

ہمارے بزرگ عالم امام جلال الدین سیوطی نے آپ ﷺ کے والدین بلکہ حضرت آدم تک آباء اور امہات کے ایمان پر متعدد رسائل تحریر کئے ہیں میں نے بھی ان ہی سے ایک رسالہ تیار کیا ہے جس کا نام "تقدیس آباء النبی ﷺ" ہے۔

سورۃ الشعراء کی آیت "وتقلبک فی الساجدین" کے تحت اُس کی مختلف تفاسیر ذکر کرنے کے بعد تحریر فرماتے ہیں۔ بلکہ یہ کہنا سب سے بہتر ہے کہ یہاں آپ ﷺ کا پاک اور اللہ تعالیٰ کو سجدہ کرنے والوں کی پشتوں سے پاک سجدہ کرنے والی خواتین کے ارحام کی طرف اور موحدہ سجدہ کرنے والی خواتین کے ارحام سے موحد و پاک پشتوں کی طرف منتقل ہونا مراد ہے۔ حتیٰ کہ یہ آیت واضح کر رہی ہے کہ حضور ﷺ کے تمام آباء واجداد مومن ہیں۔

مولانا بحر العلوم عبدالعلی محمد نظام الدین فرنگی محل

حضرت مولانا بحر العلوم عبدالعلی محمد نظام الدین فرنگی محل (وصال 1122ھ) فرماتے ہیں کہ حضرات انبیاء کی طرف ایک لمحہ کے لئے بھی کفر کی نسبت نہیں کی جا سکتی۔ لہٰذا ضروری ہے کہ نبی ﷺ کا تولد مسلمان والدین کے ہاں ہی ہوا۔

امام أحمد بن محمد صاوی مالکی

امام أحمد بن محمد صاوی مالکی (وصال 1241ھ) اللہ تعالیٰ کے مبارک فرمان وتقلبک فی الساجدین کے تحت لکھتے ہیں کہ ساجدین سے مراد اہل ایمان ہیں اب معنی یہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ آپ کا اہل ایمان کی پشتوں اور ارحام میں منتقل ہونے کو بھی دیکھتا ہے تو حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ تک آپ ﷺ کے تمام آباء واصول اہل ایمان ٹھہرے۔

امام ابن عابدین شامی

حضرت امام ابن عابدین شامی (وصال 1252ھ) آپ ﷺ کے والدین کریمین کے بارے میں تحریر فرماتے ہیں۔

الاترى أن نبينا قداكرمه الله تعالیٰ بحياة ابويه له حتى آمنا به كما في الحديث صححه القرطبی وايضاً ناصر الدين الدمشقي ...

تم جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کے اکرام کی وجہ سے آپ ﷺ کے والدین کو زندہ فرمایا اور وہ آپ ﷺ پر ایمان لائے جیسا کہ حدیث میں ہے جسے امام قرطبی اور حافظ ابن ناصر الدین دمشقی

نے صحیح قرار دیا اور یہ تمام بطور معجزہ حضور ﷺ کی وجہ سے ہوا۔

امام حسین بن محمد دیارالبکری

امام حسین بن محمد دیارالبکری فرماتے ہیں کہ کثیر ائمہ اور اکابر کا یہی مسلک ہے کہ حضور ﷺ کے والدین جنتی ہیں اور وہ آخرت میں نجات پانے والے ہیں۔

علامہ سید محمود آلوسی

علامہ سید محمود آلوسی جنہوں نے احوال عرب پر نہایت ہی تحقیقی کام کیا ہے آپ ﷺ کے آباء و اجداد بارے تحریر فرماتے ہیں کہ کثیر علماء کا یہی موقف ہے کہ آپ ﷺ کے اصول خواہ وہ آباء ہیں یا امہات تمام کے تمام اعتقاد کے اعتبار سے توحید پرست قیامت اور حساب و کتاب اور دیگر ان تمام احکام پر ایمان رکھنے والے تھے جن پر حنفاء لوگ ایمان رکھتے ہیں یہ تمام لوگ اپنے اپنے دور کے سردار اور قائد رہے اور یہ فضائل اور اخلاق کے حوالے سے خوب مشہور تھے۔

شیخ سلیمان جمل

حضرت شیخ سلیمان جمل حاشیہ قصیدہ ہمزیہ میں فرماتے ہیں۔

احادیث میں تصریح ہے کہ حضور ﷺ کے آباء و مائیں حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوا علیہا السلام تک ان میں کوئی کافر نہیں کیونکہ کافر کو پسندیدہ، کریم اور طاہر نہیں کہا جا سکتا۔ یہ صراحت سے ہے کہ حضور ﷺ کے والدین سیدۃ آمنہ رضی اللہ عنہا اور سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ جنتی ہیں۔

شیخ محمد بن قاسم جسوس

شارح شمائل، شیخ محمد بن قاسم جسوس تحریر فرماتے ہیں۔

ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے نور کا مرکز ہونے کی وجہ سے

آپ ﷺ کے تمام آباء کو شرک ونقائص سے پاک ومحفوظ رکھا۔

وأما نجاة ابویه وایمانها بل وحصول أعظم منازل

أهل الایمان فهو اعتقادنا یشهد بذلک۔۔۔

حضور ﷺ کے والدین کی نجات اور اُن کا ایمان بلکہ اہل ایمان سے بھی بڑھ کر ان کا ایمان ہے، ہمارا یہی عقیدہ ہے اور اس پر اللہ تبارک وتعالیٰ کے ہاں جو آپ ﷺ کی قدرومنزلت اور بلند مرتبہ ہے۔

نازیبا کلمات سے گریز

حضور پُرنور ﷺ کے لئے اس سے زیادہ تکلیف پہنچانے والی بات اور کون سی ہوگی کہ اُن کے آباؤ اجداد اور بالخصوص والدین کریمین اور جاں نثار چچا کے بارے میں نازیبا کلمات استعمال کئے جائیں حالانکہ اُن میں ایسے بھی ہیں کہ جنہوں نے پیدا ہوتے ہی دُرِ یتیم کو اپنی آغوش میں لیا، وہ بھی تھے جنہوں نے مشرکین مکہ کا مقابلہ کرتے ہوئے آپ ﷺ کی پرورش کی، آپ ﷺ کا ساتھ دیا اور آپ ﷺ کا تحفظ کیا اور پھر وہ ماں جس نے آپ ﷺ کو جنم دیا اور وہ دایا جس نے آپ ﷺ کو اپنا دودھ پلا کر پرورش کی آخر وہ کیوں جنت سے محروم رہیں گے۔ لہٰذا ایسے نازیبا کلمات استعمال کرنے سے گریز کیا جائے۔

رسول اللہ ﷺ کو تکلیف پہنچانے سے بچو!!

سیدی محمد علوی مالکی حسنی رحمۃ اللہ علیہ اپنی مشہور زمانہ کتاب "**الذخائر المحمدیة فی شمائل وفضائل المصطفیٰ** ﷺ" میں نقل فرماتے ہیں کہ ابولہب کی بیٹی دُرّہ جب ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لائیں تو کچھ عورتوں نے کہا کہ یہ ابولہب کی بیٹی ہے جس کے والد بارے قرآن پاک ایک سورت موجود ہے یہ سن کر حضرت دُرّہ نے

سرکارِ مدینہ ﷺ کی بارگاہِ اقدس میں شکایت کی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

أیها الناس ! ما لی أوذی في أهلي؟؟

اے لوگو! تم مجھے میرے خاندان کے حوالے سے کیوں تکلیف پہنچاتے ہو۔

خدا کی قسم میرے قرابتداروں کو میری شفاعت فائدہ پہنچائے گی اگر ابولہب جو قطعی اور حتمی طور پر کافر ہے اُس بارے گفتگو کرنے پر آپ ﷺ نے اتنی ناراضگی کا اظہار فرمایا تو اُس شخص کے بارے میں جو رسول اللہ ﷺ کے والدین کریمین اور چچا کے بارے میں نازیبا کلمات استعمال کرتا ہے تو آپ ﷺ کس قدر ناراضگی کا اظہار فرماتے ہوں گے۔

سید کائنات حضور پُرنور ﷺ کے والدین کریمین زمانہ فترت میں فوت ہوئے آپ ﷺ کے والدین کریمین وہ مبارک ہستیاں ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے عزت سے نوازا اور اُن کے وجود پاک سے کائنات کے سردار کو پیدا فرمایا۔

لہٰذا ایسا شخص خود اپنے آپ کو لعنت کا حقدار بنا رہا ہے جو اُن کے بارے میں نازیبا کلمات استعمال کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی رحمت سے اپنے آپ کو دُور کر رہا ہے۔ کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

جو اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول معظم ﷺ کو تکلیف پہنچاتے ہیں تو اُن کے لئے دُنیا اور آخرت میں لعنت اور اُن کے لئے شدید عذاب ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ ہم سب کو ایذاءِ رسول ﷺ سے بچائے اور آپ ﷺ کے والدین کریمین اور عظیم و بہترین چچا سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ سے ہمیں عشق و محبت اور اُن کا ادب نصیب فرمائے۔ ادب بہت بڑی چیز ہے کیونکہ بے ادب خدا تعالیٰ کی رحمت سے بھی دُور ہو جاتا ہے۔

حضرت امام شافعی کا ادب ،مقام غوروفکر

حضرت قاضی تاج الدین سبکی نے "الترشیح" میں نقل فرمایا ہے کہ حضرت امام شافعی نے جب یہ روایت بیان کی کہ ایک موقع پر رسول اللہ ﷺ نے ایک بڑے خاندان کی عورت کا ہاتھ کاٹا تو لوگوں نے باتیں کیں ،جس پر حضور سرکارِ مدینہ ﷺ نے فرمایا اگر فلاں خاتون بھی چوری کرتی تو اُس کا ہاتھ بھی کاٹ دیتا۔ ابن سبکی فرماتے ہیں کہ یہ مقام غوروفکر ہے اور حضرت امام شافعی کا انتہا ادب ہے کہ اُنھوں نے اس روایت میں سیدۃ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا نام لینا مناسب نہ سمجھا بلکہ فلاں خاتون کہہ دیا حالانکہ سرکارِ مدینہ ﷺ نے نام لیا تھا۔

امام شافعی فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ تو یہ فرماسکتے ہیں مگر دوسروں کے لئے یہ کہاں جائز ہے!!!

اس کو ادبِ مصطفی ﷺ کہتے ہیں۔اس پر عمل کی کوشش ضرور کرنی چاہیے۔

نتیجہ

1- سرکارِ دو عالم ﷺ کے والدین کریمین بعد از وصال دوبارہ زندہ کئے گئے اور اُنہیں اللہ تعالیٰ اور اُس کے حبیب ﷺ پر ایمان لانے کے ساتھ اُمت محمدیہ میں بھی داخل ہونے کا شرف حاصل ہوا۔

2- والدین کریمین کا دوبارہ زندہ ہونا صحیح حدیث سے ثابت ہے اور اس حدیث کو بڑے بڑے جلیل القدر ائمہ حدیث نے صحیح کہا ہے۔

3- احیاء الوالدین صرف سید عالم ﷺ کے اعزاز واکرم کے لئے تھا اور اگر نہ بھی زندہ کئے جاتے تو پھر بھی وہ جنتی تھے کیونکہ وہ اہل فترت سے تھے اور انہوں نے کبھی بھی شرک یا بت پرستی نہ کی تھی۔

سرکار دو عالم ﷺ کے والدین کریمین پر تحریر ہونے والی چند اہم کتب کی فہرست

نام کتاب	نام مصنف
الانتصار لوالدي النبي المختار ﷺ	السيد مرتضي الزبيدي
تحقيق آمال الراجين في ان والدى المصطفىٰ..	ابن الجزار
التعظيم والمنة في ان ابوي المصطفى في الجنه	امام جلال الدين السيوطى
مسالک الحنفاء في والدي المصطفى ﷺ	امام جلال الدين السيوطى
التعظيم والمنة في أن ابوى رسول الله في الجنة	امام جلال الدين السيوطى
الدرج المنيفة في الآباء الشريفة	امام جلال الدين السيوطى
المقامة السندسية في النسبة المصطفوية	امام جلال الدين السيوطى
نشر العلمين في احياء الابوين الشريفين	امام جلال الدين السيوطى
سبيل النجاة	امام جلال الدين السيوطى
حديقة الصفا في والدي المصطفى ﷺ	السيد مرتضى الزبيدى
ذخائر العابدين في نجاة والد المكرم سيد المرسلين..	الاسبيرى
مرشد الهدى في نجاة ابوي المصطفى ﷺ	الرومى
مطلع النيرين في اثبات نجاة سيدالكونين ﷺ	المنيفي
هدايا الكرام في تنزيه آباء النبي ﷺ	البديعي
امهات النبي ﷺ	المدائني
الانوار النبوية في آباء خير البرية ﷺ	الرفيعي الأندلسي
بلوغ المآرب في نجاة ابوي المصطفي وعمه ابى طالب	الازهري الاذقي
بلوغ المرام في آباء النبي ﷺ	ادريس بن محفوظ

نام مصنف	نام کتاب
عبدالاحد مصطفى السيواسى	تأديب المتمردين في حق الابوين
البخشى	الرد على من اقتحم القدح في الابوين الكريمين
الدويخى	قرة العين في ايمان الوالدين
الديربي	القول المختار فيما يتعلق بأبوي النبي المختار
التمرتاشى	الجواهر المضيةفي حق أبوي خير البرية
الكوفي ذريعه	اخبار آباء النبي ﷺ
الغنيمى	آنباء الاصفياء فيما يتعلق بأبوي المصطفى ﷺ
الفناري	رسالة في أبوي النبي ﷺ
ابن عمار	أباء النبي ﷺ
احمد الشهرزوري	السيف المسلول في القطع بنجاة أبوي الرسول
محمد يحي الطالب	خلاصة الوفا في طهارة اصول المصطفىٰ....
ابن طولون	مناهج السنة في كون أبوي النبي في الجنة
محمد علي حسين المالكى	سعادة الدارين بنجاة الابوين
محمد عبدالرحمن الاهدل	القول المسدد في نجاة والدي سيدنا محمد ﷺ
محمد اسماعيل الحسني	نخبة الافكار في تنجية والدي المختار ﷺ
محمد التبريزي	ايجاز الكلام في والدي النبي ﷺ
ابن الكلبى	كنىٰ آباء النبي ﷺ
البرماوي	اسماء آجداد النبي ﷺ
السيد مرتضى الزبيدى	العقد المنظم في أمهات النبي ﷺ
ابن المديني	أمهات النبي ﷺ

نام کتاب	نام مصنف
الرسالة البیانیه فی حق ابوی النبی ﷺ	محمد الجزری
جزء فی اسلام الوالدین	محمد بن عبدالرحمن
رساله فی ایمان ابوی النبی ﷺ	احمد بن سلیمان
أنباء الاصطفاء فی حق آباء المصطفیٰ	محمد بن قاسم
الاقوال المنقوله عن الائمه فی ابویه ﷺ	علامه ابن حجر مکی
رساله فی اسلام ابوی النبی ﷺ	شمس الدین محمد
رساله فی ابوی النبی ﷺ	عبدالقادر
سَدادالدِّین و سِدادالدِّین فی اثبات النجاة ...	سید محمد بن عبدالرسول
تحقیق النصره للقول بایمان اهل الفتره	شیخ حسن بن علی عجیمی
نشر الاعطاء ونشر الازهار فی نجاة آباء النبی...	سید احمد سایح حسینی
مرشد الهدیٰ فی نجاة ابوی النبی ﷺ	ابراهیم بن مصطفی
فتح القوی فی نسب آباء النبی	مخدوم محمد هاشم ٹھٹھوی
رساله فی ابوی النبی ﷺ	علی بن صادق
رساله فی ایمان ابوی النبی ﷺ	ابوالحسن
رساله موجزه فی حق ابوی النبی ﷺ	سلیمان بن عبدالرحمن
تقدیس والدی المصطفی ﷺ	قاضی ثناء الله پانی پتی
الکلام المقبول فی اثبات اسلام آباء الرسول	مولانا وکیل احمد
الدرالیتیم فی ایمان آباء النبی الکریم	شاه علی انور قلندر
منهاج الوفا فی والدی المصطفی ﷺ	ڈاکٹر محمود احمد الزین
الوفا لوالدی المصطفیٰ (قصیده)	ڈاکٹر محمد سلیمان فرج

منقبت

بحضور والدین مصطفیٰ کریم ﷺ

[الحمد للہ تعالیٰ والصلاۃ والسلام علیٰ رسول للہ]

معدنِ نورِ خدا ہیں والدین مصطفیٰ ﷺ
شان میں بے انتہا ہیں والدینِ مصطفیٰ ﷺ

ذہنِ انساں اُن کے رتبے کا کرے ادراک کیا
کیا بتاؤں تم کو کیا ہیں والدینِ مصطفیٰ ﷺ

رب نے اُن کے واسطے سے ہم پہ فرمایا کرم
مرکزِ لُطف و عطا ہیں والدینِ مصطفیٰ ﷺ

نسبتِ خیرُ الوریٰ نے اس طرح چمکا دیا
نورِ حق کا آئینہ ہیں والدینِ مصطفیٰ ﷺ

حشر کے دن عاصیوں کے حق میں جو کام آئے گا
وہ مُسَلَّم واسطہ ہیں والدین مصطفیٰ ﷺ

جان ایماں سیدِ عالم ، سے پایا ہے شرف
حق نگر حق آشنا ہیں والدینِ مصطفیٰ ﷺ

میں نے جو کچھ اپنے لفظوں میں لکھی ہے اُن کی شان
اس سے فاضلؔ ما سوا ہیں والدینِ مصطفیٰ ﷺ

مولانا سید فاضل اشرفی میسوری مدظلہ العالی
میسور ، کرناٹک ، ھند

منقبت

بحضور والدین مصطفی کریم ﷺ

جلوۂ شانِ مشیت والدینِ مصطفیٰ ﷺ
باکرامت ذی فضیلت والدینِ مصطفیٰ ﷺ

آئے جب کہ پاک پشتوں پاک رحموں سے حضور ﷺ
کیوں نہ ہوں پھر پاک طینت والدینِ مصطفیٰ ﷺ

مجتنب دائم رہے وہ کفر اور الحاد سے
ہیں نجومِ فلکِ وحدت والدینِ مصطفیٰ ﷺ

پیش کرتے ہیں ملائک اُن کی عظمت کو سلام
سر تا پا حق و صداقت والدینِ مصطفیٰ ﷺ

اُن کی سیرت اُن کا اُسوۃ لائقِ صد آفریں
شمعِ ایوانِ شرافت والدینِ مصطفیٰ ﷺ

جن کا بیٹا ہے حبیبِ کبریا خیرُ الوریٰ ﷺ
کس قدر ہیں ارفع قسمت والدینِ مصطفیٰ ﷺ

وَالِدٍ وَّمَا وَلَدَ فرمانِ حق ہے مرحبا ! ! !
مظہرِ اعجاز و ندرت والدینِ مصطفیٰ ﷺ

پا نہیں سکتا کوئی اُن کے مقامِ ناز کو
ہیں جمالِ نُور قدرت والدینِ مصطفیٰ ﷺ

بے نوا فیض الامیںؔ ہے اُن کا اِک ادنیٰ غلام
حشر میں رکھیں گے عزت والدینِ مصطفیٰ ﷺ

ازقلم: صاحبزادہ پیر فیض الامین فاروقی سیالوی۔ مونیاں شریف (گجرات)

منقبت

بحضور والدین مصطفی کریم ﷺ

افتخارِ قادری حافظ نے یوں مجھ سے کہا
منقبت ہو خوبصورت والدین مصطفی ﷺ

ہے سراسر رب کی رحمت والدینِ مصطفیٰ ﷺ
ہے سراپا خیر و برکت والدینِ مصطفیٰ ﷺ

کائناتِ حُسن میں تھے بے نظیر و بے مثال
تھے امینِ نُورِ وحدت والدینِ مصطفیٰ ﷺ

تھا وجود اُن کا مقدس بالیقیں وہ پاک تھے
حاملِ ایمان وحکمت والدین مصطفیٰ ﷺ

رحمۃ للعالمیں کے خاص نُورِ پاک سے
تھے امیں صاحب صداقت والدینِ مصطفیٰ ﷺ

ایمان کی دولت سے تھے وہ ازل سے ہی سرفراز
تھے جہاں بھر کی وہ نعمت والدین مصطفیٰ ﷺ

راحتِ قلبِ حزیں ، ہے وظیفہ اُن کا نام
غم زدوں کی خاص راحت والدینِ مصطفیٰ ﷺ

اُن کے اُسمائے گرامی شاھدِ توحید ہیں
امن وایماں کی ہیں زینت والدینِ مصطفیٰ ﷺ

ہے نگاہِ خاص تابشؔ آپ پر سرکار ﷺ کی
ہے زباں تیری پہ مدحت والدینِ مصطفیٰ ﷺ

حضرت مولانا منشا تابشؔ قصوری مدظلہ العالی، مرید کے

منقبت

بحضور والدین مصطفی کریم ﷺ

خالقِ اکبر کی رحمت والدینِ مصطفیٰ ﷺ
ہیں سراپا مہر و شفقت والدینِ مصطفیٰ ﷺ

صبر میں حضرت ابراہیم کے وارث ہیں وہ
اور ذبیح اللہ کی شوکت والدینِ مصطفیٰ ﷺ

کاش کروا دیں شہِ بطحاء سے کہہ کر حشر میں
ہم فقیروں کی شفاعت والدینِ مصطفیٰ ﷺ

ہم کو شاہِ دیں ملا گودی سے جن کی مومنو
ہیں وہی جان نجابت والدینِ مصطفیٰ ﷺ

کاش اُمت کو سمجھ آ جائے اُن کا مرتبہ
ہیں جہاں میں رب کی حجت والدینِ مصطفیٰ ﷺ

ہم نے بس ان کی فضیلت میں لکھی ہے یہ کتاب
آپ دینگے جس کی اُجرت والدینِ مصطفیٰ ﷺ

افتخار احمد نے کس محنت سے لکھی ہے کتاب
جانتے ہیں یہ حقیقت والدینِ مصطفیٰ ﷺ

یہ کتاب آل عبا کی نذر کرتا ہے فقیر
جس کی ہے اک اک عبارت والدینِ مصطفیٰ ﷺ

ہے بلالؔ و افتخار احمد کے دل کی آرزو
دیں ہمیں محشر میں شفقت والدینِ مصطفیٰ ﷺ

بلال رشید، اسلام آباد

منقبت

بحضور والدین مصطفی کریم ﷺ

قاسم رشد و ہدایت ہیں والدین مصطفیٰ ﷺ
پیکر و صفا ہیں والدین مصطفیٰ ﷺ

باپ ہیں اللہ کے بندے ماں امانتدار ہیں
متقین و حق نما ہیں والدین مصطفیٰ ﷺ

پشت بھی پاکیزہ تھی اور رحم بھی پاکیزہ تر
حامل نور خدا ہیں والدین مصطفیٰ ﷺ

ان کے ایمان پر کرے جو شک وہ خود مومن نہیں
مومنین و پارسا ہیں والدین مصطفیٰ ﷺ

کوئی مانے یا نہ مانے پر مرا ایمان ہے
اہل زہد و اتقا ہیں والدین مصطفیٰ ﷺ

کم نہیں ختم الرسل کی والدین کا شرف
فخر کرنے میں بجا ہیں والدین مصطفیٰ ﷺ

دہر میں یوں تو کروڑوں اور بھی ماں باپ ہیں
والدین مصطفیٰ ﷺ ہیں والدین مصطفیٰ ﷺ

ان کا رتبہ ان کے بیٹے مصطفیٰ ﷺ سے پوچھیے
کب ہمیں معلوم کیا ہے والدین مصطفیٰ ﷺ

ان کے ہاں فیضانؔ کھولی مصطفیٰ ﷺ نے چشم نور
راستی کا سلسلہ ہیں والدین مصطفیٰ ﷺ

پروفیسر فیض الرسول فیضان

باب دوم

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ

(احوال ومناقب)

شجرۂ نسب

حضرت سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کا شجرۂ نسب اس طرح سے ہے۔

عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدمناف بن قصی بن حکیم بن مُرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فھر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان۔

اس پر اجماع ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ،سیدنا عدنان تک ہی اپنا شجرۂ نسب بیان فرمایا کرتے تھے۔ حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا عدنان کا نسب مبارک سیدنا اسماعیل اور پھر سیدنا ابراہیم علیہ السلام سے جاملتا ہے۔

ولادت باسعادت

فارس کے کسریٰ نوشیروان عادل کی بادشاہت کے تقریباً 22-20 سال بیت گئے تو مکہ مکرمہ میں سیدنا عبداللہ کی ولادت باسعادت ہوئی۔ روایت کے مطابق ملک شام میں احبار یہود کے پاس ایک سفید جُبہ تھا جسے حضرت یحییٰ علیہ السلام کے خون میں ڈبویا گیا تھا اور اُس کے اوپر لکھا ہوا تھا کہ جب اس سفید جُبہ سے خون کے قطرے ٹپکنے لگیں تو سمجھ لینا کہ آج وادی بطحاء میں نبی منتظر کے والد گرامی پیدا ہو گئے ہیں۔

اسم مبارک

آپ رضی اللہ عنہ کا اسم مبارک عبداللہ تھا لیکن آپ کی بے پناہ خوبیوں اور کمالات کی وجہ سے لوگوں نے اور نام بھی رکھے ہوئے تھے۔ حضرت ابوالحسن بن عبدالبکری فرماتے ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہ جب لوگوں کے درمیان سے گزرتے تو لوگ آپ رضی اللہ عنہ کی پیشانی میں چمکتا ہوا نور دیکھتے تھے اس وجہ سے اہل مکہ نے سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کا نام

"مصباح الحرم" حرام کا چراغ بھی رکھا ہوا تھا۔

منفرد اور با عظمت نام

حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے لے قریش کے جدِ اعلیٰ عدنان علیہ السلام تک کے پورے سلسلہ نسب میں عبداللہ نام کا کوئی بزرگ نظر نہیں آ تا۔ حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے جملہ بیٹوں میں سے صرف سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے والد گرامی کو ہی یہ انفرادی نام "عبداللہ" عطا ہوا تھا۔

کنیت اور لقب

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کی کنیت ابو محمد اور لقب ابن ذبیحین تھا۔ سید کائنات صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ میں دو ذبیحوں (حضرت اسماعیل اور حضرت عبداللہ) کا بیٹا ہوں۔

أنا أبن الذبيحين

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کے والدین کریمین

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کے والد گرامی کا اسم مبارک شیبہ یا شیبہ الحمد تھا لیکن آپ عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے نام سے مشہور ہوئے کیونکہ آپ کو آپ کے چچا مطلب نے پالا تھا اس لیے آپ کو عبدالمطلب کہا جاتا تھا۔

سیدنا عبدالمطلب رضی اللہ عنہ قبیلہ بنو ہاشم کے سردار اور صاحبِ فیض و کمال بزرگ تھے آپ دین ابراہیمی (اسلام) پر قائم تھے اور ایک مستجاب الدعوات بزرگ تھے۔ سب سے پہلے غار حراء میں آپ ہی خلوت نشین ہوئے تھے۔

مساکین کو کھانا کھلاتے، آپ کا دستر خوان پہاڑوں کی چوٹیوں پر پرندوں اور جانوروں کے لیے بچھا رہتا تھا اسی وجہ سے آپ کو "مطعم الطیر" اور "الفیاض" کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔

حضرت سیدنا عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے مُشکِ اذفر کی خوشبو آتی تھی اور سرکارِ دو عالم ﷺ کا نور مبارک سیدنا عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے چہرہ انور پر دمکتا رہتا تھا، قحط سالی میں قریش آپ ہی کی طرف رجوع کرتے تو اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے حبیب کریم ﷺ کے نُورِ مبارک کی برکت سے اُن پر بارانِ رحمت نازل فرما دیتے۔

سرکارِ دو عالم ﷺ اپنے معصوم بچپن میں اپنے جدِ امجد کے ہمراہ بارانِ رحمت کی دُعا کے لیے تشریف لے جاتے تھے اور آپ ﷺ کے طفیل بارش ہو جایا کرتی تھی۔ سیدنا عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ کو بھی حکم دیا ہوا تھا کہ وہ بھی ابرِ رحمت کی دعا کے لئے حضور نبی کریم ﷺ کو اپنے ساتھ لے جایا کریں۔

قریش میں سیدنا عبدالمطلب کا بہت بڑا مقام تھا اُن کے لیے بیت اللہ شریف کے ساتھ قالین بچھائے جاتے تھے اور رؤسا قریش اُن کے اردگرد جمع ہوا کرتے تھے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے سیدنا عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کو جن اعزازات سے نوازا تھا۔ اُن میں چشمہ زم زم کی کھدائی کا اعزاز آپ کو ہی نصیب ہوا تھا۔

سیدنا عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے متعدد شادیاں فرمائیں جن سے اللہ تبارک و تعالیٰ نے آپ کو کثیر اولاد بھی عطا فرمائی۔

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کی والدہ ماجدہ کا اسم گرامی سیدۃ فاطمہ بنت عمرو بن عائذ تھا اور آپ کا تعلق قبیلہ بنی مخزوم سے تھا۔

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کے برادران

سیرت ابن ھشام کے مطابق سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کے 9 بھائی، ایک دوسری روایت کے مطابق 10 اور 11 کی تعداد بتائی جاتی ہے۔

1- حضرت عباس 2- حضرت حمزہ 3- حضرت ابوطالب

4- زبیر　　5- حارث　　6- حجل

7- مقوم　　8- ضرار　　9- ابولہب

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کے 3 برادران زیادہ مشہور و معروف ہوئے، اسلام قبول کیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد و نصرت فرمائی اور اُن کی وجہ سے اسلام کو تقویت ملی۔ درج ذیل سطور میں انہی تین برادران کا تذکرہ مقصود ہے۔

سیدنا عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کے عظیم بھائی اور حبر الامۃ (مرجع علم) سیدنا عبداللہ کے والد گرامی، سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کی والدہ ماجدہ کا اسم گرامی نکیلہ بنت جناب بن کلیب تھا جنہوں نے کعبہ شریف پر پہلی بار حریر و دیباج کا ریشمی غلاف ڈالا تھا۔ سیدنا عباس رضی اللہ عنہ، سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عمر میں دو برس بڑے تھے۔ سیدنا عباس رضی اللہ عنہ سے جب کبھی پوچھا جاتا "أنتَ اکبر أم رسولُ الله صلی اللہ علیہ وسلم ؟ فقال هو اکبر منی و أنا ولدتُ قبله" کہ آپ بڑے ہیں یا، رسول صلی اللہ علیہ وسلم؟ تو آپ رضی اللہ عنہ فرماتے، بڑے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں لیکن میں اُن سے پہلے پیدا ہوا ہوں۔

سیدنا عباس رضی اللہ عنہ نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے کثیر احادیث روایت کی ہیں۔ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے زمانے میں جب قحط پڑ جاتا تو آپ رضی اللہ عنہ سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کا وسیلہ پیش کرتے ہوئے رب تعالیٰ سے اس طرح دُعا فرماتے کہ:

> ''اے اللہ! پہلے ہم آپ کی بارگاہ میں اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے بارش کے لئے دُعا کرتے تو بارش ہو جایا کرتی، اب ہم اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا کے وسیلہ سے بارش کی دُعا کرتے ہیں اور پھر دُعا مکمل ہوتے ہی بارش ہو جایا کرتی تھی۔''

سیدنا حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کے برادرِ محترم سید الشہداء سیدنا حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ ہیں جو اللہ تبارک وتعالیٰ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے شیر ہیں۔ غزوہ اُحد میں جب آپ رضی اللہ عنہ کی شہادت ہوئی تو سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ابھی جبریل امین میرے پاس آئے ہیں اور انہوں نے مجھے خوش خبری دی ہے کہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کا نام مبارک آسمان والوں میں لکھا ہوا ہے۔ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سیدنا حمزہ کی شہادت پر اس قدر روئے کہ انہیں ساری زندگی اتنی شدت سے روتے نہیں دیکھا گیا۔ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم بنفسِ نفیس اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ہمراہ شہداء اُحد اور بالخصوص سید الشہداء سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کی زیارت کے لئے باقاعدگی سے تشریف لے جاتے۔

سیدنا ابوطالب بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کے عظیم حقیقی بھائی، اصل نام عبدمناف لیکن اپنے بیٹے طالب کی نسبت سے حضرت ابوطالب رضی اللہ عنہ مشہور ہوئے آپ نے تاحیات اشاعت اسلام میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ دیا اور بت پرستی پر اُن کی کوئی ایک روایت بھی نہیں ملتی۔ آپ کہنہ مشق شاعر تھے دیوان بھی شائع ہو چکے ہیں ایک مشہور قصیدہ جس کا ابن کثیر نے تذکرہ وتعریف کی ہے اُس کے تمام اشعار سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح وثناء میں ہیں۔ ایک مقام پر فرماتے ہیں ''میں قسم کھا کہ کہتا ہوں کہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا سچا جانثار ہوں خدا نے انہیں دنیا کے لئے رحمت قرار دیا ہے کوئی اُن کا مثل نہیں۔

تاریخ ابو الفداء میں بھی سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ کے اشعار موجود ہیں۔ ایک مقام پر فرماتے ہیں ''بخدا کفارِ قریش اپنی جماعت کے ساتھ تم تک نہیں پہنچ سکتے

جب تک میں زمین میں دفن نہ ہو جاؤں۔ اے محمد ﷺ! تم کو جو اللہ تبارک وتعالیٰ کا حکم ہے اُس کا بے خوف اعلان کرو"۔

ھاشمی خاندان میں سرکارِ دو عالم ﷺ کی کفالت کا معاملہ اُٹھا تو سیدنا عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے اپنے تمام بیٹوں کو اپنے سامنے بیٹھا کر اُن سب کے دلوں پر روحانی نظر دوڑائی تو حضرت ابو طالب رضی اللہ عنہ کو اپنے پاس بلا کر فرمایا کہ اے میرے بیٹے! میں نے تیرے دل میں اپنے پوتے محمد ﷺ کی محبت کو دیکھا ہے اس لئے اُس کی کفالت کی ذمہ داری میں تمہارے سپرد کرتا ہوں اور کسی بھی وقت اپنے بھتیجے کو اپنے سے الگ نہ رکھنا۔

سرکارِ دو عالم ﷺ کو جب ام المومنین سیدۃ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا نے نکاح کا پیغام بھیجا تو آپ ﷺ کا نکاح مبارک سیدنا ابو طالب رضی اللہ عنہ نے خود پڑھایا۔ سیدنا ابو طالب رضی اللہ عنہ دین ابراہیمی پر عمل پیرا تھے۔

سیدنا ابو طالب رضی اللہ عنہ کی زوجہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے جب اسلام قبول کیا تو اُن کا نکاح فسخ نہیں ہوا جبکہ اگر کسی مشرک یا کافر کی زوجہ اسلام قبول کرتی ہے تو اُس کی شادی فسخ ہو جاتی ہے۔ سیدنا ابو طالب رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مسلمان ہونے پر کچھ نہ کہا حالانکہ وہ عمر میں بہت چھوٹے تھے۔ سیدنا ابو طالب رضی اللہ عنہ کے اشعار مبارکہ جو سیرت ابن اسحاق، سیرت ابن ھشام، تاریخ طبری وغیرہ کے علاوہ دوسری عربی کتب میں ملتے ہیں وہ آپ کے ایمان پر سند ہیں۔

شعب ابی طالب میں حضرت ابو طالب رضی اللہ عنہ نے کافی اشعار ارشاد فرمائے جن میں ایک شعر جس میں سیدنا ابو طالب رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کی نبوت کا اقرار فرمایا وہ اس طرح سے ہے۔

الم تعلموا أنا وجدنا محمداً

نبياً کموسی خط فی اول الکتب

(کیا تمہیں معلوم نہیں کہ ہم نے محمد ﷺ کو ایسا نبی پایا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرح پہلی کتابوں میں آپ ﷺ کا اسم گرامی موجود ہے)

سرکارِ دو عالم ﷺ اعلان نبوت کے بعد بھی سیدنا ابو طالب رضی اللہ عنہ کے دستر خوان پر کھانا کھاتے رہے جبکہ آپ ﷺ کسی مشرک و کافر کے ساتھ کھانا نہ کھاتے تھے۔ سیدنا ابو طالب رضی اللہ عنہ نے سرکار دو عالم ﷺ کی اس حد تک حفاظت فرمائی کہ اُن کے بستر پر بدل بدل کر اپنے بیٹوں اور خصوصاً سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو سلاتے تا کہ قریش آپ ﷺ کو کوئی نقصان نہ پہنچا سکیں، یہ نہ صرف بھتیجے کی محبت میں بلکہ اسلام سے بھی محبت کا واضح ثبوت ہے کیونکہ بھتیجے کی محبت بیٹوں پر فوقیت نہیں رکھتی۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ ابو طالب رضی اللہ عنہ بیمار ہو گئے تو سرکارِ دو عالم ﷺ آپ کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے تو جناب حضرت ابو طالب رضی اللہ عنہ نے بارگاہ رسالت ﷺ میں عرض کی اے میرے بھائی کے بیٹے! اللہ تبارک وتعالیٰ سے میری صحت کے لئے دُعا کریں جس پر آپ ﷺ نے دُعا کرتے ہوئے فرما "اللھم اشفِ عمی" اے اللہ! "میرے چچا کو بیماری سے شفا عطا فرما" دُعا کا کرنا تھا کہ اُسی وقت سیدنا ابو طالب رضی اللہ عنہ اس طرح شفایاب ہو گئے جیسے بیماری تھی ہی نہیں (اس حدیث مبارکہ کو حاکم نے مستدرک میں، طبرانی نے اوسط میں اور خطیب بغدادی نے اسے تاریخ بغداد میں ذکر کیا ہے۔)

امام بیہقی، حضرت انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر قحط کی شکایت کی جس پر سرکارِ دو عالم ﷺ

منبر پر تشریف لائے اور آسمان کی طرف ہاتھ اُٹھا کر دُعا مانگی ابھی دست مبارک اوپر اُٹھے ہی تھے کہ بادلوں کی گرج اور بجلی کی کڑک شروع ہو گی ساتھ ہی موسلا دھار بارش بھی شروع ہو گی اور پھر اسقدر بارش ہوئی کہ مال مویشیوں کے غرق ہونے کا خدشہ پیدا ہو گیا۔ معاملہ آپ ﷺ کی بارگاہِ اقدس میں پیش ہوا جس پر آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے اللہ! اب بارش ہمارے اطراف میں ہو اور ہم پر نہ ہو۔ اور دیکھتے ہی دیکھتے بارش تھم گئی جس پر آپ ﷺ نے اس قدر تبسم فرمایا کہ آپ ﷺ کے دُرِ دندانِ مبارک موتیوں کی لڑی کی طرح چمکتے ہوئے نظر آنے لگے پھر ارشاد فرمایا۔

"للہ ذر ابی طالب لو کان حیا لتقرت عنیاہ"

اللہ تبارک وتعالٰی کی قسم! اگر آج ابو طالب زندہ ہوتے تو اس منظر سے اُن کی آنکھیں ٹھنڈی ہوتیں۔

اس ارشاد مبارک کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے ایسا کون ہے جو ہمیں اُن کے وہ اشعار سنائے جس پر مولائے کائنات سیدنا علی ؓ نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! کیا آپ اُن کے یہ شعر سننے کی خواہش رکھتے ہیں۔

وابیض یستقی الغمام بوجھہ
ثمال الیتامیٰ عصمۃ للارامل
(وہ روشن چہرے والے، جن کے وسیلے سے بارش کی جاتی ہے، جو یتیموں کی پناہ گاہ اور بیواؤں کا آسرا ہیں)

شعر سننے کا بعد آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا، ہاں! ہم یہی شعر سننا چاہتے تھے۔

کیا اتنے طویل عرصے کے بعد بھی ایک بغیر ایمان والے شخص (بقول بعض کے) کو اس طرح یاد کیا جاتا ہے اور اُن کے اشعار سننے کی خواہش کی جاتی ہے۔ یہ مقام انتہائی

غور وفکر ہے اور ہمیں ادب کے دائرہ میں رہ کر بات کرنی چاہیے۔جس سال سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ اور سیدۃ خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کا وصال ہوا اُس سال کو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے "عامُ الحزن" یعنی غم کا سال قرار دیا۔اور پھر اُن کی تدفین بھی مسلمانوں کے قبرستان جنت المعلیٰ ، مکہ مکرمہ میں ہوئی اور ماضی قریب تک سیدنا عبدالمطلب رضی اللہ عنہ اور سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ کے مزارات مبارکہ موجود تھے اور لوگوں جوق در جوق اُن کی زیارت کا شرف حاصل کرتے تھے۔

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کی ہمشیرگان

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کی 6 بہنیں تھیں،ان تمام کا مختصراً تذکرہ کرتے ہیں۔

سیدہ بُرہ بنت عبدالمطلب

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کی ہمشیرہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی مبارکہ ایک نیک کردار خاتون تھیں۔شعروادب میں خاصا شغف رکھتی تھیں اور فصاحت و بلاغت میں خصوصی کمال حاصل تھا۔اپنے والد سیدنا عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کی وفات پر اشعار کہے دو اشعار کا اُردو ترجمہ پیش ہے۔

❀ انہیں (سیدنا عبدالمطلب رضی اللہ عنہ) اپنی قوم پر بڑی فضیلت حاصل تھی
وہ ایسے نور والے تھے جو چاند کی مانند چمکتے رہتے تھے۔

❀ اے میری آنکھو! نیک سیرت اور سخی پر موتیوں جیسے آنسوؤں سے سخاوت کرو۔

سیدہ أم حکیم بیضاء بنت عبدالمطلب

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کی ہمشیرہ ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی مبارکہ اور ایک صاحب علم وادب خاتون تھیں،شعروادب کے حوالے سے بھی اُن کا بلند مرتبہ اور ایک مقام تھا۔آپ کی نسبت "ام حکیم" تھی۔اپنے والد گرامی کے وصال پر طویل غمزدہ

اشعار کہے دو اشعار کا اُردو ترجمہ درج ذیل ہے۔

❀ جو (سیدنا عبدالمطلب رضی اللہ عنہ) بنی کنانہ کا سردار تھا

اور زمانے کی آفات سر پڑنے پر اُمیدوں کا سہارا تھا۔

❀ پس ایسے شخص پر آہ وفغاں کر، غم کرنے میں سستی نہ کر اور دوسری

رونے والیوں کو اُس وقت تک رُلاتی رہ جب تک کہ تو باقی رہے۔

سیدہ اُمیمہ بنت عبدالمطلب

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کی ہمشیرہ، سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی مبارکہ، حضرت عبداللہ بن جحش، زینب بنت جحش، حمنہ بنت جحش کی والدہ اور صاحب علم وفضل شخصیت تھیں آپ ایک نامور شاعرہ بھی تھیں اپنے والد سیدنا عبدالمطلب کی وفات پر طویل اشعار کہے دو اشعار کا ترجمہ درج ذیل ہے۔

❀ سن لو کہ خاندان کا محافظ، خاندان کو ڈھونڈ نکالنے والا،

حاجیوں کا ساقی اور مظلوموں کی حمایت کرنے والا چل بسا۔

❀ وہ اپنے پورے گھرانے کی زینت تھا اور جہاں کہیں بھی

جو تعریف ہو وہ اُس تعریف کا حق دار تھا۔

سیدہ عاتکہ بنت عبدالمطلب

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کی ہمشیرہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی مبارکہ، جلیل القدر اور عظیم المرتبت خاتون تھی ابن سعد نے طبقات میں لکھا ہے کہ سیدہ عاتکہ مکہ مکرمہ میں ہی دائرہ اسلام میں داخل ہوگئی تھیں اور پھر ہجرت مدینہ کی سعادت حاصل ہوئی۔

سیدہ عاتکہ، سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت بڑی مداح تھیں، اپنے اشعار میں انہوں نے متعدد مقامات پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح سرائی کی ہے، حصول برکت کے

لئے چند اشعار کا اُردو ترجمہ پیش ہے۔

❀ محمد ﷺ جس طرح حسن و جمال میں بے مثال ہیں
اُسی طرح عمل و اخلاق میں بھی لاجواب ہیں۔

❀ جس کسی کا بھی دل رسول اللہ ﷺ کی محبت سے خالی ہے
وہ دنیا و آخرت دونوں میں ناکام رہے گا۔

❀ اگر کامیابی چاہتے ہو تو رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کرو
کیونکہ اُن کی اطاعت میں ہی کامیابی کا راز مخفی ہے۔

سیدہ عاتکہ نے مدینہ منورہ میں وصال فرمایا اور جنت البقیع میں آخری آرامگاہ بنی۔

سیدة أروی بنت عبدالمطلب

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کی ہمشیرہ، سرکار مدینہ ﷺ کی پھوپھی مبارکہ، مکہ مکرمہ میں ہی اسلام قبول کیا اور ہجرت مدینہ کا بھی شرف حاصل ہوا۔ آپ کے خاوند کا نام عمیر تھا۔ سیدۃ اُروی بھی اپنی باقی بہنوں کی طرح اچھے شعر کہتی تھیں اور اس فن میں آپ کو درجہ کمال حاصل تھا۔

سیدۃ اُروی نے بھی اپنے والد گرامی کے وصال پر کثیر اشعار کہے، برکت کے لئے دو اشعار کا ترجمہ پیش ہے۔

❀ میری آنکھ ایک سراپا سخاوت اور حیا شعار پر روتی ہے
اور اُس آنکھ کے لئے رونا ہی سزاوار ہے۔

❀ نرم خو، وادی بطحاء کے رہنے والے، بزرگانہ
سیرت والے پر، جس کی نیت عروج حاصل کرنے کی تھی۔

سیدہ اُروی بنت عبدالمطلب نے سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں وصال فرمایا۔

سیدۃ صفیہ بنت عبدالمطلب

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کی عظیم و بہادر ہمشیرہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی مبارکہ تھیں۔ سیدۃ صفیہ عشرہ مبشرہ میں شامل عظیم صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ کی والدہ تھیں۔

سیدۃ صفیہ نے غزوہ اُحد میں شرکت کی اور نہایت ثابت قدمی دکھائی۔ ایک موقع پر جب مسلمانوں کا لشکر بکھر گیا تو یہ اکیلی کفار پر نیزہ چلاتی رہیں یہاں تک کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو اُن کی اس بے پناہ بہادری پر سخت تعجب ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کے صاحبزادے زبیر سے فرمایا، اے زبیر! اپنی والدہ کی بہادری کو تو دیکھو! کہ بڑے بڑے بہادر بھاگ گئے مگر وہ چٹان کی طرح کفار کے نرغے میں ڈٹی ہوئی اُن سے لڑ رہی ہیں۔

سیدۃ صفیہ اپنی باقی بہنوں کی طرح شعر و ادب کے میدان میں کسی سے کم نہ تھیں اپنے والد ماجد کے وصال پر کثیر اشعار کہے۔ برکت کے لئے دو اشعار کا اُردو ترجمہ پیش ہے۔

❀ رات کو ایک رونے والی کی آواز سے میری نیند اُچٹ گئی
جو بالکل راستے پر کھڑے ایک شخص پر رو رہی تھی۔

❀ اُسی وقت میرے آنسو میرے رُخساروں پر
ڈھلکنے والے موتیوں کی طرح بہنے لگے۔

سیدنا عبداللہ ﷛ یوسفِ زماں

حضرت عبدالمطلب ﷛ خود بھی اپنے وقت کی حسین ترین شخصیت تھے مگر آپ ﷛ کے شہزادے سیدنا عبداللہ ﷛ کے حسن و جمال کا تو جواب ہی نہ تھا۔ مصادر سیرت و تاریخ کا اس پر اتفاق ہے کہ حضرت سیدنا عبداللہ ﷛ نہ صرف یہ کہ اولاد عبدالمطلب ﷛ میں سب سے زیادہ حُسین و جمیل تھے بلکہ قریش کے جملہ قبائل کے حسین ترین نوجوان تھے اور حُسن و جمال میں اپنا ثانی نہ رکھتے تھے اور آپ ﷛ کو وادی مکہ کا یوسفِ زماں تسلیم کیا جاتا تھا اور قابل تقلید کردار کے مالک اور نوجوان سردار تھے۔

علامہ حسین بن محمد دیار بکری تحریر فرماتے ہیں کہ یوں لگتا ہے کہ حضرت سیدنا عبداللہ ﷛ اپنے وقت میں وادی بطحاء کے یوسفِ مصر تھے اور قریش کی دوشیزاؤں کو اُن سے اتنا ہی شغف تھا جتنا عزیزِ مصر کی بیوی زلیخاء اور اُس کے ساتھ کی مصری عورتیں حُبِ یوسف میں پاگل ہوگئی تھیں۔

حافظ ابن کثیر نے امام زہری کا ایک قول نقل کیا ہے کہ سیدنا عبداللہ ﷛ تمام قریش میں سب سے زیادہ حُسین و جمیل تھے اور نورِ محمدی ﷺ کے سبب بہت زیادہ خوبصورت اور مردانہ حسن و وجاہت کے عظیم شاہکار تھے۔

سیدنا عبداللہ ﷛ قریش کے تابندہ ستارے اور خوبصورتی میں بے انتہا مشہور تھے۔ بہت سی خواتین نے اُن کو اپنی طرف راغب کرنے کی کوشش کی یا اُن سے عقد کی خواہش ظاہر کی تھی، مگر ہمارے پیارے نبی ﷺ کی والدہ ماجدہ بننے کی سعادت روزِ ازل سے سیدۃ آمنہ بنت وھب کی قسمت میں لکھ دی گئی تھی جو بنوزھرہ کے سردار کی صاحبزادی تھی۔

محدث ابن جریر، حضرت امام زہری رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کرتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ قریش میں سب سے زیادہ حُسن و جمال کے مالک تھے۔

ان عبدالله بن عبدالمطلب كان أجمل رجال قريش

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کا نور موروثی تھا اسی وجہ سے جو کوئی آپ کی طرف دیکھتا تھا، آپ رضی اللہ عنہ آنکھوں کے راستے اُس کے دل میں اُتر جاتے تھے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی جبین مبارکہ میں نورِ نبوت کی روشنی ہر دیکھنے والے کے قلب و ذہن میں اُتر جاتی تھی، اس لیے مکہ کی اکثر خواتین آپ کی پیشانی میں چمکنے والے نورِ نبوت کے حُسن و جمال پر فریفتہ ہو جاتی تھیں۔ کیونکہ آپ رضی اللہ عنہ کے روئے انور پر نورِ مصطفیٰ ﷺ یوں جھلکتا تھا جیسے چمکتا ہوا ستارہ۔

وكان نور النبى ﷺ يرى في وجهه كالكوكب الدري

ہر دلعزیز شخصیت

حضرت سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ اپنے تمام بہن بھائیوں میں خوش نصیب ترین، محبوب ترین اور ہر دلعزیز شخصیت تھے۔ ایک تو اُن کا نام سب سے زیادہ مبارک اور اللہ تبارک وتعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ ترین نام تھا دوسرا آپ رضی اللہ عنہ اپنے والد گرامی کے نورِ نظر، پیارے اور لاڈلے بیٹے تھے۔ اولاد حضرت سیدنا عبدالمطلب رضی اللہ عنہ میں نہ صرف سب سے زیادہ خوبصورت تھے بلکہ اپنے وقت کے تمام قریشی نوجوانوں میں اُن کا ہم پلہ کوئی نہیں تھا۔

مقام و مرتبہ

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کا مقام و مرتبہ قبیلہ قریش کی وجہ سے نہ تھا بلکہ اُنکی وجہ سے قریش مکہ کو شرف وعظمت عطا ہوئی کیونکہ وہ دُرِّ یتیم اور رسول اولین وآخرین ﷺ

کے والدِ گرامی ہیں گویا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ اور قبیلہ قریش کو جو شرف و عظمت نصیب ہوئی وہ صرف اور صرف رسولِ اکرم نورِ مجسم ﷺ کے طفیل نصیب ہوئی اور اس فخر و اعزاز میں آپ کو کوئی ثانی نہیں ہے۔

باپ کو بیٹے کے طفیل عظمت

عباسی دور کے ایک شاعر ابن رومی اپنے ایک شعر میں کہتے ہیں کہ کبھی یوں بھی ہوتا ہے کہ باپ کو بیٹے کے طفیل عظمت و شرف کی انتہا نصیب ہو جاتی ہے۔ جیسے کہ رسول اللہ ﷺ کے طفیل قبیلہ قریش کے جدِ اعلیٰ سیدنا عدنان علیہ السلام کو عظمت و شرف کی بلندی نصیب ہو گئی۔

ذریعہ معاش

حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے تمام صاحبزادوں کا ذریعہ معاش تجارت تھا چنانچہ سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بھی اپنے اس آبائی پیشہ کو اختیار فرمایا اور مکہ مکرمہ سے باہر دوسرے ملکوں میں بھی بغرض تجارت تشریف لے جایا کرتے تھے۔

نذر عبدالمطلب رضی اللہ عنہ اور ذبح سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ

اس ضمن میں کتب تاریخ میں کئی روایات قدرے الفاظ کی مختصر تبدیلی کے ساتھ موجود ہیں۔ تین روایات کا مختصراً تذکرہ کرتے ہیں۔

پہلی روایت کچھ اس طرح سے ہے کہ حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے جب زم زم کنوئیں کی کھدائی اور اُسے دوبارہ استعمال کے قابل بنانے کے لئے کام شروع کیا تو ایک نذر مانی کہ کامیابی کی صورت میں اپنے محبوب ترین فرزند کو اللہ کی راہ میں قربان کر دیں گے۔

دوسری روایت کچھ اس طرح سے ہے کہ عدی بن نوفل بن عبد مناف نے

حضرت عبدالمطلب ﷺ کو قلیل اولاد ہونے کا طعنہ دیا تو انہوں نے یہ منت مانی کہ جب اللہ تعالیٰ انہیں دس بیٹے عطا فرمائے گا تو اُن میں سے ایک کو خانہ کعبہ میں فی سبیل اللہ قربان کر دوں گا۔

تیسری روایت قدرے طویل اور کچھ اس طرح سے ہے کہ سردار مکہ حضرت عبدالمطلب ﷺ نے جب زم زم کا کنواں کھودنے کا اعلان کیا تو قبیلہ کے لوگ اس کام پر راضی نہ ہوئے۔ آپ ﷺ نے جب اپنے مددگاروں کی کمی دیکھی تو تن تنہا یہ کام کرنے پر آمادہ ہو گئے۔ ان دنوں آپ کا ایک ہی بیٹا تھا جس کا نام حارث تھا اس دوران آپ نے منت مانی کہ اگر اللہ تعالیٰ اُنہیں مزید دس بیٹے عطا کرے اور وہ آپ کی زندگی میں پروان چڑھ جائیں تو ایک بیٹے کی قربانی دے دیں گے۔

زم زم کنوئیں کی کھدائی مکمل ہوئی اور پانی جاری ہو گیا۔ وقت گزرتا گیا اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ کو دس بیٹے عطا کر دیئے اور جب یہ بیٹے جوان ہو گئے تو ایک دن حضرت عبدالمطلب ﷺ کو خواب میں آ کر کسی نے کہا اے عبدالمطلب! اللہ تعالیٰ کے لئے تم نے جو منت مانی تھی اب اُس کو پورا کرو۔ آپ ﷺ بیدار ہوئے صبح ایک مینڈھا ذبح کر کے فقراء ومساکین میں تقسیم کیا، اگلی رات دوبارہ یہی خواب دیکھا صبح اُٹھ کر ایک بیل ذبح کیا تیسری رات حکم ہوا کہ اس سے بھی بڑی قربانی کریں۔ صبح اُٹھنے کے بعد ایک اونٹ قربان کر کے تقسیم کر دیا لیکن اگلی رات پھر آواز آئی کہ اس سے بھی بڑی قربانی کرو آپ ﷺ نے حیرت سے پوچھا کہ اونٹ سے بڑی قربانی کیا ہے؟ آواز آئی! اپنی اولاد میں سے ایک بیٹا قربان کریں جس کی تم نے منت مانی تھی۔

سیدنا عبدالمطلب ﷺ نے سارے بیٹوں کو جمع کیا اور اُن کو اپنے خواب اور منت کے بارے بتایا کسی نے بھی اختلاف نہ کیا اور منت پوری کرنے کے لئے خود کو

پیش کیا۔ والدگرامی نے اپنے بیٹوں سے کہا تم میں سے ہر ایک اپنا نام لکھ کر پیالے میں ڈالے اِس کے بعد حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے کعبہ کے اندر آ کر سادن (خادم) سے کہا ان سب کو لے کر قرعہ نکالو۔ خادم نے قرعہ نکالا تو سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کا نام نکلا جن سے آپ کو خصوصی محبت تھی لیکن قدرت کے فیصلہ کے آگے سر جھکا دیا۔ حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ، سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کو ایک ہاتھ میں لیتے ہیں اور دوسرے ہاتھ میں چھری پکڑتے ہیں اور قربانی کے لئے قربان گاہ کی طرف چل پڑتے ہیں۔ جونہی حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ اپنے بیٹے کو ذبح کرنے لگے تو قریشی مجلسوں سے اُٹھ کر آپ کے پاس جمع ہو گئے اور پوچھنے لگے کہ آپ یہ کیا کر رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ میں اپنی نذر پوری کر رہا ہوں یہ سن کر قریش کہنے لگے کہ آپ انہیں ذبح نہ کریں اگر آپ نے ایسا کیا تو ہمیشہ کے لئے یہ ایک رسم بن جائے گی اور اگر ہر کوئی اپنے بیٹے کو قربان کرنے لگے گا تو پھر سرزمین مکہ میں کون بچے گا۔

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کی بہنیں عاتکہ، بیضاء اور بُرہ بھی وہاں موجود تھیں وہ رونے لگیں اور التجا کی کہ قربانی کے بدلے کوئی اور تدبیر کر لی جائے وہاں موجود دیگر سردارانِ قریش نے بھی اسی رائے کا اظہار کیا۔

بالآخر طے ہوا کہ خیبر میں رہنے والی کاہنہ سے اس ضمن میں مشورہ لیا جائے وہ ضرور اس کا کوئی متبادل تجویز کر دے گی۔ قریش کا ایک وفد اُس کے پاس گیا اور سارا واقعہ سنایا اُس نے پوچھا کہ تم لوگوں میں نفس کی دیت (خون بہا) کیا ہے؟ بتایا گیا کہ دس اونٹ۔ کاہنہ نے کہا تو پھر ٹھیک ہے تم لوگ اپنے شہر جاؤ اور دس اونٹوں اور عبداللہ پر قرعہ ڈالو، اگر قرعہ عبداللہ کے نام نکلے تو مزید دس اونٹوں کی تعداد بڑھا کر قرعہ ڈالو اور اسی طرح تعداد بڑھاتے رہو یہاں تک کہ قرعہ اونٹوں کے نام نکل آئے ایسی صورت

میں سمجھ لینا کہ اللہ تعالیٰ نے عبداللہ کے بدلے اتنے اونٹوں کی قربانی کو منظور کر لیا ہے اور انہیں ذبح کر دینا۔

اس تدبیر پر عمل کرنے کے لئے لوگ بیت اللہ شریف میں آ گئے، حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے خانہ کعبہ کے خادم سے کہا کہ عبداللہ اور دس اونٹوں پر قرعہ ڈالو، اور جب قرعہ ڈالا گیا تو حضرت عبداللہ کا نام نکلا، اونٹوں کی تعداد بیس کر دی گئی پھر قرعہ لاڈلے بیٹے حضرت عبداللہ کا نکلا اس طرح جناب حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ دس دس اونٹوں کی تعداد بڑھاتے رہے حتیٰ کہ نوے اونٹوں کی تعداد پر بھی حضرت عبداللہ کا نام نکلا اور بالآخر اونٹوں کی تعداد سو ہونے پر قرعہ اونٹوں کے نام نکلا۔ سیدنا عبدالمطلب اور وہاں موجود لوگوں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی اور سب نے نعرہ ہائے تکبیر بلند کئے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے جب ان سو اونٹوں کی قربانی کی تو اس قربانی کو انہوں نے ہر ایک کے لئے چھوڑ دیا یعنی انسان، درندہ یا پرندہ جو چاہے یہ گوشت کھائے کسی کو ممانعت نہ تھی البتہ نہ خود کھایا اور نہ اپنی اولاد میں سے کسی کو کھانے دیا۔

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اُن دنوں دس اونٹوں کی دیت (خون بہا) ہوتی تھی یعنی دستور یہ تھا کہ ایک انسانی جان کے بدلے دس اونٹ دیئے جائیں سیدنا عبدالمطلب رضی اللہ عنہ پہلے شخص تھے جنہوں نے ایک جان کا بدلہ سو اونٹ قرار دیا اس کے بعد قریش اور عرب میں یہی قانون رائج ہو گیا۔ سیدنا اسماعیل علیہ السلام کا فدیہ ایک مینڈھا مگر سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کا فدیہ سو اونٹ قرار پائے۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی اولاد

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کے ایک ہی اکلوتے فرزند ارجمند تھے اور وہ فرزند جو وجہ

تخلیق کائنات اور جانِ کائنات ﷺ ہیں، جن کو آسمانوں میں احمد ﷺ اور زمین پر محمد ﷺ کے نام نامی سے یاد کیا جاتا ہے۔

نبی منتظر

قریش کے تجارتی قافلے ملک یمن جایا کرتے تھے، حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ اپنی دیانت، امانت اور قابلِ اعتماد اصول تجارت کے باعث شام و فلسطین کے علاوہ یمن میں بھی بڑی عزت و وقار کے مالک سمجھے جاتے تھے۔ اتفاق سے ایک مرتبہ ایک قیافہ شناس اور ماہر تورات یہودی عالم سے ملاقات ہوئی۔ اس نے بتایا کہ ہمارے ہاں یہ راز اب عام ہو چکا ہے کہ آنے والا نبی بنو ھاشم اور بنو زھرہ کے ہاں جنم لینے والے والدین سے ہوگا اس لئے اگر آپ بنو زھرہ میں شادی کر لیں تو ہو سکتا ہے تو آپ اُن کے والدین میں سے ہوں جن کے حصے میں یہ سعادت آنے والی ہے۔ سیدنا عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کو واپس آنے کے بعد یہ بات یاد نہ رہی اور وہ روزانہ کے معمولات میں مصروف ہو گئے۔

سیدنا عبداللہ کو قیافہ شناسوں اور احبار و رھبان کی باتیں ذہن میں تھیں اس پس منظر میں وہ اپنے بیٹے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے لئے بنو زھرہ کے سربراہ وھب کی بیٹی سیدۃ آمنہ کا رشتہ مانگنے کے لئے تیار ہو گئے۔

حضرت وھب رضی اللہ عنہ فوت ہو چکے تھے مگر حضرت وھیب زندہ تھے اور حضرت وھب کی بیٹی سیدۃ آمنہ رضی اللہ عنہا اپنے چچا حضرت وھیب کے گھر پرورش پا رہی تھیں اور یوں حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ اپنے دوست اور ساتھی حضرت وھب بن عبد مناف اور اُن کی دختر سیدۃ آمنہ رضی اللہ عنہا سے بخوبی واقف تھے اور یہ بھی جانتے تھے کہ وہ کتنی نیک، سعادت مند اور پاک دامن دوشیزہ ہیں۔

شادی مبارک

بنوھاشم سے دولہا اور بنوزھرہ کی دلہن کی شادی طے ہوگی اور تیاری کے بعد حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ اپنے والد گرامی کے ساتھ بنوزھرہ کے گھرانے کے لئے روانہ ہوئے۔ راستہ میں قبیلہ بنواُسد بن عبدالعزی کی ایک عورت کا سامنا ہوجس کا نام قتیلہ بن نوفل بتایا جاتا ہے اور یہ اپنے بھائی حضرت ورقہ بن نوفل کی طرح قیانہ شناسی اور کہانت میں ماہر تھی اور اپنے بھائی سے بھی سن رکھا تھا کہ اس اُمت میں کوئی نبی معبوث ہونے والا ہے اور اس نبی منتظر کی نشانیوں میں سے ایک یہ ہوگی کہ اس کا نورنبوت اس کے والد کے چہرے پر چمکتا ہوگا۔

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ جب اس عورت کے پاس سے گزرے تو وہ اس وقت خانہ کعبہ کے پاس کھڑی تھی اس نے سیدنا عبداللہ کو عارضی نکاح کی پیش کش کی اور کہا کہ اگر تم میرے ساتھ چلنے پر رضامند ہوتو پھر میں تمہیں اتنے ہی اونٹ دوں گی (یعنی 100) جتنے تمہارے فدیے کے طور پر قربانی کئے گئے تھے قابل غور بات یہ ہے کہ اس قسم کی عارضی اور وقتی شادی کا عرب میں رواج تھا، تاہم عرب کے شرفاء اس کو اُس دور میں بھی بدکاری ہی تصور کرتے تھے اور نیک و پاک دامن لوگ اس سے بچتے تھے چنانچہ سیدنا عبداللہ نے یہ پیش کش ٹھکراتے ہوئے کہا۔

اما الحرام فالممات دونه
والحل لاحل حتی استبینه
یحمي الکریم عرضه و دینه
فکیف بالامر الذی تبغینه

یعنی رہا حرام تو اس سے مرجانا ہی بہتر ہے اور یہ کام حلال تو ہے نہیں کہ میں اسے آزماؤں، شریف آدمی تو اپنی عزت اور اپنے دین کی حفاظت

کرتے ہیں بھلا وہ بات اب کیسے ممکن ہے جو تو چاہ رہی ہے۔

حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ اپنے صاحبزادہ سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کو بنوزھرہ کے سردار وھیب بن عبدالمناف کے گھر لے گئے جہاں اُن کا حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا سے نکاح انجام پایا۔ اُس وقت کے عام دستور کے مطابق حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ تین دن تک اپنے سسرال میں رہے اور انہی ایام میں نور نبوی صلی اللہ علیہ وسلم صلب طاہر سے رحم طاہر میں منتقل ہو گیا اور یہ سوموار شریف کا دن تھا۔

زمین و آسمان اور جنت میں خوشیاں

جب نور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سیدۃ آمنہ کے ہاں منتقل ہوا تو زمین، آسمانوں اور جنت میں خوشیاں منائی گئیں۔ حضرت علامہ البکری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے حضرت جبریل کو حکم دیا کہ تم فرشتوں کی صفوں میں سدرۃ المنتہیٰ پر اس خوشی کا اعلان کر دو۔ اس مبارک اعلان کے بعد جنت کے دروازے کھول دیئے گئے اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے گئے، حور و غلمان خوشی سے جھوم اُٹھے، حوروں نے اپنے آپ کو سجا لیا اور پرندے درختوں کی ٹہنیوں پر اللہ تعالیٰ کی تہلیل اور تقدیس میں مصروف ہو گئے۔

فصاحت وبلاغت

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ جامع صفات تھے دیگر صفات کے علاوہ ان میں شعر گوئی کا بھی ذوق تھا۔ آپ کے ذوقِ شعر گوئی اور فصاحت و بلاغت ان دو اشعار میں ملاحظہ فرمائیں۔

لقد حكم البادون في كل بلدة

بان لنا فضلاً على سادة الارض

دیہاتیوں نے ہر ہر شہر میں یہ اعلان کر دیا ہے کہ ساری دنیا کے

سرداروں پر ہمیں فضیلت حاصل ہے۔

وان ابي ذو المجدو السود الذي
يشار به مابين نشز الى خفض
اور میرے والد عزت اور سرداری والے ہیں جن کی طرف اُن کی عزت وسرداری کی وجہ سے بلند و پست ہر جگہ اشارہ کیا جاتا ہے۔

وصال مبارک

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کی وفات بھی اپنے پردادا حضرت ھاشم رضی اللہ عنہ کی طرح سفر تجارت کے دوران غریب الوطنی میں ہوئی۔ قریش کا ایک تجارتی قافلہ مکہ مکرمہ سے شام و فلسطین کے لئے روانہ ہوا آپ رضی اللہ عنہ بھی اس قافلہ میں شریک تھے۔

قافلہ جب خرید و فروخت کے بعد واپس چلا تو سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ بیمار ہو گئے اور جب یثرب (مدینہ منورہ) کے پاس پہنچے تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ اپنے والد گرامی کے ننھیال بنو عدی بن نجار کے ہاں قیام پذیر ہو گئے اور تقریباً ایک ماہ بیمار رہنے کے بعد اس فانی دنیا کو الوداع کہہ گئے اور نابغہ کی حویلی میں دفن کر دیئے گئے۔

سیدۃ آمنۃ رضی اللہ عنہا کا غم

جواں سال وفا شعار سیدۃ آمنہ رضی اللہ عنہا کے لئے بڑی آزمائش اور امتحان تھا اور اُن کی جدائی کیسی کربناک ہو گی کہ اپنے محبوب و مکرم شوہر کے آخری دیدار سے بھی محروم رہیں۔

سیدۃ آمنہ رضی اللہ عنہا کے دلی کرب و درد کی کیفیت کا اندازہ آپ رضی اللہ عنہا کے وہ اشعار ہیں جن کو سیرت نگاروں نے اپنی کتابوں میں تحریر کیا ہے۔ ان اشعار مبارکہ میں آپ کا سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ سے لازوال محبت و عقیدت کا اظہار ہوتا ہے۔

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کی وفات پر فرشتوں کے کلمات

علامہ احمد زینی دحلان رحمۃ اللہ علیہ اپنی مشہور زمانہ کتاب "السیرۃ النبویۃ" میں تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے والد گرامی سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا تو فرشتوں نے بارگاہِ رب العالمین میں عرض کی۔

لما توفی عبدالله قالت الملائكه: يا الهنا وسيدنا بقى نبيک يتيماً لا أب له ، فقال الله تعالىٰ لهم: أنا له حافظ و نصير ، وفى روايه، أنا وليه و حافظه و حاميه و ربه وعونه ورازقه و كافيه فصلوا عليه و تبركوا بأسمه

اے ہمارے معبود اور ہمارے سردار! تیرا نبی یتیم ہو گیا اور اب اُس کا والد نہ رہا اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرشتوں سے کہا کہ ہم اُس کے محافظ و مددگار ہیں ، ایک دوسری روایت میں ہے کہ میں اُس کا دوست ہوں ، نگہبان ہوں ، مددگار ہوں ، اُس کا رب ہوں ، اُس کو رزق دینے والا ہوں اور ہر بات میں اُس کے لئے کافی ہوں پس تم اُس پر درود پڑھا کرو اور اُس کے نام کی برکت حاصل کیا کرو۔

قریش کا تجارتی قافلہ جب مکہ مکرمہ واپس پہنچا تو حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے اپنے بڑے بیٹے حضرت حارث کو یثرب (مدینہ منورہ) روانہ کیا مگر اُن کے پہنچے سے پہلے ہی بنو ھاشم کے معصوم و رعنا جوان اپنے خالق حقیقی سے جا ملے جب کہ سیدۃ آمنہ رضی اللہ عنہا کا لال شکم مادر میں ہی تھا۔ سیدۃ آمنہ رضی اللہ عنہا کو بہت صدمہ ہوا جس کا اظہار اُنہوں نے اپنے اشعار میں کیا۔

پروفیسر ڈاکٹر ظہور احمد اظہر اپنی کتاب "والدۂ ماجدہ سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم"

میں تحریر فرماتے ہیں کہ تمام سیرت نگار اور تذکرہ نویس یہی کہتے چلے آ رہے ہیں کہ حضرت سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ میں اپنے ننھیال میں ٹھہر گئے تھے پھر جب سیدۃ آمنہ رضی اللہ عنہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو مدینہ منورہ لے کر جاتیں تو سب اصحاب علم وفضل یہی لکھتے چلے آ رہے ہیں کہ والدہ ماجدہ اُنہیں اُن کے ننھیال سے ملانے لے گئیں حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ننھیال بنوزھرہ ہیں۔

بنوزھرہ قریش مکہ کا ایک معروف اور معزز قبیلہ ہے جبکہ ان دونوں ہستیوں کے ننھیال کا تعلق تو مکہ مکرمہ کے قبائل قریش سے ہے دراصل یثرب (مدینہ منورہ) میں حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے ننھیال تھے لہٰذا یہ تصحیح ضرور کر لی جائے۔

مزار مبارک سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک جب 6 سال کی ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ سیدۃ طاہرہ آمنہ رضی اللہ عنہا نے حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے اجازت لے کر مدینہ منورہ کی طرف سفر اختیار کیا اور بنوعدی بن نجار کے ہاں ایک ماہ تک قیام کیا۔

اس دوران آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھ لے کر حضرت عبداللہ کی قبر مبارک پر بھی حاضر ہوئیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ تشریف لا کر مقیم ہو گئے تو اکثر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس زمانہ کی یادوں کو ان الفاظ میں یاد فرمایا کرتے تھے۔

هاهنا نزلت بي أمي وفي هذه الدار قبر ابي عبدالله

اس مقام پر میں اپنی والدہ ماجدہ کے ساتھ قیام پذیر رہا اور اس گھر میں میرے والد ماجد حضرت عبداللہ کی قبر مبارک بھی تھی۔

یہ مقام مبارک چودہ صدیوں تک محفوظ رہنے کے ساتھ ساتھ مرجع خلائق بھی رہا اور ''دار النابغہ'' کے نام سے مشہور ہوا۔ بعد میں زقاقِ آمنہ (آمنہ کی گلی)

سے مشہور ہوا۔

سلاطین عثمانیہ نے آپ کے مزار مبارک پر قبہ بنوایا بعد کے دور میں قبر مسمار کر کے دروازے کو بند کروا دیا گیا۔ اس دروازے پر ایک پتھر نصب تھا جس پر درج ذیل قطعہ تاریخ کندہ تھا جس سے تعمیر مقبرہ کی تاریخ نکلتی ہے۔

قبرِ پاکِ والدِ شاہِ رُسل در بو مقام
فضلِ حق سلطانِ محمود کی بو خیر برترے
وصفِ أعماء زندہ پر تو ھجری تاریخ در
"قبرِ پاکیزہ مقام والدِ پیغمبرے"

1245ھ

سال 1978ء میں حکومت وقت نے مسجد نبوی کی توسیع کا ایک منصوبہ تیار کیا اور اس کی تکمیل کے لئے مسجد نبوی شریف سے ملحقہ قبور مبارکہ کو بھی جنت البقیع شریف میں منتقل کرنے کا پروگرام بتایا۔

ان قبور مبارکہ میں سرکارِ دو عالم حضور پُر نور ﷺ کے والد گرامی جناب سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کی قبر مبارک بھی تھی، جب حضرت سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ اور دوسرے صحابہ کرام کی قبر کشائی کی گئی تو چشم عالم نے دیکھا کہ چودہ صدیاں بیت جانے کے باوجود بھی سرکار مدینہ ﷺ کے والد کریم حضرت سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کا جسد اطہر تروتازہ اور صحیح حالت میں پایا گیا۔

یہ اعزاز مومن، مسلم اور صحابی رسول ﷺ کا ھی ہو سکتا ھے۔ یہ بابرکت و پُر کیف خبر چند ملکی وغیر ملکی اخبارات کی زینت بنی روزنامہ نوائے وقت لاہور میں خبر کچھ اس طرح سے شائع ہوئی۔

روزنامہ نوائے وقت، لاہور، مورخہ 21 جنوری 1978ء

کراچی، 20 جنوری، یہاں پہنچنے والی ایک اطلاع کے مطابق مدینہ منورہ میں مسجد نبوی کی توسیع کے سلسلے میں کی جانے والی کھدائی کے دوران آنحضرت ﷺ کے والد حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا جسد مبارک جس کو دفن کیے چودہ سو سال سے زیادہ عرصہ گزر چکا ہے، بالکل صحیح و سالم حالت میں برآمد ہوا، علاوہ ازیں صحابی رسول حضرت مالک بن انس کے علاوہ دیگر 6 صحابہ کرام کے جسد مبارک بھی اصل حالت میں پائے گئے جنہیں بعدازاں جنت البقیع میں نہایت عزت واحترام کے ساتھ دفنا دیا گیا جن لوگوں نے یہ منظر اپنی آنکھوں سے دیکھا اُن کا کہنا ہے کہ مذکورہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے جسم نہایت تروتازہ اور اصل حالت میں تھے۔

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کے مزار مبارک کے کچھ حصے کا نادر و نایاب منظر

منقبت

بحضور سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ

آپ رضی اللہ عنہ عالی نسبت ، پارسا ، باصفا
انتخابِ خداوند جُود و سخا
مہ جبیں ، دلنشین ، خوش ادا ، خوشنما
آپ رضی اللہ عنہ اشرف عالم کے ہیں پیشوا
آپ رضی اللہ عنہ عبداللہ ہیں ، والدِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ھاشمی بوستان کے گُلِ سَرسَبَد
ناز پرور ، حُسین ، پاک دل ، سروقد
جانِ اہلِ کمال و جمالِ و خرد
صاحب منزلت ، بے خطر ، بے ریا
آپ رضی اللہ عنہ عبداللہ ہیں والد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نُورِ احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جبیں میں جو تھا ضوفشاں
بھیجتے تھے سلام آپ پر بے گماں
کوہِ اشجار ، چشمے ، زمین آسمان
آپ رضی اللہ عنہ کی عظمتوں پر جہاں ہے فدا
آپ رضی اللہ عنہ عبداللہ ہیں والد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پروفیسر افضال اُحمد انور

منقبت

بحضور سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ

سید و سردار عبداللہ رضی اللہ عنہ سلام
والدِ سرکار عبداللہ رضی اللہ عنہ سلام

ہر طرح سے عزت و تعظیم کے
آپ ہیں حق دار عبداللہ رضی اللہ عنہ سلام

دو پروں والا بھتیجا آپ کا
جعفر طیار عبداللہ رضی اللہ عنہ سلام

آپ کا ہے اک بھتیجا مرتضیٰ رضی اللہ عنہ
حیدرِ کرار عبداللہ رضی اللہ عنہ سلام

اے ابوطالب کی جاں حمزہ رضی اللہ عنہ کے دل
اے بڑے جی دار عبداللہ رضی اللہ عنہ سلام

اور بھی ہو گی نمایاں حشر میں
آپ کی دستار عبداللہ رضی اللہ عنہ سلام

سب فرشتے اور ولی ہیں آپ کے
حاشیہ بردار عبداللہ رضی اللہ عنہ سلام

آپ کو کہتے تھے سب اہل عرب
صاحب ایثار عبداللہ رضی اللہ عنہ سلام

جان و دل سے ہے بلالؔ حق نوا
آپ کا مہ خار عبداللہ رضی اللہ عنہ سلام

بلال رشید، اسلام آباد

منقبت

بحضور سیدنا عبداللہ ؓ

نیک خو نیک نام عبداللہ ؓ
واجب احترام عبداللہ ؓ

تاجداروں سے بھی عظیم ہوئے
تیرے در کے غلام عبداللہ ؓ

تو ہے والد شاہِ مدینہ کا
تجھ پہ لاکھوں سلام عبداللہ ؓ

سب رسول و نبی دل سے ترا
کرتے ہیں احترام عبداللہ ؓ

تیرے صدقے میرا بھی حشر میں
سارا بن ہی جائے گا کام عبداللہ ؓ

ہے ازل سے ساری امت کے
دل میں تیرا قیام عبداللہ ؓ

زائرین حرم کو ملتا تھا
تیرے گھر سے طعام عبداللہ ؓ

تیرے صدقے بلاؔل پائے گا
قرب خیرُ الانام عبداللہ ؓ

حشر کے دن بلاؔل کہلائے
تیرا ادنیٰ غلام عبداللہ ؓ

بلال رشید۔ اسلام آباد

باب سوم

سیدۃ النساء
سیدۃ آمنہ رضی اللہ عنہا

(احوال ومناقب)

سیدۃ آمنہ رضی اللہ عنہا

والدۂ مصطفیٰ کریم ﷺ کا اسم مبارک آمنہ رضی اللہ عنہا اور اُن کے والد گرامی کا نام حضرت وھب تھا، آپ رضی اللہ عنہا کے نسب میں کوئی بھی فرد ایسا نہیں گزرا کہ جس نے کبھی بھی کسی برائی کا ارتکاب کیا ہو۔ سیدۃ آمنہ رضی اللہ عنہا کے والد گرامی اور والدہ ماجدہ حسب و نسب کے لحاظ سے اشرف واعلیٰ حیثیت کے مالک تھے۔

حضرت امام بیہقی فرماتے ہیں کہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا حسب ونسب کے اعتبار سے قریش میں افضل ترین خاتون تھیں۔

رسول اللہ ﷺ کی زبانِ حق بیان سے دو قبائل (بنو ھاشم و بنو زھرہ) کو تمام انسانی قبائل میں سب سے زیادہ افضل اور بہترین قبیلے قرار دیا۔

خصوصیت بنو زھرہ

ابن عباس رضی اللہ عنہما اپنے والد حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عبدالمطلب نے بتلایا کہ میں یمن گیا۔ وہاں ایک اہل زبور نے مجھ سے پوچھا تم کس خاندان سے تعلق رکھتے ہو؟ میں نے کہا قریش سے، اس نے کہا قریش کے کس قبیلہ سے، میں نے کہا بنو ھاشم سے۔

وہ اہل زبور شخص کہنے لگا کہ اے عبدالمطلب! اگر تم اجازت دو تو میں تمہارا جسم دیکھ سکتا ہوں۔ میں نے کہا، ہاں، لیکن ستر والا حصہ نہ ہو۔ عبدالمطلب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس نے میرا ایک نتھنا دیکھا پھر دوسرا کھول کر دیکھا اور کہنے لگا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ تمہارے ایک ہاتھ میں حکومت اور دوسرے میں نبوت ہے، مگر یہ خصوصیت ہم نے بنو زھرہ کے لیے پڑھی ہے۔ یہ تمہارے اندر ایسے آ گئی؟؟ کہنے لگا اب تم واپس جا کر بنو زھرہ میں شادی کر لینا۔

قبیلہ بنو زھرہ

بنوزھرہ قریش میں سے ایک معزز و معتبر خاندان ہے جو بنوزھرہ بن کلاب (حکیم) کی اولاد ہیں، زھرہ بن کلاب نبی محتشم ﷺ کے جدِ اعلیٰ "قُصی" کے بھائی تھے۔ زھرہ کے دو بیٹوں سے اُن کی نسل بڑھی۔

1- حارث بن زھرہ 2- عبد مناف بن زھرہ

عبد مناف سیدة آمنہ رضی اللہ عنہا کے دادا محترم ہیں ان کو بھی کافی عزت و شہرت نصیب ہوئی۔ قبیلہ بنو ھاشم کے سردار حضرت سیدنا عبد المطلب رضی اللہ عنہ اور قبیلہ بنو زھرہ کے سردار وھب بن عبد مناف دونوں آپس میں دوست تھے۔ کئی سفر ایک ساتھ کئے اور کئی ایک اہم و مشترکہ مہمات کے لئے بھی دونوں شخصیات ایک ساتھ نظر آتے ہیں۔

یہ تمام ہستیاں شرافت، نسب اور طہارتِ نفس میں ممتاز مقام رکھتی تھیں سیدة آمنہ رضی اللہ عنہا کی تمام والدات طاھرات تھیں۔ ھاشمی گھرانے کا بنوزھرہ سے قریبی تعلق تھا۔ حضور پُر نور ﷺ کے جدِ اعلیٰ حضرت قُصی اور زھرہ کے زمانے سے ہی یہ دونوں پاکیزہ خاندان پیار و محبت کی مضبوط زنجیر میں پروے چلے آرہے تھے۔

حضرت عبد المطلب رضی اللہ عنہ بنو ھاشم کے سردار اور حضرت وھب بنوزھرہ کے سردار تھے۔ قریش کو جب بھی کوئی مسئلہ درپیش ہوتا تو یہ دونوں سردار باہمی مشورہ کے لئے اکٹھے ہو جاتے تھے۔

سیدة آمنہ رضی اللہ عنہا کا بچپن

خاندان بنوزھرہ کی طیبہ و طاہرہ خاتونِ اعظم نبی مکرم ﷺ کی والدہ ماجدہ سیدة آمنہ رضی اللہ عنہا کا بچپن بڑا پاکیزہ اور بے داغ تھا۔ آپ رضی اللہ عنہا اعلیٰ حسب و نسب کی مالک تھیں اور یہی شرف اس وقت کے معاشرہ میں قابل فخر سمجھا جاتا تھا۔

آپ رضی اللہ عنہا ہمہ وقت پردہ میں رہتی تھیں لیکن اس پردہ داری کے باوجود آپ رضی اللہ عنہا کی پاکیزہ سیرت وکردار کی خوشبو پورے مکہ شریف میں پھیلی ہوئی تھی۔

سردار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان مبارک سے بنو ھاشم کے بعد سب سے زیادہ احترام اور ستائش قبیلہ بنو زھرہ کی روایت ہوئی ہے اور ان دو قبائل قریش کو تمام انسانی قبائل میں سے زیادہ شریف ومحترم اور افضل قرار دیا گیا ہے۔

حضرت أم رضی اللہ عنہا أیمن کا بیان

سیدۃ آمنہ رضی اللہ عنہا حسن وجمال میں بے نظیر اور عصمت و پارسائی میں بے مثل تھیں ان کی شرم وحیا اور پردہ کی سخت پابندی، بنوزھرہ میں ایک مثال تھی۔ حضرت اُم اَیمن رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں شب و روز رہنے کے باوجود میں نے کبھی اُن کا جسم مبارک ٹخنوں سے اوپر برہنہ نہیں دیکھا، یہاں تک کہ وہ اپنی مالکن کی کلائی یا گردن بھی نہ دیکھ سکیں۔ حضرت سیدۃ آمنہ طیبہ طاھرہ رضی اللہ عنہا اپنی قوم میں "سیدۃ النساء" کے لقب سے مشہور معروف تھیں۔ ابن کثیر فرماتے ہیں۔

وھي یومَئِذٍ سیدۃِ نساء قومھا

حضرت امام طبری فرماتے ہیں۔

وھي یومَئِذٍ افضل أمراۃ من قریش
اُس وقت میں قریش کی سب سے افضل خاتون تھیں

زمانہ فترت

جس زمانہ میں کسی نبی کی دعوت وتبلیغ نہ ہو اُس کو فترت کا زمانہ کہا جاتا ہے اور اہل فترت کی بخشش کیلئے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ شرک اور بت پرستی سے بچے رہیں۔ اس میں کسی کو بھی انکار یا اختلاف نہیں کہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے والدین کریمین رضی اللہ عنہما کا

زمانہ "زمانۂ فترت" تھا۔

دوسری بات آپ ﷺ کے والدین کریمین نے کبھی بت پرستی نہیں۔ بلکہ سرکار ﷺ کی والدہ ماجدہ کا تو بت پرستی سے منع کرنا ثابت ہے۔

شادی مبارک

جن دونوں سیدۃ آمنہ رضی اللہ عنہا کے رشتہ کی بات چلی تو آپ رضی اللہ عنہا کے والد گرامی حضرت وھب بن عبد مناف کا انتقال ہو چکا تھا اور جناب آمنہ رضی اللہ عنہا اپنے چچا وھیب بن عبد مناف کی سرپرستی میں تھیں۔

سیرت ابن اسحاق میں ہے کہ حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ فدیہ کے اونٹ ذبح کرنے کے بعد اپنے لخت جگر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو لے کر واپس لوٹے تو پھر تیاری کر کے اُنھیں سیدۃ آمنہ رضی اللہ عنہا کے چچا کے پاس لے آئے یہ حضرت وھیب بن عبد مناف تھے اور اس وقت یہی بنو زھرہ کے سردار تھے اور اپنے نسب و شرف کی وجہ سے معزز تھے۔

حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے اپنے صاحبزادے سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کے لئے سیدۃ آمنہ رضی اللہ عنہا کا رشتہ طلب فرمایا اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ اور سیدۃ آمنہ رضی اللہ عنہا کا نکاح ہو گیا اسی مجلس میں حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے حضرت وھیب کی بیٹی سیدۃ ہالہ سے اپنا نکاح پڑھوایا جن سے جناب سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے۔

دستور اور رواج کے مطابق حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے نکاح کے بعد اپنے سسرال میں تین رات قیام فرمایا اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی جبین اقدس پر چمکنے والا نور جب حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کے شکمِ اطہر میں منتقل ہوا تو سیدۃ آمنہ رضی اللہ عنہا کی روح تاباں پر انوار اور تجلیات کا آغاز ہو گیا۔

ندائے غیبی

حضرت سیدۃ آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ پیر کی ایک رات کو جب کہ میں نینداور بیداری کی حالت میں تھی کسی غیبی شخصیت آ کر مجھے نداء دی، کچھ خبر ہے کہ آپ حاملہ ہو گی ہیں میں نے گویا جواب میں یوں کہا کہ مجھے تو علم نہیں ہے، نداء آئی کہ آپ اس اُمت کے سرداراور نبی کے ساتھ حاملہ ہوئی ہیں، تو یہ تھی وہ علامت کہ جس سے مجھے حاملہ ہونے کا یقین ہوا۔ پھر وہ مژدہ دینے والی شخصیت میرے پاس اُس وقت تک نہ آئی جب تک ولادت کا وقت قریب نہ آ گیا جب وہ وقت قریب آیا تو پھر انہوں نے مجھ سے فرمایا کہ آپ اس طرح کہیں

اعیذہ بالواحد من شر کل حاسد

میں اپنے اس لخت جگر نورِ نظر کو اللہ وحدہ لاشریک کی پناہ میں دیتی ہوں ہر اُس شخص کے شر سے جو کہ حسد کی آگ میں مبتلا ہے۔

بُصری الشام

ایک بار حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ اپنے بارے میں ہمیں بتائیں جس پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

انا دعوة ابي ابراهيم ، وبشرى عيسى ، ورأت أمي حين حملت بي أنه خرج منها نور آضات له بُصرى من أرض الشام

میں اپنے جد امجد حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دُعا، حضرت عیسیٰ کی بشارت اور وہ نور ہوں جو حمل کے وقت میری والدہ ماجدہ نے دیکھا جو اُن کے جسم مبارک سے ظاہر ہوا جس سے سرزمین شام کا شہر بصری منور ہوگیا۔

شہر بصری ملک شام کا قدیم ترین شہر ہے جو دمشق سے 140 کم کے فاصلے

پر واقع ہے سرزمین شام کا سب سے پہلے فتح ہونے والا یہی شہر ہے جسے سیدنا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے فتح کیا تھا۔

محلاتِ بُصری روشن ہونے کی حکمت

سیدۃ آمنہ رضی اللہ عنہا کے نور ملاحظہ فرمانے اور شہر بصری کے محلات دیکھنے کی روایات کثرت سے کتب احادیث میں ملتی ہیں۔صاحب سیرت حلبیہ اس کی حکمت اس طرح بیان فرماتے ہیں کہ بصری ملک شام کا وہ پہلا شہر ہے جہاں نور نبوت پہنچا اور جہاں تک دو مرتبہ نور کے اس طرف نکلنے کا تعلق ہے تو وہ اس لیے کہ رسول اللہ ﷺ دو مرتبہ وہاں تشریف لے گئے ایک مرتبہ اپنے چچا سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ کے ساتھ اور دوسری مرتبہ حضرت اُم المومنین سیدۃ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے غلام میسرہ کے ساتھ بغرض تجارت تشریف لے گئے تھے۔

مقدس خواتین کی آمد

حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب میں نے نور کو بلند دیکھا اس کے بعد اپنے پاس بلند قامت والی عورتیں دیکھیں میں نے تعجب کیا کہ یہ کہاں سے آ گئیں۔ اس پر ان میں سے ایک نے کہا میں آسیہ ہوں دوسری نے کہا میں مریم بنت عمران ہوں۔ یہ عورتیں حوریں تھیں۔ پھر میرے پاس کچھ ایسی لمبی لمبی عورتیں آئیں اُن کے چہرے ایسے چمک دار اور روشن تھے کہ میں نے اس سے پہلے کبھی نہیں دیکھی تھیں۔ اس کے بعد مجھے پیدائش کا درد ہونے لگا پھر ان عورتوں میں سے ایک میرے پاس پانی لے کر آئی جو دودھ سے زیادہ سفید اور برف سے زیادہ ٹھنڈا اور شہد سے زیادہ میٹھا تھا اُس نے مجھ سے کہا اسے پی لیں میں نے وہ پی لیا پھر ایک عورت نے کہا اور پیو میں تھوڑا اور پی لیا اس کے بعد اُس نے میرے پیٹ پر ہاتھ پھیرا اور بسم اللہ! اللہ کے حکم سے باہر آ یئے۔

غیبی ہستی کی ہدایت

اب انتظار کی گھڑیاں ختم ہونے کو ہیں اور مطلع کائنات پر مہر رسالت ضیاء بار ہونے والا ہے۔ سیدۃ آمنہ رضی اللہ عنہا کو جس غیبی ہستی نے حمل کے وقت یہ خوشخبری سنائی تھی کہ آپ سید الانبیاء ﷺ کے ساتھ حاملہ ہو گئی ہیں وہی ہستی ایک بار پھر نمودار ہوئی اور ہدایت دی۔

قولی اذا وضعتیه أعیذه بالواحد من شر حاسد ثم سمیه محمداً

جب اس بچے کی ولادت ہو تو آپ یوں کہیے، ''میں اسے ہر حاسد کے شر سے خدائے وحدہ لاشریک کی پناہ میں دیتی ہوں پھر اس کا نام محمد ﷺ رکھیے۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا سفر تجارت

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا آبائی پیشہ تجارت تھا۔ شادی کے کچھ عرصہ بعد قریش کا ایک تجارتی قافلہ شام کے لئے روانہ ہوا تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بھی مال تجارت لے کر اس کے ساتھ شامل ہو گئے۔ آپ کے لئے یہ تجارتی سفر کوئی نیا سفر نہ تھا۔ یہ آپ کے باپ دادا کا آبائی پیشہ تھا اور کاروباری معاملات میں مہارت آپ کو ورثہ میں ملی تھی۔ کاروباری معاملات سے فارغ ہو کر جب یہ قافلہ واپس ہوا۔ تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ راستے میں علیل ہو گئے۔ واپسی پر قافلہ جب مدینہ منورہ پہنچا تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے علالت کے باعث مدینہ منورہ میں بنی عدی بن نجار کے ہاں قیام فرمایا۔ غریب الوطنی میں بستر علالت پر آپ کے جذبات واحساسات کا اندازہ کون کرسکتا ہے۔ والدین، بہن بھائیوں اور وفا شعار جیون ساتھی کی کمی شدت سے محسوس ہوئی۔

تجارتی قافلہ جب مکہ واپس پہنچا تو رفقاء سفر نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو بیماری اور مدینہ منورہ میں قیام کے بارے میں حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کو مطلع کیا تو

آپ ﷺ کو تشویش لاحق ہوئی۔ فوراً اپنے بڑے بیٹے حضرت حارث کو مدینہ روانہ کیا تا کہ حضرت عبداللہ ﷺ کو واپس مکہ لے آئیں۔ حضرت حارث جب مدینہ پہنچے تو آپ ﷺ اُن کی آمد سے پہلے ہی راہی ملک عدم ہو چکے تھے۔

غریب الوطنی

حسن اتفاق ہے کہ حضرت عبداللہ ﷺ کی وفات بھی اُن کے دادا حضرت ھاشم کی طرح سفر تجارت کے دوران غریب الوطنی میں ہوئی۔

وصال سیدة آمنة طیبة طاھرة ﷺ

سیدة آمنة طیبة طاھرة ﷺ ابھی بیوگی کے ابتدائی سالوں میں ہی تھیں کہ یثرب (مدینہ منورہ) میں اپنے شوہر مرحوم کی قبر مبارک کی زیارت کر کے اپنے لخت جگر کے ہمراہ واپس مکہ مکرمہ آ رہی تھیں کہ مقام ابواء شریف میں اچانک طبیعت خراب ہو گئی اور آخری وقت قریب آن پہنچا۔ اس وقت سید العالمین ﷺ کی عمر مبارک چھ سال تھی۔ سیدة آمنہ ﷺ اپنے لخت جگر نور نظر کی طرف متوجہ ہوئی اور درج ذیل اشعار ارشاد فرمائے۔ ان اشعار مبارکہ میں آپ ﷺ نے اپنے لخت جگر کی نبوت پر بھی قبل از وقت اعلان فرما دیا تھا۔

بارک فیک اللہ من غلام

یا ابن الذی من حومة الحمام

"بچے اللہ تعالیٰ تجھے برکت دے! اے وہ جو

موت کا شکار ہونے والے باپ کا فرزند ہے۔

نجا بعون الملک المنعام

فودی غداة الضرب بالسهام

وہی جو انعام کرنے والے مالک کے فضل سے نجات پا گیا اور

قرعہ اندازی والے دن اس کا فدیہ ادا کر دیا گیا۔

بمـــائة مـــن اهـــل ســوام

ان صح ما ابصرت في المنام

چرنے والے سو اونٹوں کا فدیہ دیا گیا تھا اگر وہ خواب سچا ہے جو

میں نے دیکھا ہے۔

فـانـت مبعوث الى الانـام

تبعث في الحل وفي الحرام

تو پھر تو خلق خدا کا نبی بننے والا ہے! یہ نبوت تجھے اللہ

ذوالجلال والاکرام کی طرف سے عطا ہوگی۔

تبعث في التحقيق والاسلام

ديـن ابيک البـر ابـراهـام

تو وادی بطحاء اور آس پاس کے لوگوں کے لئے مبعوث ہوگا اور

تیری یہ بعثت حق اور اسلام کے ساتھ ہوگی!

فـاللّه أنهاک عن الاصنام

ان لا تـواليهـا مـع الاقـوام

تمہارے باپ ابراہیم کا دین ہی نیکی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے

تجھے بت پرستی سے پاک رکھا ہے۔ تاکہ تو لوگوں سے مل کر ان

بتوں کو دوست نہ بنائے''۔

علامہ زرقانی شرح مواہب لدنیہ میں ان اشعار مبارکہ کو نقل کرنے کے بعد علامہ سیوطی کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ یہ اشعار اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا موحدۃ تھیں، انہوں نے دین ابراہیمی کا ذکر کیا اور یہ بھی بتایا کہ آپ کا فرزند اسلام کے ساتھ اللہ کی طرف سے مبعوث ہوگا اور بتوں کی دوستی سے

اپنے فرزند کو منع بھی فرمایا۔ کیا یہ توحید نہیں ہے؟؟ کیا ان عقائد کے علاوہ توحید کسی دوسری چیز کا نام ہے۔

سیدۃ آمنہ رضی اللہ عنہا کی زبان پر آخری سانس لینے سے قبل یہ الفاظ تھے۔

كل حي ميت و كل جديد بالٍ و كل كبير يفنىٰ وأنا ميتة وذكرى باقٍ وقد تركت خيراً وولدت طهراً

ہر زندہ نے مرنا ہے اور ہر نئی چیز فنا ہونے والی ہے میں اب دنیا سے جا رہی ہوں لیکن میرا ذکر خیر باقی رہے گا کیونکہ میں خیر (مصطفیٰ کریم ﷺ) کو چھوڑے جا رہی ہوں اور میں نے پاک ذات کو جنا ہے۔

ان ارشادات مبارکہ کے بعد حضرت سیدۃ آمنہ رضی اللہ عنہا اپنے رب کریم کی بارگاہ میں پیش ہوگئیں۔ **انا لله وانا اليه راجعون**

سیدۃ آمنہ رضی اللہ عنہا کی تدفین

حضرت سیدۃ آمنہ رضی اللہ عنہا کے وصال کے بعد ابواء شریف میں ہی پہاڑی پر قبر کھودی گئی اور عفت مآب خاتون سیدۃ آمنہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ عنہا کو لحد میں اُتار دیا گیا۔ سرکار دو عالم ﷺ اپنی والدہ ماجدہ کی قبر اطہر کے سرھانے افسردہ اور پُر ملال مگر صبر و شکر کے ساتھ تشریف فرما تھے لیکن چشمانِ مبارکہ سے آنسوؤں کا سیراب رواں تھا جو رکنے کا نام نہیں لے رہا تھا۔

جنوں کا نوحہ

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ سیدۃ آمنہ رضی اللہ عنہا کا جب وصال ہو گیا تو ہم نے جنوں کو سیدۃ کی وفات پر نوحہ کرتے ہوئے سنا جسے ہم نے یاد رکھا۔

فكنا نسمع نوح الجن عليها فحفظناها من ذلك

علامہ زرقانی نے اپنی کتاب میں اس روح پرور نوحہ کا ذکر کیا ہے۔

نبكي الفتاة البرية الامينة

ذات الجمال الفقه الرزينة

ہم ایک جوان، نیک اور امین خاتون پر روتے ہیں

جو صاحب جمال اور مرقع عفت وحیاء ہیں۔

زوجة عبدالله والقرينه

أم نبي الله ذي السكينة

جو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی زوجہ ہیں اور

صاحب سکینہ نبی اللہ کی والدہ محترمہ ہیں۔

وصاحب المنبر بالمدينة

صارت لدى حفرتها رهينة

اور جو مدینہ منورہ کے منبر پر جلوہ افروز ہوں گے آپ کی قبر

ہمارے پاس بنی ہے اور ہم اُن کے مرہون ہیں۔

مزار حضرت آمنة رضی اللہ عنہا

امام علی بن عبدالله الحسني السمهودی (وصال 911ھ) خلاصة الوفاء میں تحریر فرماتے ہیں کہ صحیح یہی ہے کہ اُم رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک ابواء شریف میں ہے، آپ یہیں فوت ہوئی جس وقت آپ مدینہ شریف سے مکہ مکرمہ کی طرف سفر فرما رہیں تھیں۔

والاصح ان قبر اُم رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم
بالابواء ماتت هناك وهي راجعة

حضرت امام زرقانی شرح المواہب میں قبر آمنہ رضی اللہ عنہا کا ذکر حجون میں

کرنے کے بعد اُس کی تردید میں لکھتے ہیں کہ ابن سعد (وصال 230ھ) نے طبقات میں لکھا ہے کہ یہ غلط ہے کہ سیدۃ آمنہ رضی اللہ عنہا کی قبر مبارک مکہ مکرمہ میں ہے بلکہ اُن کی قبر مبارک ابواء شریف میں ہی ہے۔

ابواء شریف

ابواء شریف ایک مقام جو مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے راستے میں واقع ہے۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی والدہ ماجدہ کی وفات کے بعد اور بعثت سے قبل اور بعد میں بھی آپ رضی اللہ عنہا کی قبر مبارک کی زیارت کے لئے تشریف لایا کرتے اور اس مقام پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رُکنا بھی ثابت ہے۔

صاحب "الطبقات الکبریٰ" محمد بن سعد (تاریخ وصال 230ھ) نے حضرت سیدۃ آمنہ رضی اللہ عنہا کے حجون میں دفن ہونے والی روایت کو درست نہیں مانا۔ مسلم جغرافیہ دان "معجم البلدان" یاقوت بن عبداللہ الحموی (وصال 622ھ) فرماتے ہیں کہ ابواء ایک بستی کا نام بھی ہے اور اسی نام کا ایک پہاڑ بھی ہے جو مدینہ

منورہ سے مکہ مکرمہ جانے والے راستے کے دائیں طرف واقع ہے اور اسی ابواء کے مقام پر حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کی قبر ہے۔

معتبر مصادر و مراجع سے یہ واضح اشارات ملتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ آتے جاتے وقتاً فوقتاً اپنی والدہ ماجدہ کی قبر کی زیارت کے لئے رُکا کرتے تھے۔ صلح حدیبیہ کے موقع پر بھی آپ ﷺ اپنی والدہ ماجدہ کی قبر پر تشریف لے گئے تھے۔ آپ ﷺ کی رقت اور وارفتگی نے آہ و بکا کی شکل اختیار کر لی تھی اور تمام صحابہ کرام کی آنکھیں بھی اشک بار ہو گئی تھیں۔

حضرت **امام سھیلی** نے اپنی کتاب **الروض الانف** میں **قاسم بن ثابت سرقسطی** کی کتاب **الدلائل** کے حوالے سے لکھا ہے۔

أن رسول الله ﷺ زار قبر أمه بالابواء في الف مقنع فبكى وأبكى وهذا حديث صحيح

حدیث صحیح میں آیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک ہزار مسلح زرہ پوشوں کے ہمراہ ابواء میں اپنی والدہ ماجدہ کی قبر کی زیارت کی۔ آپ ﷺ خود بھی روئے اور دوسروں کو بھی رولایا۔

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ ﷺ کا آتے جاتے اپنی والدہ ماجدہ کی قبر پر رُکنا معمول تھا۔

ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ **عمرة الحديبية** کے موقع پر ابواء کے پاس سے گزرے تو فرمایا اللہ تعالیٰ نے سرکار دو عالم ﷺ کو اپنی والدہ ماجدہ کی قبر کی زیارت کی اجازت فرمائی ہے چنانچہ آپ ﷺ قبر کے پاس گئے اُسے درست کیا اور آپ ﷺ کی آنکھوں سے آنسوں رواں ہو گئے۔ آپ ﷺ

کے رونے پر باقی صحابہ کرام بھی رونے لگے۔۔۔۔

فلما مر رسول الله فی عمرة الحدیبیه بالابواء قال ان الله قد أذن محمد فی زیارة قبر أمه فأتا ہ رسول الله فاصلحه و بکی عنده وبکی المسلمون لبکاء رسول الله....

سرکارِ دو عالم ﷺ اپنے دست مبارک سے اپنی والدہ ماجدہ کی قبر کو سنوارتے ہیں ایک ٹھنڈی آہ نکلتی ہے پھر گریہ وبکاء کا طوفان اُمڈ آتا ہے آپ ﷺ کے جانثار صحابہ بھی سراپا غم اور سراسر آہ و بکا میں ہیں۔ یہ سرمدی منظر اُمت کے لیے مثال ہے اور اس بات کا قطعی اعلان ہے کہ **سیدۃ آمنۃ مومنۃ** رضی اللہ عنہا جنت کے پھول ہیں اور جن کی مہک مصطفیٰ کریم ﷺ کے مشامِ جان کو مہکا رہی ہے۔

حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کا مزار مبارک تمام زمانوں میں اہل ایمان کے لئے مرکز توجہ رہا، سفر حرمین کے دوران آتے جاتے قافلے یہاں رُکتے، سنت نبوی پر عمل کرتے اور سعادت دارین حاصل کرتے رہے حتیٰ کہ خود مصطفیٰ کریم ﷺ بھی آتے جاتے مزار سیدۃ آمنہ رضی اللہ عنہا پر حاضر ہو کر اپنے دل کی پیاس بجھاتے اور اپنی آنکھوں کی ٹھنڈک کا سامان فراہم کرتے۔

تمام ثقہ و مستند سیرت نگاروں مؤرخین اور اصحاب تذاکر و تراجم کا اس بات پر اجماع ہے کہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کی قبر مبارک ابواء شریف میں ہی ہے۔ ابن سعد نے بھی اس بات کو صحیح اور قابل ترجیح قرار دیا ہے۔ اُس نے بعض غیر ثقہ راویوں کے اس گمان کو غلط قرار دیا ہے کہ سیدۃ آمنہ رضی اللہ عنہا مکہ مکرمہ میں **الحجون** یا **شعب ابی ذب** میں دفن ہیں، جہاں حجۃ الوداع کے موقع پر نبی اکرم ﷺ نے اُن کی قبر کی زیارت فرمائی تھی قیاس یہ ہے کہ یہاں پر حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوطالب رضی اللہ عنہ

کی قبر ہوگی جہاں آپ حضرت عائشہ ﷞ کو اپنے انتظار میں کھڑا کر کے گئے تھے۔ آپ ﷺ جاتے ہوئے جس قدر غمگین تھے واپسی پر اُس سے کہیں زیادہ خوش تھے۔

عین ممکن ہے اور ہوسکتا ہے کہ آپ ﷺ نے اپنے دادا یا اپنے چچا کے لئے دُعا مانگی ہو جسے رب نے شرف قبولیت بخشا اور بخشے گئے ہوں۔ سید کائنات ﷺ کو اپنے ان دونوں بزرگوں کی خدمت اسلام اور تحفظ دفاع نبوی کے باعث اُن کی مغفرت کا بارہا خیال آتا تھا، خصوصاً اپنے چچا کریم حضرت ابوطالب ﷜ کی عظیم قربانیاں بہت یاد آتی تھیں۔

حضرت امام واقدی جن کی تاریخ ولادت مدینہ شریف 130ھ ہے فرماتے ہیں کہ جب جنگ بدر کا بدلا لینے کے لیے کفار مکہ مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہوئے راستے میں انہوں نے ابواء کے مقام پر پڑاؤ کیا تو انہوں نے کہا کہ محمد ﷺ کی والدہ کی قبر یہاں ہے تو انہیں اذیت دینے کے لئے اُن کی والدہ کی قبر کو اکھیڑنے سے زیادہ اور کوئی بہتر حربہ نہیں ہوسکتا۔ قبر کو اکھاڑنے کا مشورہ **ھند بنت عتبہ** (ابوسفیان کی بیوی) نے دیا تھا اور جب حضرت ابوسفیان سے مشورہ کیا گیا تو انہوں نے اس رائے کو ناپسند کرتے ہوئے کہا کہ جب قبیلہ بنو بکر اور غزالمہ کو جو رسول اللہ ﷺ کے دوست ہیں انہیں اس بات کی خبر ہوگئی تو وہ ہمارے مردوں کو قبروں سے باہر نکال پھینکے گے۔

(ابن ھشام نے بھی اس واقعہ کو ذکر کیا ہے)

کفار قریش کا بھاری لشکر ابواء شریف سے کوچ کر گیا اور انہوں نے سیدۃ آمنہ ﷞ کی قبر مبارک کی بے حرمتی کی جرات نہ کی، اب مقام غور وفکر ہے کہ کفار قریش کو تو اس بات کی جرت نہ ہوئی اور ایک وہ جو مسلم و مومن ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں انہوں نے ماضی قریب میں سیدۃ آمنہ ﷞ کی قبر مبارک کو بلڈوز کر دیا، لیکن

عشاق کہاں رکتے ہیں وہ گراتے ہیں اور یہ دوبارہ یادگار قائم کردیتے ہیں۔

فضائل سیدة آمنة رضی اللہ عنہا

مفسر قرآن حضرت علامہ اسماعیل حقی (وصال 1147ھ) "مناقب کردی" کے حوالے سے تحریر فرماتے ہیں حضور ﷺ اپنی والدہ محترمہ کے مزارِ پُر انوار پر تشریف لے گئے اور بے حد گریہ وزاری کی پھر ایک خشک درخت کی شاخ لے کر والدہ ماجدہ کی قبر انور کے قریب گاڑ دی اور فرمایا:

اگر یہ شاخ قدرت خداوندی سے سرسبز و شاداب ہوگی تو میری امی جان کے قبول اسلام کی یہ علامت ہوگی، پھر دیکھتے ہی دیکھتے وہ شاخ فوراً ہری بھری ہوگئی اور سیدۃ آمنہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کی دُعا و معجزہ سے زندہ ہوکر آپ ﷺ پر ایمان لائیں اور دعوت اسلام قبول فرما کر دوبارہ عالم برزخ کی طرف مراجعت فرماگئیں۔

اسلامی تاریخ کا پہلا غزوہ ابواء شریف میں

اسلامی تاریخ کا پہلا غزوہ جو غزوۃ الابواء کے نام سے یاد کیا جاتا ہے اس میں سرکار دو عالم ﷺ بنفس نفیس شریک ہوئے، اس غزوہ کے علمبردار سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ تھے۔ ہجرت مدینہ کے تقریباً ایک سال بعد نبی کریم ﷺ نے ماہ صفر میں مقام ابواء کی طرف پہلا سفر جہاد فرمایا اور اس سفر جہاد کا مقصد قریش مکہ کے تجارتی قافلہ کی سرکوبی کرنا تھا۔

لشکر اسلام جب مقام ابواء کے قریب پہنچا تو وہ قافلہ نکلنے میں کامیاب ہوگیا لیکن ایک اہم کام یہ ہوا کہ اس علاقہ کے قبیلہ بنو ضمرۃ سے دوستی کا معاہدہ طے پاگیا۔ حضور نبی کریم ﷺ تقریباً پندرہ روز مدینہ منورہ سے باہر رہنے کے بعد اپنی جماعت کے ہمراہ واپس مدینہ طیبہ تشریف لے آئے۔ جس مقام پر معاہدہ ہوا تھا

اُس مقام کو "شعیب جاروہ" کہتے ہیں اور یہ مقام اب تک موجود ہے اور اسی نام سے معروف و مشہور ہے۔ سرکار مدینہ ﷺ نے اتنا طویل وقت ابواء میں گزارا تو یہ بات خارج از امکان نہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنی والدہ ماجدہ کی قبر کی زیارت کی سعادت حاصل نہ کرتے ہوں۔

سابق سعودی وزیر اطلاعات و صاحب تصانیف ڈاکٹر محمد عبدو یمانی اپنی مشہور کتاب "انھا فاطمة الزهراء" میں تحریر فرماتے ہیں کہ سیدۃ آمنہ رضی اللہ عنہا اپنے خاوند مرحوم کی قبر کی زیارت کے بعد ایک قافلے کے ہمراہ روانہ ہوئی جو مکہ مکرمہ واپس جارہا تھا۔

راستے میں شدید آندھی اور طوفان کی وجہ سے قافلے کی روانگی متاخر ہوگئی اسی دوران آپ رضی اللہ عنہا شدید بیمار ہوگئیں اور ابواء شریف کے مقام پر ہی اس قول مبارک کے ساتھ اپنے لختِ جگر، نورِ نظر کو الوداع کہتے ہوئے وصال فرمایا کہ:

کل حي میت و کل جدید بالٍ و کل کبیرٍ یفنیٰ ۔۔۔۔

ہر زندہ نے مرنا ہے اور ہر نئی چیز فنا ہونے والی ہے ۔۔۔۔

ابواء شریف کی بستی کے شیخ محمدی کا بیان

اس موضوع پر چند دن پہلے انٹرنیٹ پر اس بندۂ ناچیز نے ایک مضمون عربی زبان میں جو جمعۃ المبارک 8 ربیع الثانی 1425ھ بمطابق 28 مئی 2004 کا شائع شدہ تھا اُس کو پڑھنے کا موقع ملا جس کا مختصر اُردو مفہوم کچھ اس طرح سے ہے۔

مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان ہجرت والے قدیم پہاڑی راستے کے ایک پہاڑ کی چوٹی پر صدیوں سے ایک قبر مشہور و معروف ہے جو سرکارِ دو عالم ﷺ کی والدہ ماجدہ سیدۃ آمنہ رضی اللہ عنہا کی ہے لیکن کچھ متشدد لوگوں نے اس قبر مبارک کے آثار مٹا

دیئے ہیں۔ ابواء شریف اب ایک بستی کی صورت اختیار کر گیا ہے جو مدینہ منورہ کے جنوب میں 210 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔

ابواء شریف کے اہلیان کو اس میں ذرا بھر بھی شک نہیں کہ ابواء شریف میں سیدۃ آمنہ رضی اللہ عنہا کی قبر نہیں ہے۔ اکثر زائرین کرام دینی مواقع پر ابواء شریف کی حاضری کو شرف عظیم سمجھتے ہیں۔

زائرین کرام قبر مبارک کو معطر کرنے کے لئے اپنے ساتھ بخورات اور خوشبویات لاتے ہیں کچھ عقیدت مند نشانی کے لئے قبر شریف کے اردگرد پڑے پتھروں پر سبز رنگ کر دیتے ہیں اور کچھ زائرین کرام قبر مبارک پر سبز چادر پوشی بھی کرتے ہیں۔

ابواء شریف کی مقامی آبادی تو اس مقدس مقام سے اپنی عقیدت اور محبت کا اظہار کرتے ہیں لیکن خصوصیت سے دینی متشدد لوگ ان روایات کی شدت سے مخالفت کرتے ہیں اور اکثر زائرین سے اُن کی حد درجہ تلخ کلامی بھی ہو جاتی ہے اور پھر زائرین دکھ بھرے انداز میں یہ کہتے ہوئے نظر آتے ہیں۔

هل هذه ضيافتكم لنا يا أهل أم النبى ﷺ

نبی ﷺ کی والدہ کی بستی کے اہلیان! کیا یہ تمہاری طرف سے ہماری ضیافت ہے۔

ابواء بستی کے **شیخ سالم یوسف عطیه ابو جلی المحمدی** بیان کرتے ہیں کہ ابواء شریف اپنے سینے میں کئی تاریخی آثار سمیٹے ہوئے ہے۔ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے اصحاب کا کئی بار اس مقام سے گزر ہوا، ماضی قریب تک ابواء شریف میں دو مساجد کے بقیہ آثار بھی موجود تھے جن میں رسول اللہ ﷺ نے نماز ادا فرمائی تھی۔

جگہ اور زمانے کی قید نہیں

اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے حبیب اور ہمارے آقا ﷺ سے فرماتا ہے کہ یہ تمام انبیاء کرام جو میں نے آپ کے سامنے بھیجے اورانہوں نے ہزارہا سال آنے میں لئے آپ اُن سے جب چاہیں جس جگہ چاہیں دن کو یا رات کو، سفر میں ہوں یا آرام فرمارہے ہوں مدینہ منورہ میں ہوں یا باہر ان سے گفتگو فرمائیں۔

یہی تو مقام رسالت کا کمال ہے آپ ﷺ تو پوری کائنات کو ایسے دیکھ رہے ہیں جیسے اپنی ہتھیلی مبارک میں رائی۔

مقامِ حجون میں جناب رسول کریم ﷺ کا اپنی والدہ ماجدہ کوزندہ کرنے کی ضعیف حدیث پیش کر کے مقام ابواء کومشکوک بنا رہا ہے اور لوگوں کے ذہنوں میں انتشار پیدا کیا جا رہا ہے اگر مقام قبر پر جانے کی پابندی ہوتو پھر سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کی قبر مبارک تو مدینہ منورہ میں ہے۔تو کیا آپ ﷺ اس جگہ تشریف لے گئے؟؟

حضرت خواجہ سید محمد گیسودراز خلیفہ حضرت شیخ المشائخ شیخ نصیرالحق والدین دہلوی تحریر فرماتے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع کے ایام میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو کسی کام کے لئے روانہ کیا جب واپس تشریف لائے تو فرمایا اے علی! تو نے کچھ بات سنی ہے؟ کہ کل اللہ تعالیٰ نے مجھ پر انعام فرمایا میں نے کہا یارسول اللہ ﷺ میں نے کوئی بات نہیں سنی، فرمایا کل میں نے جناب باری تعالیٰ میں دعا کی اور اپنے والدین اور چچا کے لئے بخشش مانگی تو حکم ہوا کہ تم فلاں مقام پر جا کر اپنے والدین اور چچا کو پکارو اور وہ زندہ ہوکر تمہارے پاس حاضر ہوں گے۔ میں نے بموجب فرمان باری تعالیٰ بلند جگہ

پر جا کر پکارا، اے میری ماں اے میرے باپ، اے میرے چچا جی، میری پکار پر وہ تینوں اپنی اپنی قبروں سے باہر نکل آئے اور دل سے میری دعوت کو تسلیم کرلیا۔

اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے پیارے رسول ﷺ کے لئے آپ کے والدین کو زندہ فرمایا اور وہ آپ پر ایمان لائے اس مسلک کی طرف حفاظ محدثین کے طائفہ کثیرہ کا میلان پایا جاتا ہے جن میں ابن شاہین حافظ ابو بکر خطیب بغدادی، امام سہیلی، امام قرطبی، محب طبری اور علامہ ناصر الدین دمشقی وغیرھم شامل ہیں۔

اگر والدین موحد، مومن مسلم تھے۔ واقعتاً پہلے ہی مسلمان تھے تو اب زندہ ہو کر اسلام قبول کیا وہ اس لئے نہیں کہ وہ مسلمان نہیں تھے بلکہ مقصد یہ تھا کہ وہ درجہ صحابیت پر فائز ہو جائیں۔ یہ صرف اور صرف اُن کی عزت و کرامت کا اظہار اور ان کے درجات میں مزید اضافہ کے لئے تھا۔

جہاں تک اپنے والدین کریمین کو زندہ کرنے کا تعلق ہے تو اس کے لئے جگہ کی قید نہیں رسول اللہ ﷺ کا اُس قبر پر جانا ہی ضروری سمجھتے ہو تو یہ تمہارا مغالطہ ہے کیونکہ حضور پُر نور ﷺ کے لئے پوری دنیا ایسے ہے جیسے ہتھیلی مبارک پر رائی۔

یہ شان تو غلام آستان کشور عالم ﷺ کی ہے اور آپ کا مقام و مرتبہ اور اختیار تو لاتعداد اور بے شمار ہے اس لئے آپ کو زندہ کرنے کے لئے قبر پر جانے کی ضرورت نہیں دوسرا پھر قبر مبارک بھی تو آپ ﷺ سے اوجھل نہیں ہے ورنہ پھر یہ لازم آئے گا کہ سرکار دوعالم ﷺ مدینہ منورہ میں کب سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کی قبر پر گئے تھے اور وہ زندہ ہوئے تھے۔

سرکار دوعالم ﷺ تو کسی بھی مقام پر کسی شخص یا اشخاص کو زندہ فرما کر اسے ایمان کی دولت سے نواز سکتے تھے اور نواز سکتے ہیں۔

حضور پُرنور ﷺ کی اپنی والدہ سے محبت و عقیدت

سرکار مدینہ ﷺ کو اپنی عظیم والدہ محترمہ سیدۃ النساء سیدۃ آمنہ طیبہ طاھرہ رضی اللہ عنہا سے انتہاء درجہ محبت وعقیدت تھی اور آپ ﷺ کا قلب مبارک ہمیشہ اپنی والدہ ماجدہ کی یاد میں معمور رہتا تھا اور اکثر مواقع پر آپ ﷺ اس کا اظہار بھی فرمایا کرتے تھے۔ حضور پُر نور ﷺ نے ماں کے عظیم رشتہ کو وہ بلند مرتبہ اور عظمت عطا فرما دی تھی جو مقام بشریت میں سب سے اعلیٰ ومکرم ہے۔

ایک موقع پر سرکار مدینہ ﷺ فداہ امي وابي نے
ماں کی عظمت کو اس طرح بیان فرمایا
الجنة تحت أقدام الأمهات

اور پھر ماں کی خدمت و راُس کے ساتھ صلہ رحمی کو جہاد فی سبیل اللہ پر بھی مقدم قرار ٹھہرادیا۔ سیدۃ طیبہ طاھرہ رضی اللہ عنہا کے لال، حضور نبی پاک ﷺ کے اس ارشاد مبارک کے بعد انسانیت کے لئے ماں پر فخر کرنے کے لئے اور کونسی چیز باقی رہ جاتی ہے آپ ﷺ فرماتے ہیں۔

لو كنت ادركت والدي أو أحدهما و أنا في صلاة العشاء وقد قرأت فاتحةُ الكتاب ، تنادىٰ يا محمد ﷺ ! لأجبتها، لبيک
اگر میں اپنے والدین یا اُن میں سے کسی ایک کو اس حال میں پاتا کہ
میں عشاء کی نماز میں سورۃ فاتحہ پڑھ چکا ہوتا اور پھر میری والدہ
مجھے آواز دیتی ، اے محمد ﷺ! تو میں اُن کی آواز پر لبیک کہتا۔

سلام ھو سیدۃ آمنہ طیبہ طاھرہ رضی اللہ عنہا پر جو تمام ماؤں کی سردار ھیں۔

ایک حدیث شریف میں ہے کہ ”میں نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہوں اور اُس

میں طویل قرأت کرنا چاہتا ہوں پھر میں ایک بچے کے رونے کی آواز سن کر اپنی نماز مختصر کر دیتا ہوں کیوں مجھے اُس کی ماں کا تکلیف میں ہونا پسند نہیں ہے''۔

حُسن کائنات حضور پُر نور ﷺ جب تک اس ظاہری دنیا میں رہے، ماں کا حُسین تصور آپ ﷺ کے ذہن میں باقی رہا، آپ ﷺ جہاں بھی گئے جہاں بھی ٹھہرے، ماں کی یادیں ساتھ رہیں۔ سرکار دو عالم ﷺ کے نزدیک ماں کا مقام اس قدر بلند ہے کہ اُس کی بلندی کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا ہے۔ رشتہ ماں کو جو مقام و مرتبہ ہمارے آقا و مولا سید عالم ﷺ نے عطا فرمایا دیا، دنیا کی کسی تہذیب اور معاشرے میں شاید ہی کوئی مثال مل سکے۔

فواطم وعواتک

ایک موقع سرکار مدینہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

أنا أبن الفواطم والعواتک

میں فاطماؤں اور عاتکاؤں کا لخت جگر ہوں

فواطم جمع فاطمہ کی ہے جس کا معنی ہے کہ دنیاوی آلائشوں سے پاک، عرب میں ان خواتین کی شرافت ضربُ المثل کا درجہ رکھتی تھی۔

عواتک، جمع عاتکہ، عرب میں عاتکہ ایسی خاتون کو کہتے ہیں جو پاک و طاہر ہو، لغت کے اعتبار سے عاتک و عاتکہ، شریف و کریم اور صاف ستھرے مزاج کو کہتے ہیں خصوصاً وہ خواتین جو خوشبو سے معطر ہوں۔

سرکار دو عالم ﷺ کی اُمھاتِ طیبات میں ''فاطمہ'' اور ''عاتکہ'' نام کی بہت زیادہ خواتین ہوئی ہیں اسی وجہ حضور پُر نور ﷺ نے فرمایا دیا کہ ''میں فاطماؤں اور عاتکاؤں کا بیٹا ہو''۔

سرکارِ دوعالم ﷺ اپنی ماؤں پر فخر کرتے ہوئے بانگ دُھل فرمایا کرتے تھے۔

أنا أبن العواتک من سُلیم
میں بنی سُلیم کی کریم عورتوں کا بیٹا ہوں۔

ایک موقع پر سید عالم ﷺ نے اپنی عجز وانکساری کا اظہار ان الفاظ میں فرمایا۔

أنا أبن أمراۃٍ من قریشٍ تأکل القدید
میں ایک قریشی عورت کا بیٹا ہوں جو خشک گوشت کھایا کرتی تھی۔

سرکار مدینہ ﷺ کی مائیں

حضور پُرنور ﷺ کی حقیقی والدہ ماجدہ سیدۃ النساء سیدۃ آمنہ رضی اللہ عنہا ہی ہیں لیکن چند خوش نصیب ایسی خواتین بھی ہیں جن کا شمار سرکارِ دوعالم ﷺ کی اُمہات میں ہوتا ہے جن میں کچھ تو وہ ہیں کہ جنہوں نے آپ ﷺ کو دُودھ پلایا وہ رضاعی مائیں ہیں اور وہ خواتین جو سیدۃ آمنہ رضی اللہ عنہا اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے لے کر سیدنا آدم علیہ السلام اور سیدۃ حوا علیہا السلام تک سلسلہ رحم میں آتی ہیں وہ بھی اُمہاتِ رسول ﷺ کہلاتی ہیں۔ سرکارِ دوعالم ﷺ کی رضاعی ماؤں کا مختصراً تذکرہ ذیل میں ہے۔

حضرت ثویبہ رضی اللہ عنہا

ثوبیہ نہیں بلکہ صحیح تلفظ ثویبہ ہے، سیدۃ حلیمہ رضی اللہ عنہا کی آمد سے قبل سرکارِ دوعالم ﷺ کو حضرت ثویبہ رضی اللہ عنہا نے بھی دُودھ پلانے کا شرف حاصل کیا تھا۔ سرکارِ مدینہ ﷺ اپنی اس رضاعی ماں کا بہت خیال رکھتے تھے اسی طرح اُم المومنین سیدۃ خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا بھی حضرت ثویبہ رضی اللہ عنہا کی بہت عزت وتکریم کیا کرتی تھیں۔ سیدُ المرسلین ﷺ جب ہجرت فرما کر مدینہ منورہ تشریف لے گئے تو آپ ﷺ مدینہ شریف سے کپڑے اور دوسرے تحائف سیدۃ ثویبہ رضی اللہ عنہا کے لئے ارسال فرمایا کرتے تھے یہاں

تک کہ خیبر کی فتح سے واپسی پر انہیں حضرت ثویبہ رضی اللہ عنہا کے انتقال کی خبر ملی جس سے حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہت غمزدہ ہوئے۔

فتح مکہ کے موقع پر سید کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب مکہ مکرمہ تشریف فرما ہوئے تو اس عظیم فتح کی خوشی کے موقع پر بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ثویبہ رضی اللہ عنہا کو فراموش نہ کیا بلکہ حضرت ثویبہ کے بیٹے مسروح کے بارے میں پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بتایا گیا کہ وہ بھی وفات پا چکے ہیں۔

حضرت أم أیمن رضی اللہ عنہا

حضرت اُم اُیمن رضی اللہ عنہا ایک حبشی خاتون تھیں جن سے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو انتہائی وابستگی تھی۔ آپ رضی اللہ عنہا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جد امجد حضرت عبدالمطلب کی غلامہ تھیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت کے وقت حضرت اُم اُیمن رضی اللہ عنہا، حضرت سیدۃ آمنہ کے ساتھ ہی تھیں۔ اُم اُیمن رضی اللہ عنہا کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دُودھ پلانے کا شرف حاصل ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُم اُیمن رضی اللہ عنہا کو "ماں" کے بابرکت الفاظ سے یاد فرمایا کرتے تھے۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حبشیوں سے محبت اپنی اس رضاعی والدہ حضرت اُم اُیمن کے پیار سے پیدا ہوئی تھی۔ حضرت امام سہیلی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب الروض الانف میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت اُم اُیمن کے ساتھ حسن سلوک فرمایا کرتے تھے، اُم اُیمن سفر یثرب میں سیدۃ آمنہ رضی اللہ عنہا کے ہمراہ تھیں اور ابواء شریف کے مقام پر اُن کے وصال کے وقت بھی موجود تھیں۔

سید کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب اُم اُیمن رضی اللہ عنہا کی طرف دیکھتے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر رقت طاری ہو جایا کرتی اور فرمایا کرتے کہ یہ میری ماں آمنہ رضی اللہ عنہا کے بعد میری ماں ہیں۔

ھی أمي بعد أمي

حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا

قبیلہ بنوھوازن کی شاخ بنوسعد کی سیدۃ حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا تو آپ ﷺ کی خاص اور مشہور رضاعی والدہ ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہا نے طویل عمر پائی اور اپنے فاتح اور حکمران بیٹے کی شان وشوکت کو بھی دیکھا۔ حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا جب بھی تشریف لاتیں تو سرکاردوعالم ﷺ اُن کے احترام میں کھڑے ہوجاتے، اپنی چادر مبارک اُن کے لیے بچھا دیتے اور اُن کی خدمت میں کوئی کمی نہ چھوڑتے۔ غزوہ حنین کے موقع پر بنوھوازن کے بہت سے آدمی جنگی قیدی بنا لیے گئے تھے مگر سیدۃ حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کی خاطر ان تمام قیدیوں کو رہا کردیا گیا تھا۔

رسول اللہ ﷺ کا سیدۃ حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ حسن سلوک آپ ﷺ کے دل میں جاگزیں "ماں" کی محبت کا مظہر ہے آپ ﷺ اُن سے بے حد احترام اور محبت سے پیش آتے اور اُن کے خاندان سمیت اُن کا بہت خیال کرتے تھے حضرت ابوطفیل عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

رأیتُ رسولُ اللہ ﷺ یقسم لحماً بالجعرانۃ، اذاً قبلت أمرۃ، حتی دنت الی النبی ﷺ، فبسط لھا رداء ہ فجلست علیہ ...

میں نے **جعرانہ** کے مقام پر نبی اکرم ﷺ کو گوشت تقسیم کرتے ہوئے دیکھا، ایک عورت آئی جب وہ آپ ﷺ کے قریب پہنچی تو آپ ﷺ نے اُن کے لئے اپنی چادر بچھا دی وہ اُس پر بیٹھ گئیں میں نے پوچھا یہ کون ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ میری رضاعی والدہ ہیں۔

امام شامی نے سیرت شامیہ میں ذکر کیا ہے کہ بنوسلیم کی تین خواتین نے بھی سرکاردوعالم ﷺ کو دودھ پلانے کا شرف حاصل تھا۔

سیدۃ فاطمہ بنت أسد رضی اللہ عنہا

زوجہ سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ، سیدۃ فاطمہ بنت أسد رضی اللہ عنہا کا شماراُن جلیل القدر صحابیات میں ہوتا ہے جو اُمت مسلمہ کے لئے سرمایہ فخر و ناز ہیں۔ سیدۃ فاطمہ اپنے فرزندوں سے بھی بڑھ کر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خیال رکھا کرتی تھیں اس طرح سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی اپنی چچی سے شدید محبت فرمایا کرتے تھے اور اُن کے احترام میں کھڑے ہو جایا کرتے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی والدہ ماجدہ کے بعد سیدۃ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو والدہ محترمہ فرمایا کرتے تھے اُن کے وصال پر یہ تاریخی کلمات فرمائے۔

اے میری ماں! اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے، آپ میری ماں کے بعد ماں تھیں آپ خود بھوکی رہتی تھیں لیکن مجھے کھلاتی تھیں آپ کو خود لباس کی ضرورت ہوتی لیکن آپ مجھے پہناتی تھیں۔

ایک مرتبہ سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حضرت جبریل نے مجھے خبر دی ہے کہ سیدۃ فاطمہ رضی اللہ عنہا جنتی ہیں اور اللہ تبارک وتعالیٰ نے 70 ہزار فرشتوں کو اُن پر درُود پڑھنے کا حکم دیا ہے۔

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رضاعی بھائی بہن

حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نہ تو کوئی حقیقی بھائی تھا اور نہ ہی کوئی بہن البتہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رضاعی بھائیوں اور ایک بہن کے متعلق پتہ چلتا ہے۔

رضاعی بھائی

1- سیدُالشہداء سیدنا حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ

(سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عظیم و بہادر چچا)

2- حضرت ابو سلمہ بن عبدالاسد رضی اللہ عنہ

3- مسروح

(حضرت ثویبہ کے بیٹے)

حضرت ثویبہ رضی اللہ عنہا نے سرکار دو عالم ﷺ کو دودھ پلانے کے علاوہ مذکورہ بالا شخصیات کو بھی دودھ پلایا اس لحاظ سے ان شخصیات کا حضور ﷺ کے رضاعی بھائیوں میں شمار ہوتا ہے۔

4- **حضرت ابو سفیان بن الحارث رضی اللہ عنہ**

حضرت سیدۃ حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا نے حضور نبی کریم ﷺ کو دودھ پلایا اور آپ ﷺ کے چچا زاد بھائی ابوسفیان بن الحارث کو بھی دودھ پلایا اس طرح یہ بھی آپ ﷺ کے رضاعی بھائی ہیں۔

5- **حضرت عبداللہ سعدی رضی اللہ عنہ**

حضرت عبداللہ سعدی رضی اللہ عنہ، سیدۃ حلیمہ سعدیہ کے صاحبزادے ہیں اور آپ ﷺ کے دودھ شریک بھائی ہیں۔

رضاعی بھن

6- **حضرت شیما**

رسول اللہ ﷺ کی رضاعی بہن تھی جو حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کی صاحبزادی تھیں۔ ایک خونریز جنگ میں دشمنوں کو شکست ہوئی اور مسلمانوں کو فتح و نصرت حاصل ہوئی اس جنگ میں دشمنوں کے بہت سے قیدی ہاتھ آئے ان میں ایک خاتون شیما بنت حارث بھی تھی وہ جب گرفتار ہوئی تو کہنے لگی کہ میں تمہارے نبی ﷺ کی ہمشیرہ ہوں چنانچہ اُسے عزت واحترام سے اونٹ پر بٹھا کر تصدیق کے لئے حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس

میں پیش کیا گیا۔ تو اُس عظیم خاتون نے اپنا تعارف کروانے کے بعد آپ ﷺ کو بچپن کے بعض واقعات یاد دلائے تو سرکارِ مدینہ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو رواں ہو گئے آپ ﷺ اُٹھے اور اپنی چادر اُس کے لئے بچھائی اور اُسے اس پر بٹھایا اور عزت وتکریم فرمائی۔ اس کے بعد سرکارِ دو عالم ﷺ نے حضرت شیما سے فرمایا اگر تم ہمارے پاس رہنا چاہو تو رہو اور اگر واپس اپنے علاقے میں جانا چاہتی ہو تو اس کا بھی تمہیں اختیار ہے۔ حضرت شیما نے واپس جانے کی خواہش کا اظہار کیا چنانچہ آپ ﷺ نے اُسے بہت سا سامان دے کر انتہائی عزت و احترام کے ساتھ واپس بھیج دیا۔ یہ ہمارے نبی ﷺ کے اخلاق عالیہ اور احترام عورت کا ایک نمونہ ہے۔

والدین کریمین کی عمریں

سرکارِ دو عالم ﷺ کے والدین کریمین کی عمریں اس قدر مختصر کیوں؟؟؟
اس کیوں کا حقیقی اور سچا جواب تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے پاس ہے جو **علام الغیوب** بھی ہے اور **ستار العیوب** بھی ہے بس یہ اُس کی مرضی، قدرت اور شان بے نیازی ہے کہ اپنے حبیب پاک ﷺ کے والدین کریمین کو آپ ﷺ سے جدا کر کے اپنے پاس بلا لیا۔

شاید اس میں اللہ تعالیٰ کی مرضی اور منشا یہ ہے کہ امام الانبیاء کے علاوہ اُن کے والدین کریمین کے ہاں کوئی بچہ یا بچی نہ ہوں تا کہ وہ دُرِ یتیم فردِ فرید یکتائے روزگار ہی اپنے والدین کے وجودِ پاک اور حیات مستعار کی اول و آخری غرض و غایت مقصود ہو اور انفرادیت قائم رہے۔

حضورپُرنور ﷺ کی والدہ ماجدہ

سیدۃ آمنۃ طیبۃ طاھرۃ رضی اللہ عنہا

کی خدمت اقدس میں ہدیہ سلام

أَلسَّلَامُ عَلَيْكِ أَيَّتُهَا الطَّاهِرَةُ المُطَهَّرَةُ ، أَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا مَنْ خَصَّهَا اللّٰهُ بِأَعْلَى الشَّرَفِ ، أَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا مَنْ سَطَعَ مِنْ جَبِيْنِهَا نُوْرُ سَيِّدِ الْأَنْبِيَاءِ فَأَضَاءَتْ بِهِ الْأَرْضُ وَالسَّمَاءُ، أَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا مَنْ نَزَلَتْ لِأَجْلِهَا الْمَلَائِكَةُ وَضُرِبَتْ لَهَا حُجُبُ الْجَنَّةِ .

أَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا مَنْ نَزَلَتْ لِخِدْمَتِهَا الحُوْرُ العِيْنُ وَسَقَيْتَهَا مِنْ شَرَابِ الْجَنَّةِ وَبَشَّرْتَهَا بِوِلَادَةِ خَيْرِ الْأَنْبِيَاءِ، أَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا أُمَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ.

أَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا أُمَّ حَبِيْبِ اللّٰهِ ، فَهَنِيْئًا لَكِ بِمَا آتَاكِ اللّٰهُ مِنْ فَضْلٍ وَالسَّلَامُ عَلَيْكِ وَعَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ.

أَشْهَدُ أَنَّكِ اتَّبَعْتِ دِيْنَ اللّٰهِ عَلَى مَنْهَجِ خَلِيْلِ

الـلّٰه فِيْ مَرْضَاةِ اللّٰه وَرَسُوْلِهِ وَأَقْرَرْتِ وَصَدَّقْتِ بِنُبُوَّةِ رَسُوْلِ اللّٰه عَلَيْهِ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ الصَّلاةُ وَالسَّلامُ.

أَ لـلّٰهُمَّ صَـلِّ عَـلَـى سَيِّـدِنَـا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُـحَمَّدٍ وَانْفَعْنِيْ بِزِيَارَتِهِ وَثَبِّتْنِيْ عَلَى مَحَبَّتِهَا وَارْزُقْنِيْ مُرَا فَقَتَهَا وَاحْشُرْنِيْ مَعَهَا وَمَعَ أَ بْنَائِهَا الطَّاهِرِيْنَ .

أَلـلّٰهُـمَّ لا تَـجْـعَـلْهُ آخِرَالْعَهْدِ مِنْ زِيَارَتِيْ إِيَّاهَا وَارْزُقْـنِـيْ الْـعَـوْدَةَ إِلَيْهَا أَبَدًا مَا أَبْقَيْتَنِيْ وَاحْشُرْنِيْ فِـيْ زُمْرَتِهَا وَأَدْخِلْنِيْ فِيْ شَفَاعَتِهَا بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّحِمِيْنَ.

أَلـلّٰهُـمَّ بِـحَـقِّهَـا عِـنْـدَكَ وَمَنْزِلَتِهَـا لَدَيْكَ اغْفِرْلِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِجَمِيْعِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ.

(رَبَّنَآ ءَاتِنَا فِي ٱلدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي ٱلْأٓخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ ٱلنَّارِ)

وَصَلَّى اللّٰه عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمْ .

(أَلْفَاتِحَةُ).

سیدۃ آمنۃ رضی اللہ عنہا کے حضور

شعرائے عرب کا نذرانہ عقیدت

شعراءِ عرب کے کلام میں سیدۃ آمنہ رضی اللہ عنہا اور آپ کے قبیلہ بنو زھرۃ کی فضیلت کو بھی موضوعِ سخن بنایا گیا ہے حضرت حسان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

أومن بنی زهرة الاخيار قد علموا

أومن بنی جمح البيض المناجيد!

کاش میں بنوزھرۃ میں سے ہوتا جو لوگوں میں چنے ہوئے نیک لوگ مشہور ہیں یا میں بنو جمح کے شریف بہادروں میں سے ہوتا۔

حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت، عزت اور مقام کا ذکر کرتے ہوئے حضرت حسان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

تالله ماحملت أنثى ولا وضعت

مثل الرسول ﷺ نبی الأمة الهادی

اللہ کی قسم! نہ کسی عورت کے پیٹ میں بچے نے پرورش پائی نہ کسی نہ ایسے بچے کو کو جنم دیا جیسے کہ رسول اللہ ﷺ ہیں جو اس اُمت کے نبی اور ھادی ہیں۔

اس بات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہ آپ ﷺ ہی اپنے والدین کریمین کے اکلوتے فرزند ہیں اور آپ ﷺ کی پیدائش کے وقت حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کے جسم پاک سے ایک نور الگ ہوا جس نے خلق خدا کے لئے حق کی روشنی عام کردی اور اس نور کو سب نے دیکھا حضرت حسان رضی اللہ عنہ اس کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

يا بكر آمنه المبارك بكرها

ولدته محضة بسعد الأسعد

اے حضرت آمنہ کے پلوٹھی کے فرزند! اور اُن کا یہ پلوٹھی کا فرزند بہت بابرکت ہے۔ آپ ﷺ کو انہوں نے خوش بخت ترین گھڑی میں جنم دیا ایسی حالت میں کہ وہ پاکباز و پاک دامن خاتون تھیں۔

نوراً أضاء على البريه كلها

من يهد للنور المبارك يهتدى

سیدۃ آمنہ رضی اللہ عنہا نے ایک ایسے نور کو جنم دیا جو تمام مخلوق کے لئے روشن ہو کر چمکا تھا۔ اب جو اس نور سے مستفید ہونے کے لئے رستہ پالے گا وہی اس بابرکت نورِ حق کے طفیل ہدایت یافتہ ہوگا۔

قتیلہ بنت نضر بن حارث نے رسول اللہ ﷺ کو کچھ شعر بھجوائے ان میں ایک شعر یہ بھی تھا جس سے سیدۃ آمنہ رضی اللہ عنہا اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی مدح ظاہر ہوتی ہے۔

أمحمد ، ولانت ضنُ نجيبة

في قومها والفحل فحل معرق

اے محمد ﷺ! اور آپ ﷺ تو ایک شریف اور نجیب عورت کے فرزند ہیں جو اپنے قبیلے میں بڑی معزز و محترم تھی اور اس کا شوہر بھی ایک شریف اور بہادر مرد تھا۔

منقبت

بحضور سیدۃ آمنۃ طیبۃ طاھرۃ رضی اللہ عنہا

آپ کا جب بھی لیا ہے نام بی بی آمنہ رضی اللہ عنہا
میرے سارے بن گئے پھر کام بی بی آمنہ رضی اللہ عنہا

آپ کی ہستی پہ ہر دم باادب لاکھوں سلام
بھیجتا ہے عالم ، سلام بی بی آمنہ رضی اللہ عنہا

آپ کے قدموں میں جنت ہے شہِ ابرار کی
کیا عجب ہے آپ کا اکرام بی بی آمنہ رضی اللہ عنہا

حیدر و صفدر سے قائم کی امامت باخدا
آپ کی زہرا رضی اللہ عنہا کا ہے انعام بی بی آمنہ رضی اللہ عنہا

آپ نے بخشا اسے نور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
جس سے روشن ہو گیا اسلام بی بی آمنہ رضی اللہ عنہا

آپ کا ہی نور آتا ہے نظر بکھرا ہوا
جب بھی دیکھو کربلا تا شام بی بی آمنہ رضی اللہ عنہا

مریم و حوا سے لے کر فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا بھی
مانتیں ہیں آپ کا اکرام بی بی آمنہ رضی اللہ عنہا

کاش مجھ کو بھی پلائیں روزِ محشر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کوثر و تسلیم سے دو جام بی بی آمنہ رضی اللہ عنہا

قربتِ خیرُ البشر محسوس ہوتی ہے مجھے
آپ کا لیتا ہوں جب بھی نام بی بی آمنہ رضی اللہ عنہا

کیسے کرتا آپ کی مدحت بلالؔ حق نوا
تھا یہ اس کے ذہن پر الہام بی بی آمنہ رضی اللہ عنہا

بلال رشید۔ اسلام آباد

منقبت

بحضور سیدۃ آمنۃ طیبۃ طاھرۃ رضی اللہ عنہا

اُمِ خیر الوریٰ سیدۃ آمنہ رضی اللہ عنہا
مادرِ مصطفیٰ سیدۃ آمنہ رضی اللہ عنہا

جانِ صدق وصفا، سیدۃ آمنہ رضی اللہ عنہا
روحِ شرم وحیاء سیدۃ آمنہ رضی اللہ عنہا

آپ کے ہاں لیا شاہِ دین نے جنم
نور کا آئینہ سیدۃ آمنہ رضی اللہ عنہا

گود میں ان کے تشریف لائے نبی
خیر کا سلسلہ سیدۃ آمنہ رضی اللہ عنہا

ہائے، کیا ہو گی محبوب کی کیفیت
جب ہوئی تھی جدا سیدۃ آمنہ رضی اللہ عنہا

ان کی خاطر ہوئی چشم سرکار نم
سوز کا ارتقاء سیدۃ آمنہ رضی اللہ عنہا

جو ضمانت ہے ایقان و ایمان کی
آپ کی ہے والدہ سیدۃ آمنہ رضی اللہ عنہا

ہے یہ سارا ہی نور وظہور آپ کا
مصدرِ زیست یا سیدۃ آمنہ رضی اللہ عنہا

آپ کی بات کی جائے یہ سوچ کر
کس کی ہیں والدہ سیدۃ آمنہ رضی اللہ عنہا

کیسے فیضانؔ توصیف اُن کی کروں
سوچ سے ہیں وراء سیدۃ آمنہ رضی اللہ عنہا

پروفیسر فیض الرسول فیضانؔ

منقبت

بحضور سیدۃ آمنۃ طیبۃ طاہرۃ رضی اللہ عنہا

مجھ کو بھی ہے اعتراف عظمتِ اُم رسول ﷺ
مجھ کو بھی بخشی خدا نے اُلفتِ اُم رسول ﷺ

آنکھ کھولی ہے حبیب حق نے ان کی گود میں
اس سے بڑھ کر اور کیا ہو حشمتِ اُمِ رسول ﷺ

ان کی ماں ہیں وہ جو ہیں سردار معصومین کے
اللہ اللہ شانِ معصومیتِ اُمِ رسول ﷺ

ان کے بیٹے کا مقام اب تک کوئی سمجھا نہیں
کوئی کیا سمجھے گا قدر و وقعتِ اُمِ رسول ﷺ

انقلابِ وقت سے اس میں کمی آئی نہیں
ہے قلوب اہل حق میں عزتِ اُمِ رسول ﷺ

ظالموں نے کر دیا معدوم ابواء کا نشان
وہ فلک پایہ رحلت اُمِ رسول ﷺ

جو شفاعت خواہ ہیں شاہِ مدینہ کے وہ ہیں
آرزو مند نگاہِ رحمتِ اُمِ رسول ﷺ

اب مٹا کر دیکھ لو اس کو بھی اے شایانِ وقت
وقت کے لب پر ہے ذکرِ عظمت اُمِ رسول ﷺ

ان کا بھی ان کے جگر پارہ کا بھی وصف ہوں میں
سرخرو مجھ کو کرے گی نسبتِ اُمِ رسول ﷺ

ان کے بیٹے کی شفاعت میرا طارق ہے حق
میں نے بھی تحریر کی ہے مدحتِ اُمِ رسول ﷺ

عبدالقیوم طارق سلطانپوری رحمۃ اللہ علیہ

منقبت

بحضور سیدۃ آمنۃ طیبۃ طاہرۃ رضی اللہ عنہا

واہ رتبہ تیرا سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا
نور ہے آپ کا سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا

کب کسی کے مقدر میں ہے وہ ہوا
آپ کو جو ملا سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا

ساری توحید ہے تیری آغوش میں
مومنہ ، مسلمہ سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا

کسی کو ایمان ہے ان سے بڑھ کر ملا
گھر ہیں ایمان کا سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا

آپ مالک ہیں کوثر کی ، فردوس کی
نورِ حق کی ضیا سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا

سارے نبیوں کا سلطان و سردار ہے
آپ کا لاڈلا سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا

آپ ملکہ ہیں جنت کی فردوس کی
آپ پر ہم فدا سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا

سب فرشتوں کی جھکتی جبیں ہے جہاں
وہ ہے حجرہ تیرا سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا

از ازل تا ابد پاک ہی پاک ہے
سب گھرانہ تیرا سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا

اپنے محتاج صائمؔ پہ بہرِ خدا
ہو نگاہِ عطا سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا

علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ ، فیصل آباد

منقبت

بحضور سیدۃ آمنۃ طیبۃ طاہرۃ رضی اللہ عنہا

آمنہ رضی اللہ عنہا کے مقدر پہ قربان میں | گود میں جس کی خیرالوریٰ ﷺ آ گئے
رشک شمس و قمر شاہ جن و بشر | مصطفےٰ ﷺ آ گئے مصطفےٰ ﷺ آ گئے

انبیاء جس کو دیتے بشارت رہے | سجدے حجر و شجر جس کو کرتے رہے
صدف صادق کی حاصل بنی آمنہ رضی اللہ عنہا | دُرِ نایاب صدرُ العلیٰ آ گئے

جس کے آنگن میں اُترے فلک سے نجم | جس کے بیٹے کے چومے عرش نے قدم
سیدہ آمنہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ عنہا | جس کے گھر میں شفیع الوریٰ آ گئے

آمنہ رضی اللہ عنہا کا سراپا ، سراپا کرم | جس سے پیدا ہوئے وہ نبی محترم
ہیں وہ سلطانِ دارین شفیع الامم ﷺ | آمنہ رضی اللہ عنہا وہ حبیب خدا آ گئے

جس کی خادم بنی مریم و آسیہ | نور جس کے بدن سے ہویدا ہوا
جس سے روشن زمین تا سما ہو گیا | بن کے برہان نور الہدیٰ آ گئے

یا نبی مصطفےٰ خاتم الانبیاء ﷺ | از طفیلِ علی فاطمہ رضی اللہ عنہا آمنہ رضی اللہ عنہا
جب ہو وقتِ نزع ، ہو کرم کی نگاہ | شور اُٹھے کہ خیرُ الوریٰ ﷺ آ گئے

گور تیری میں جائے جو سعید الحسن | صدقہ حسنین کا ہو وہاں پہ چمن
بول اٹھے جو دیکھے تمہارا حسن | میرے حاجت روا مصطفےٰ ﷺ آ گئے

سید محمد سعید الحسن شاہ

دوران مطالعہ جو
نادرو قدیم

عربی کتب

ہمارے زیر نظر رہیں
اُن کے سرورق
کے عکس
آئندہ صفحات
میں
ملاحظہ فرمائیں۔
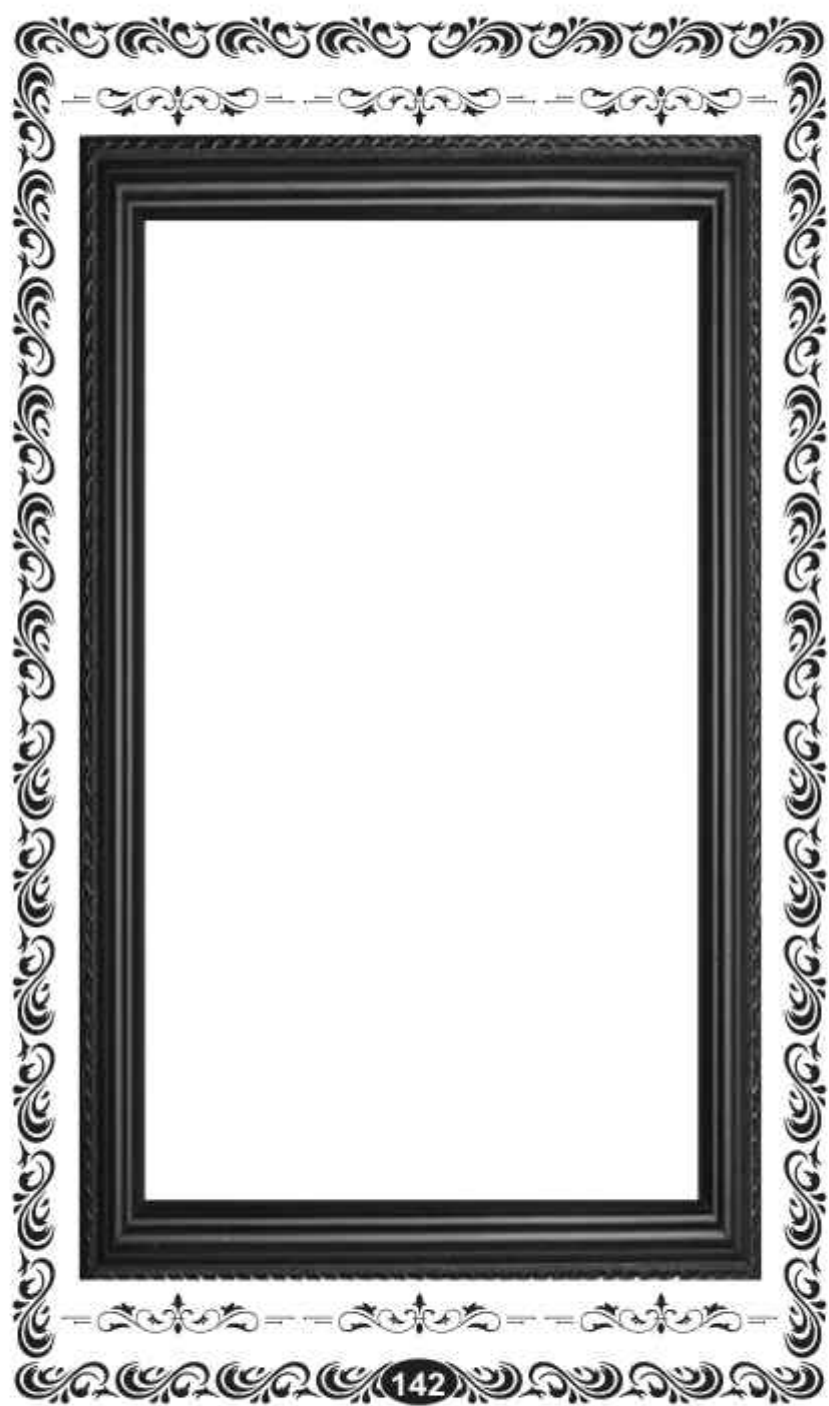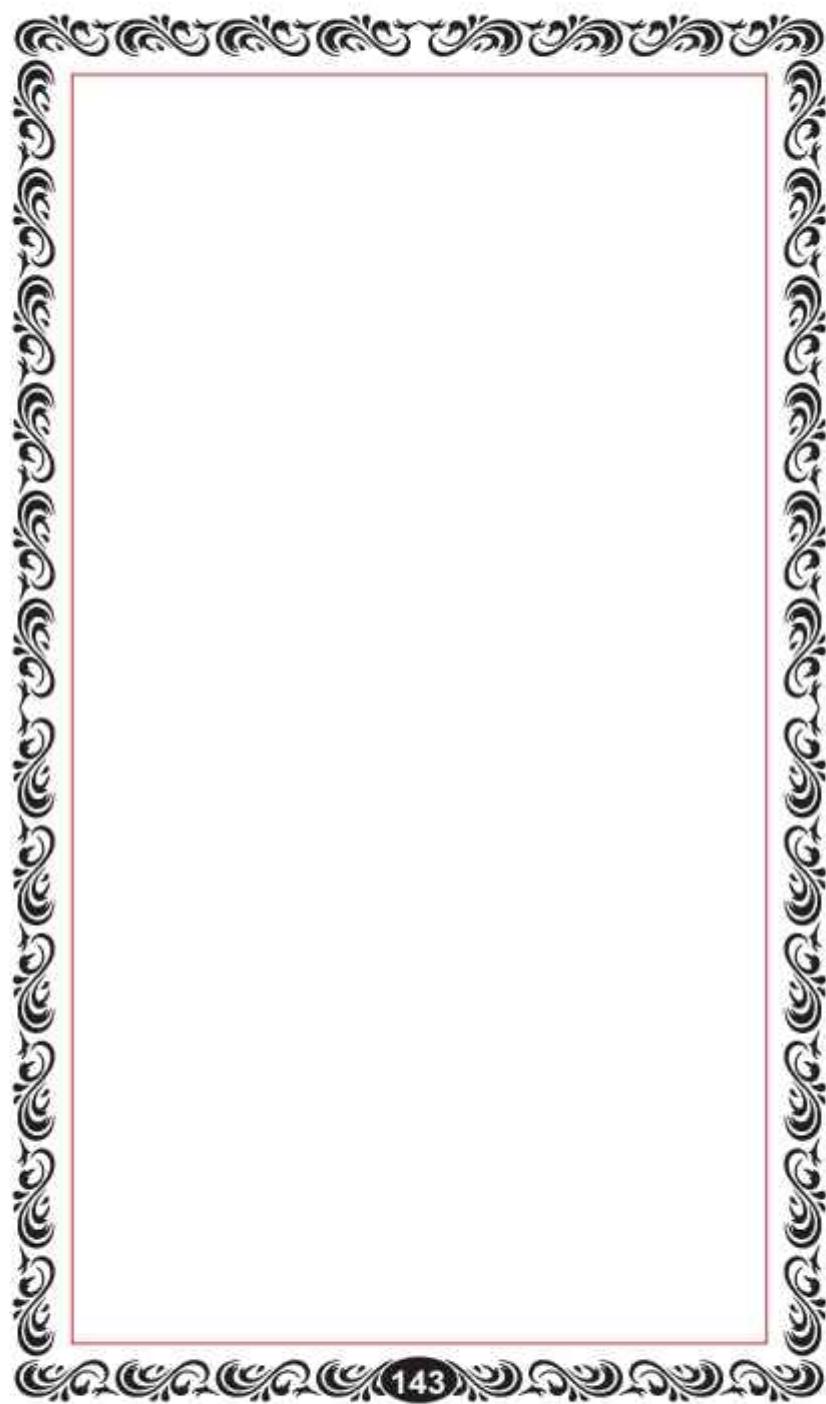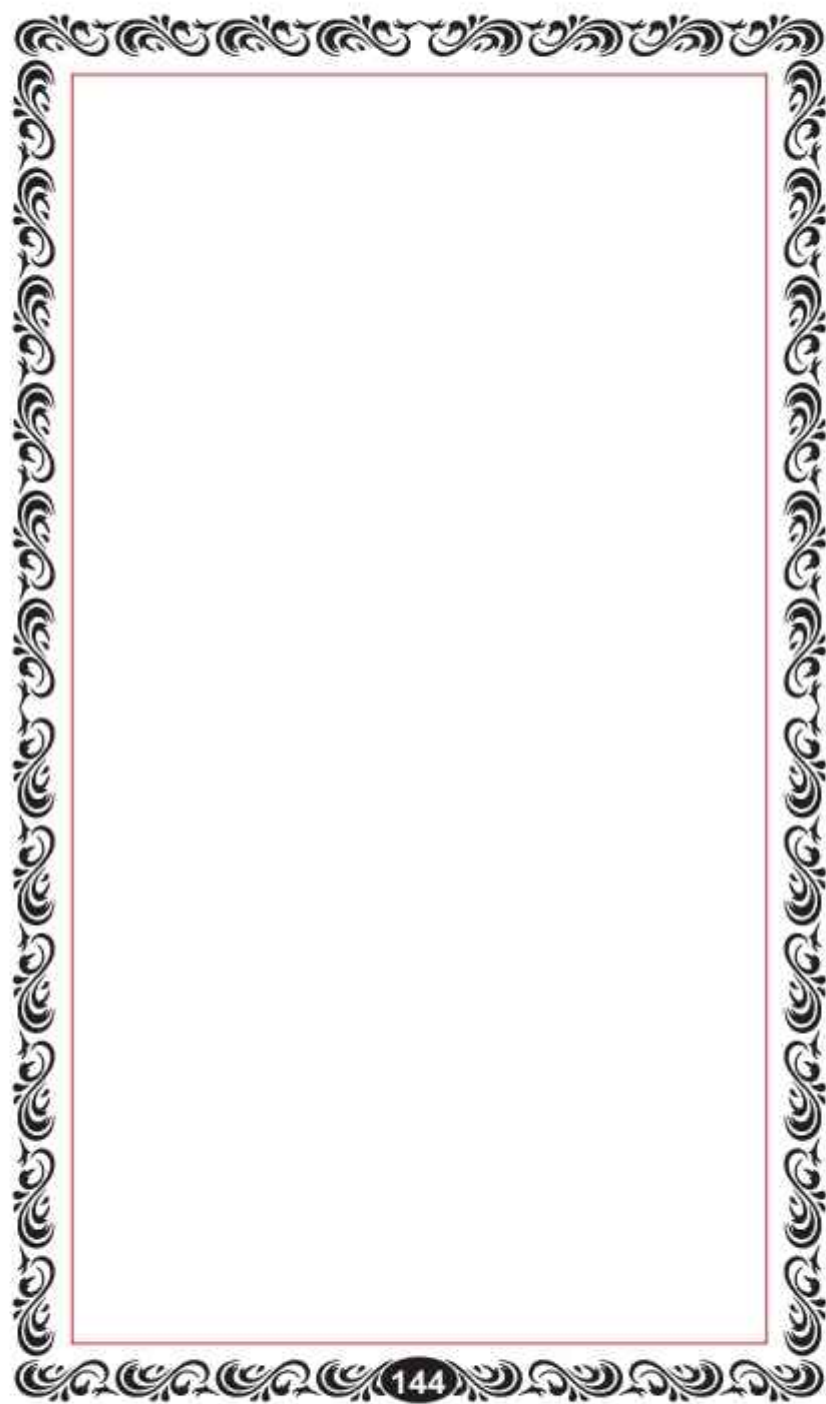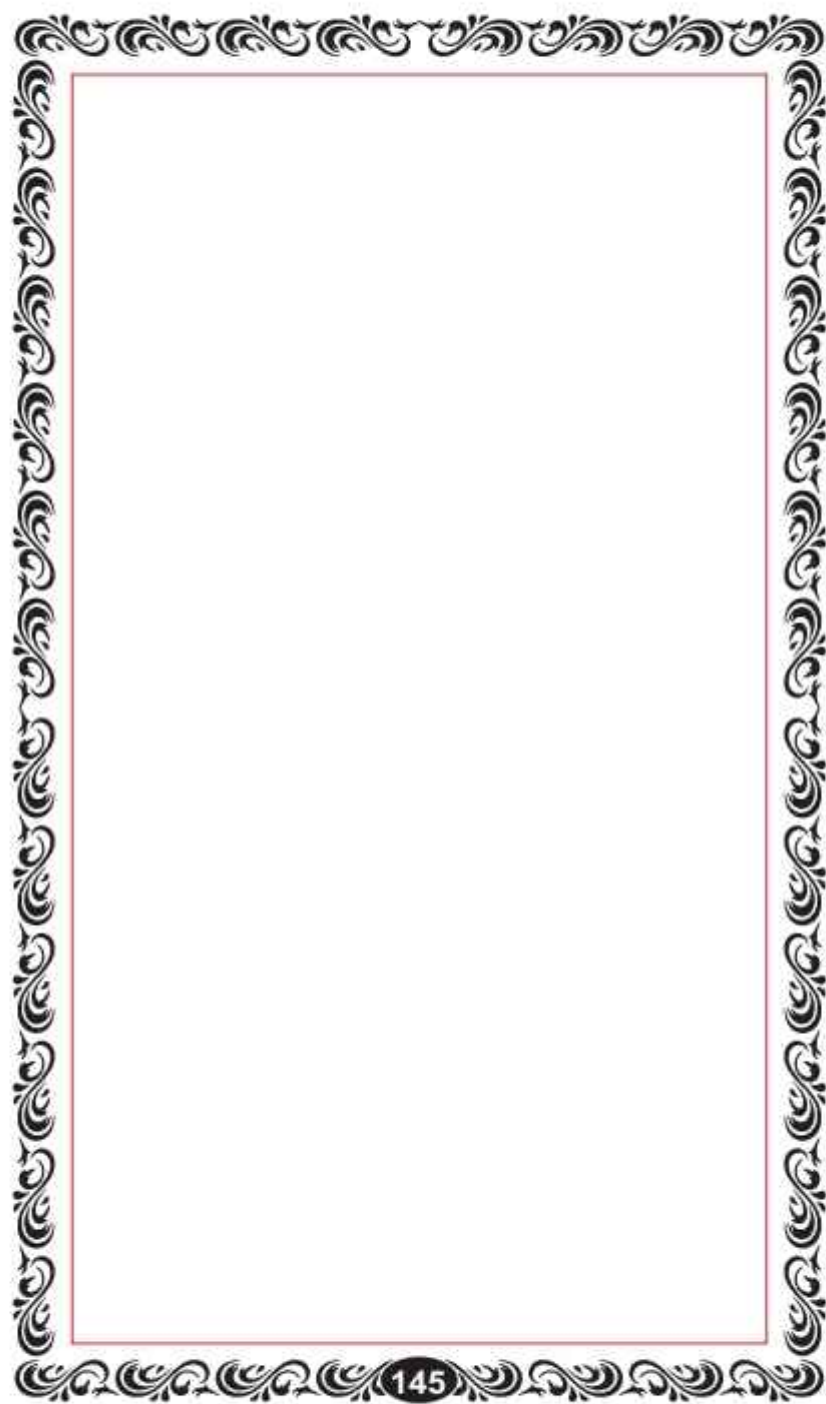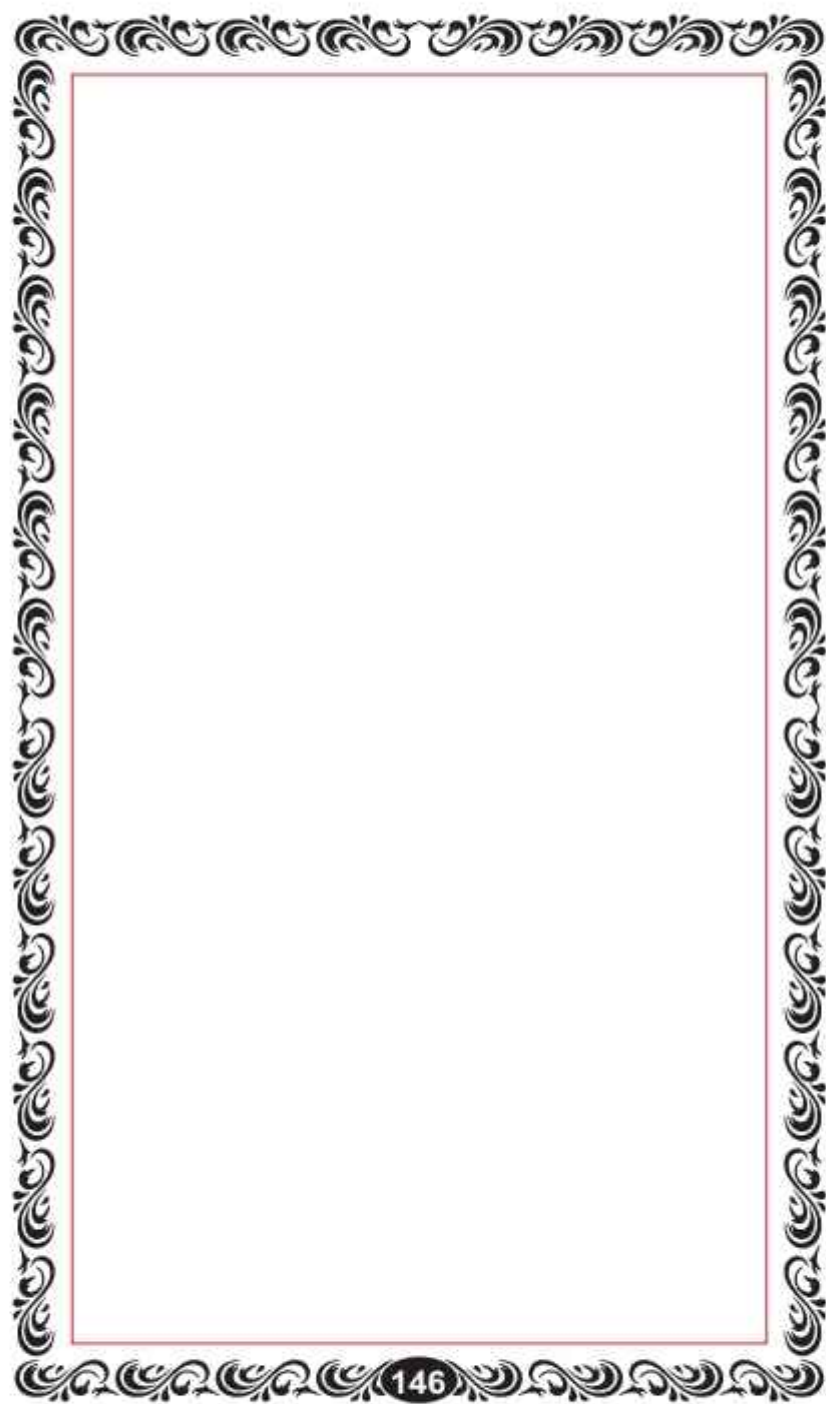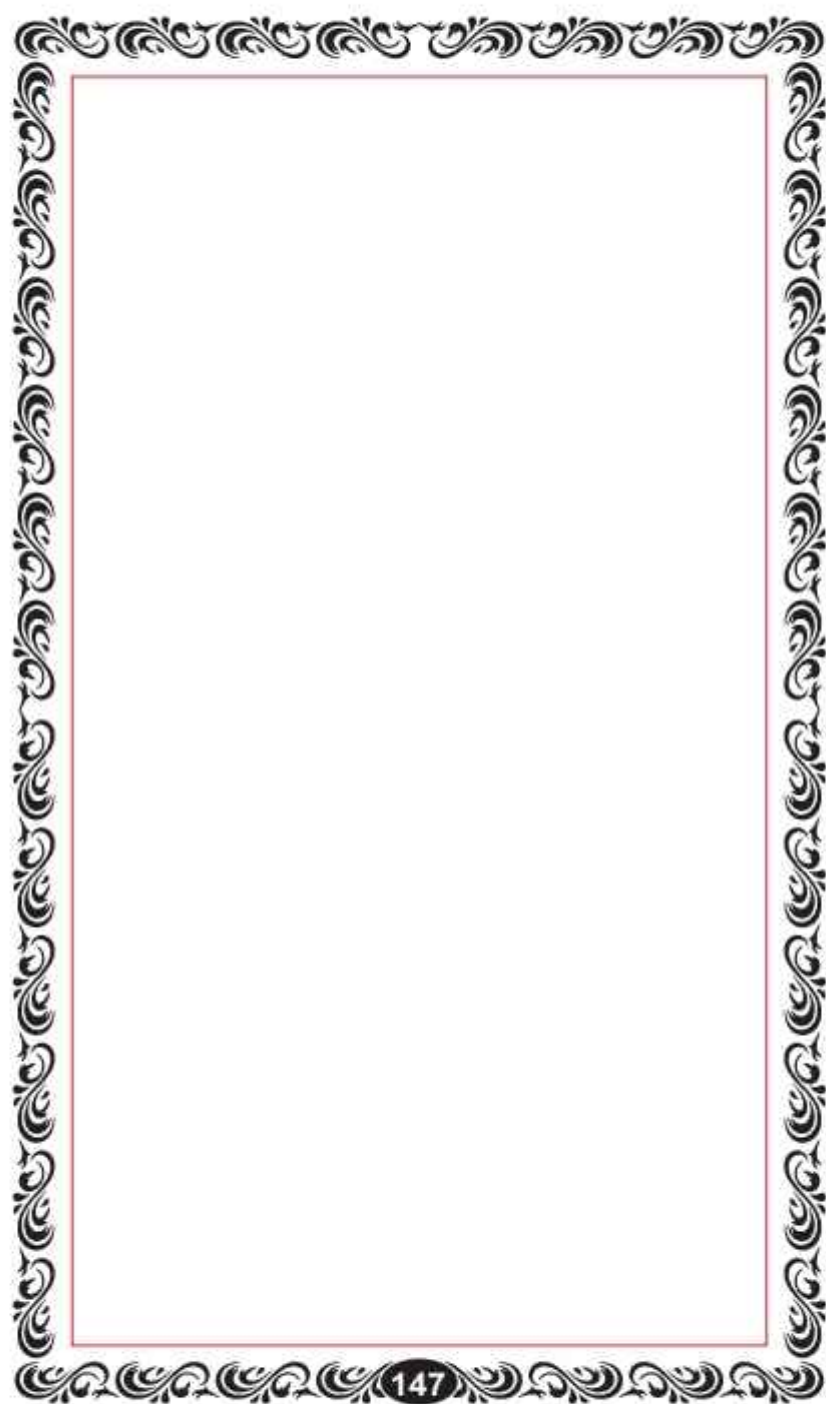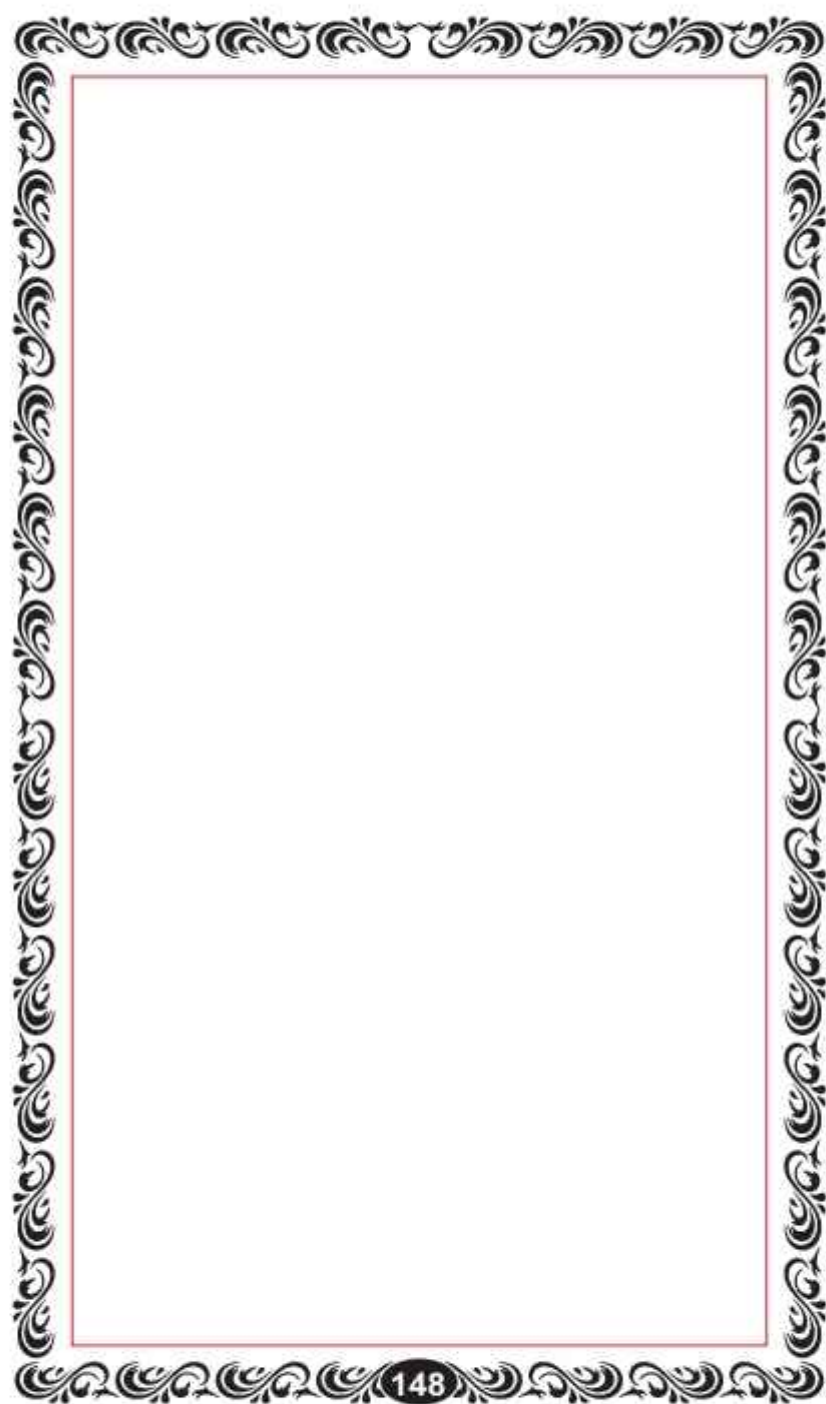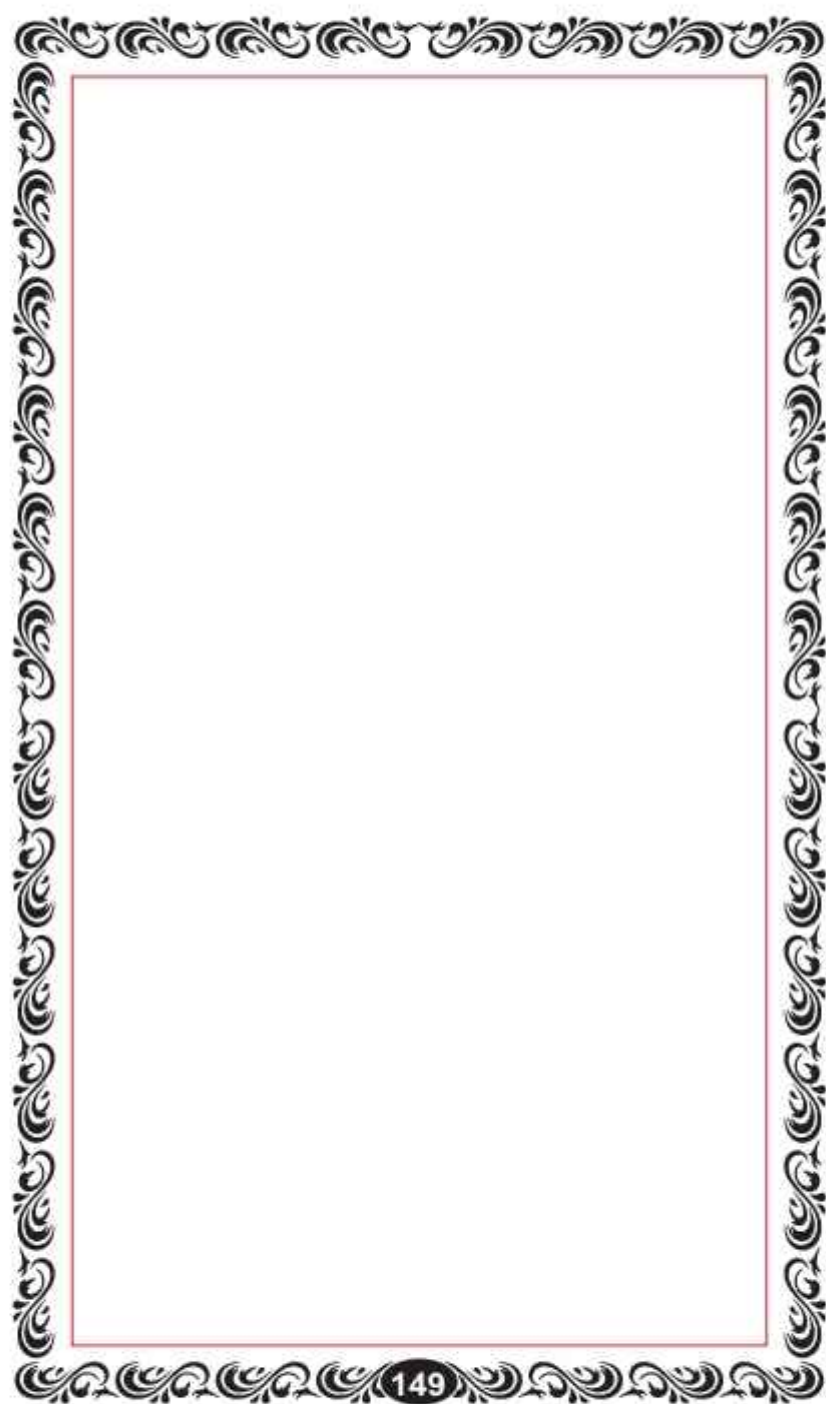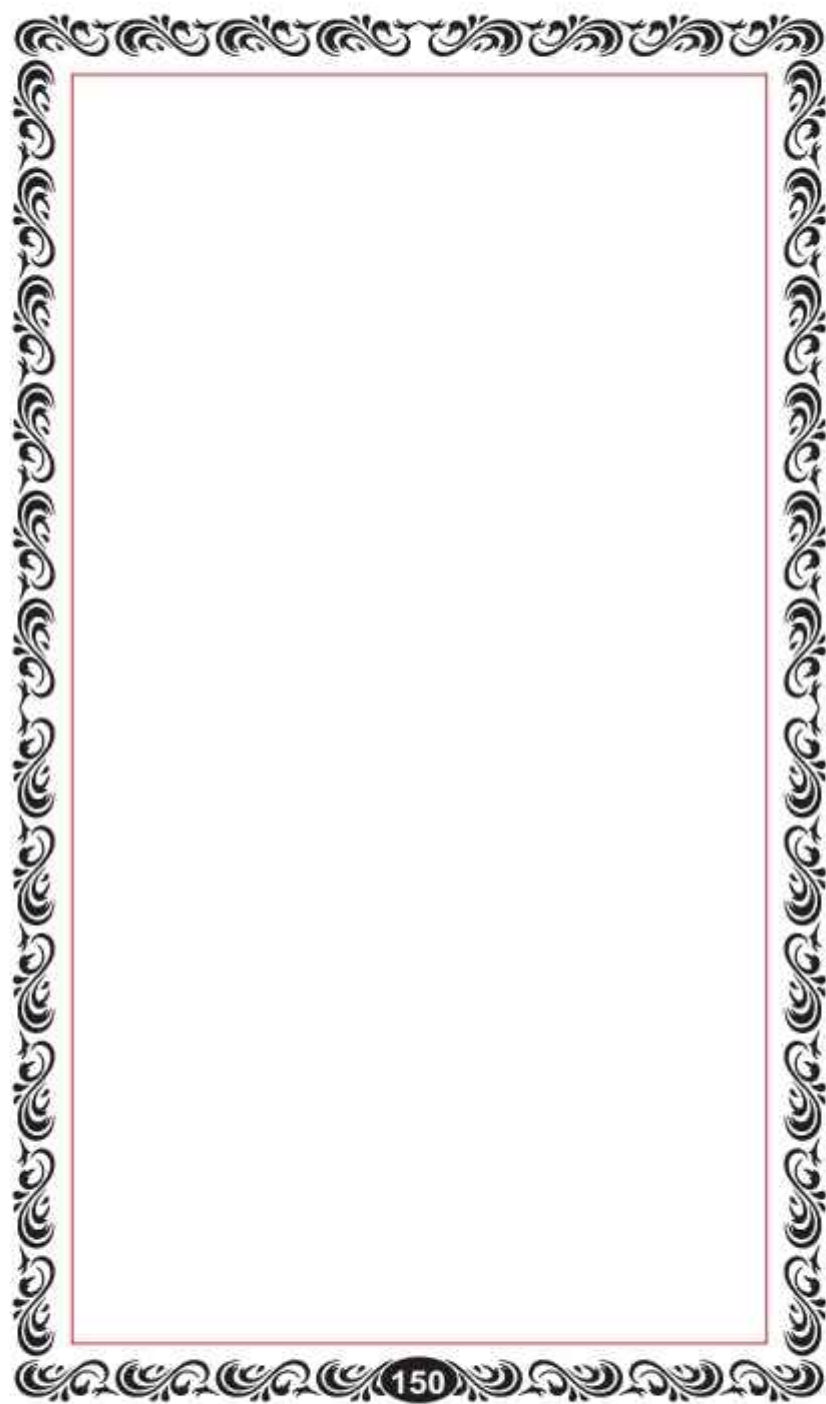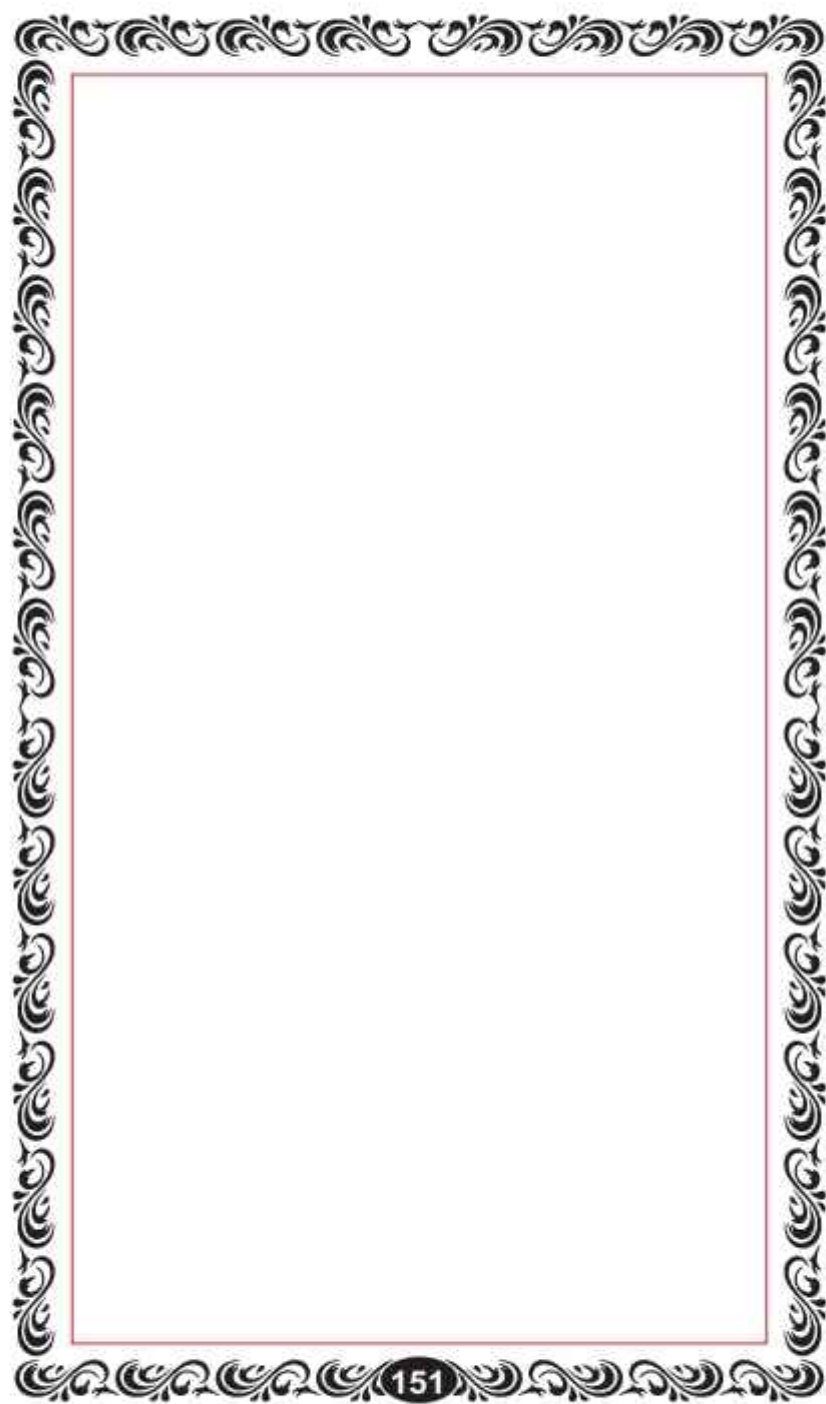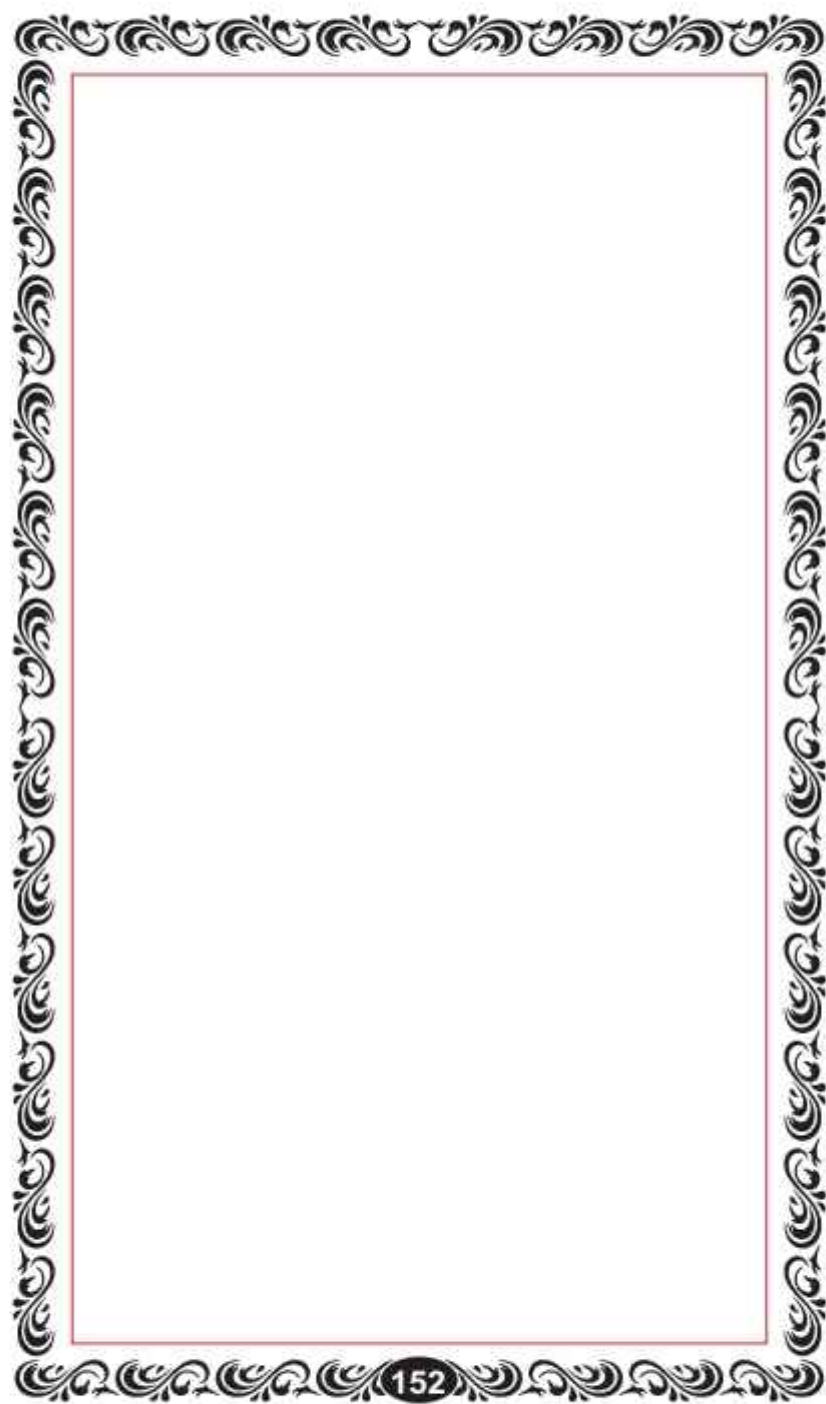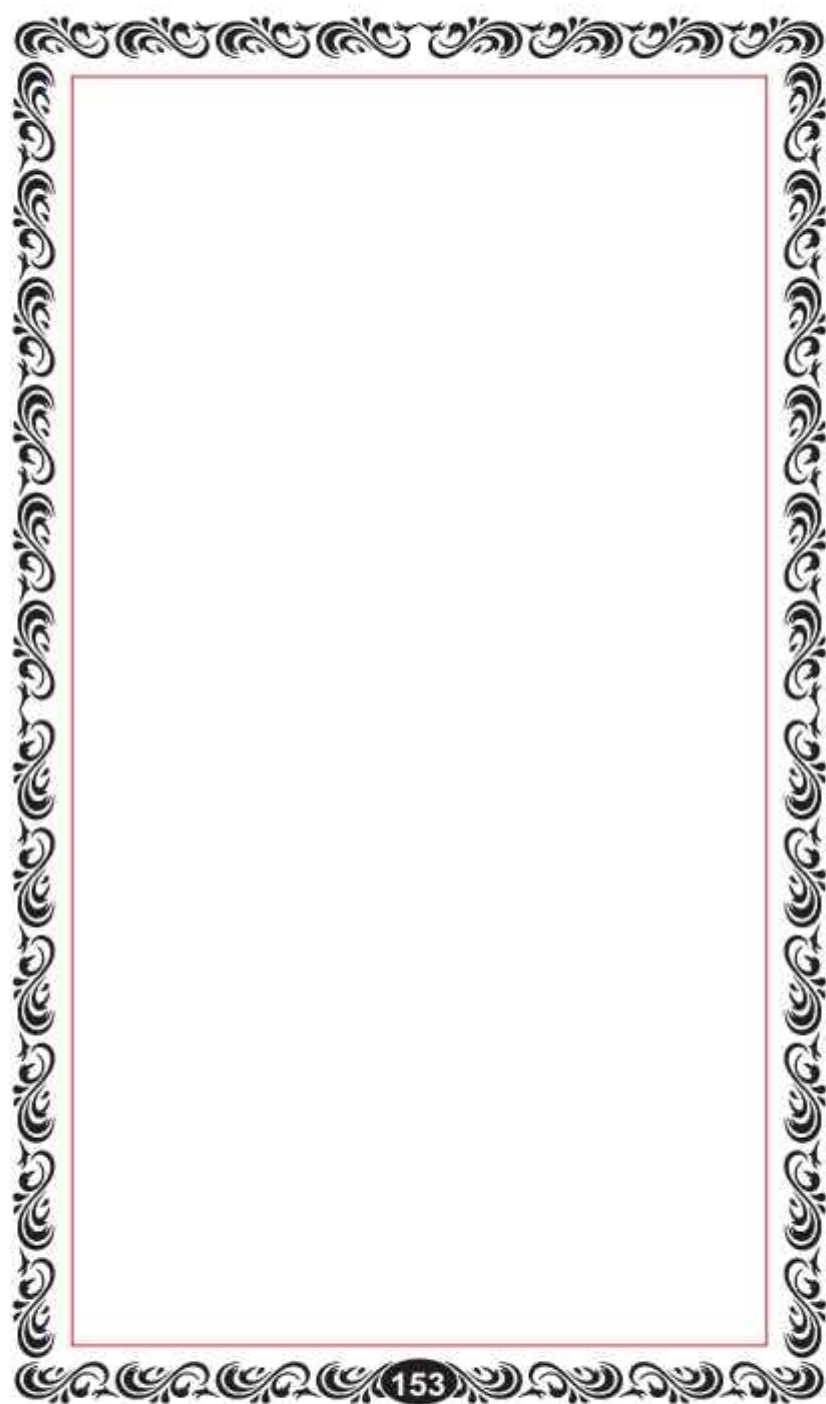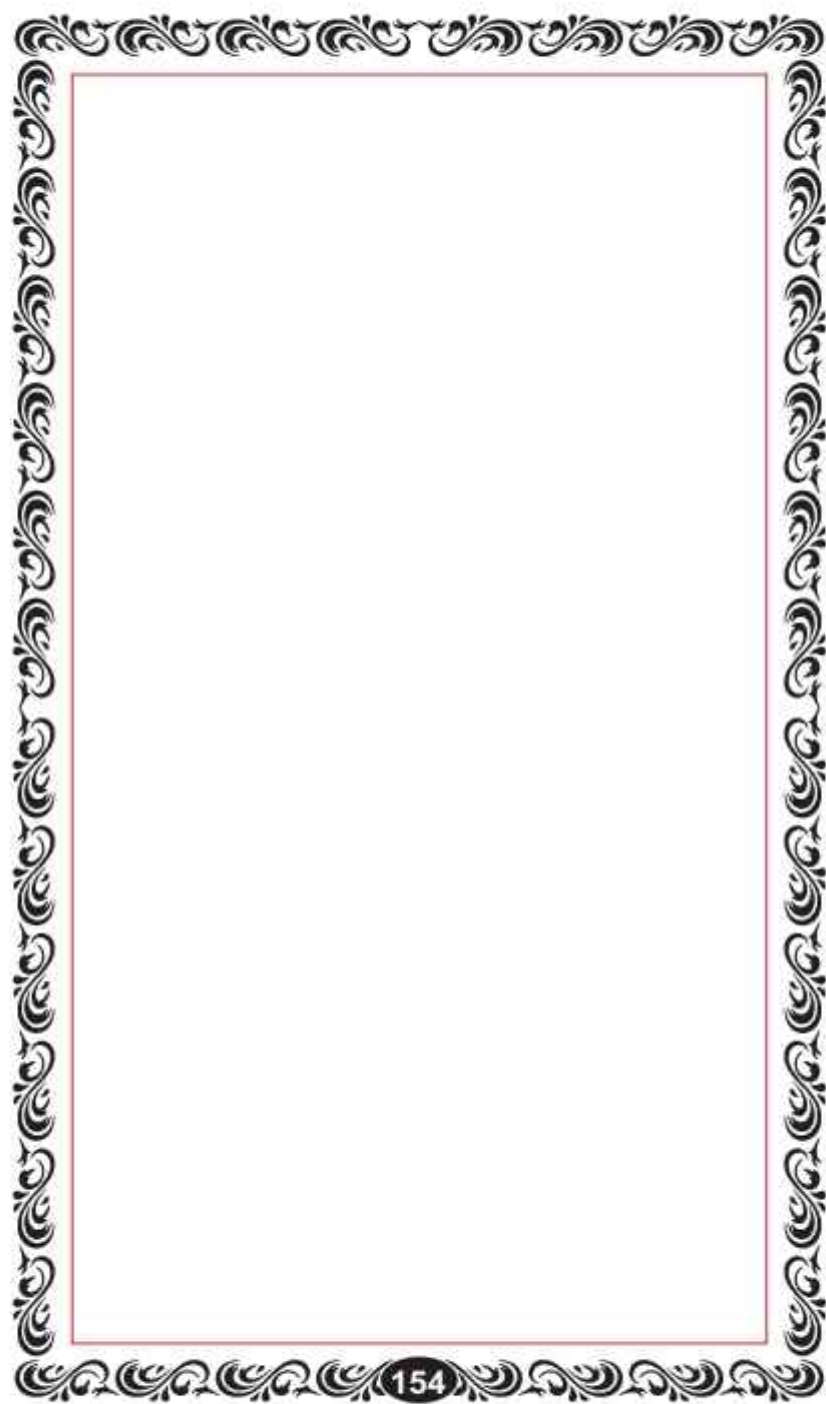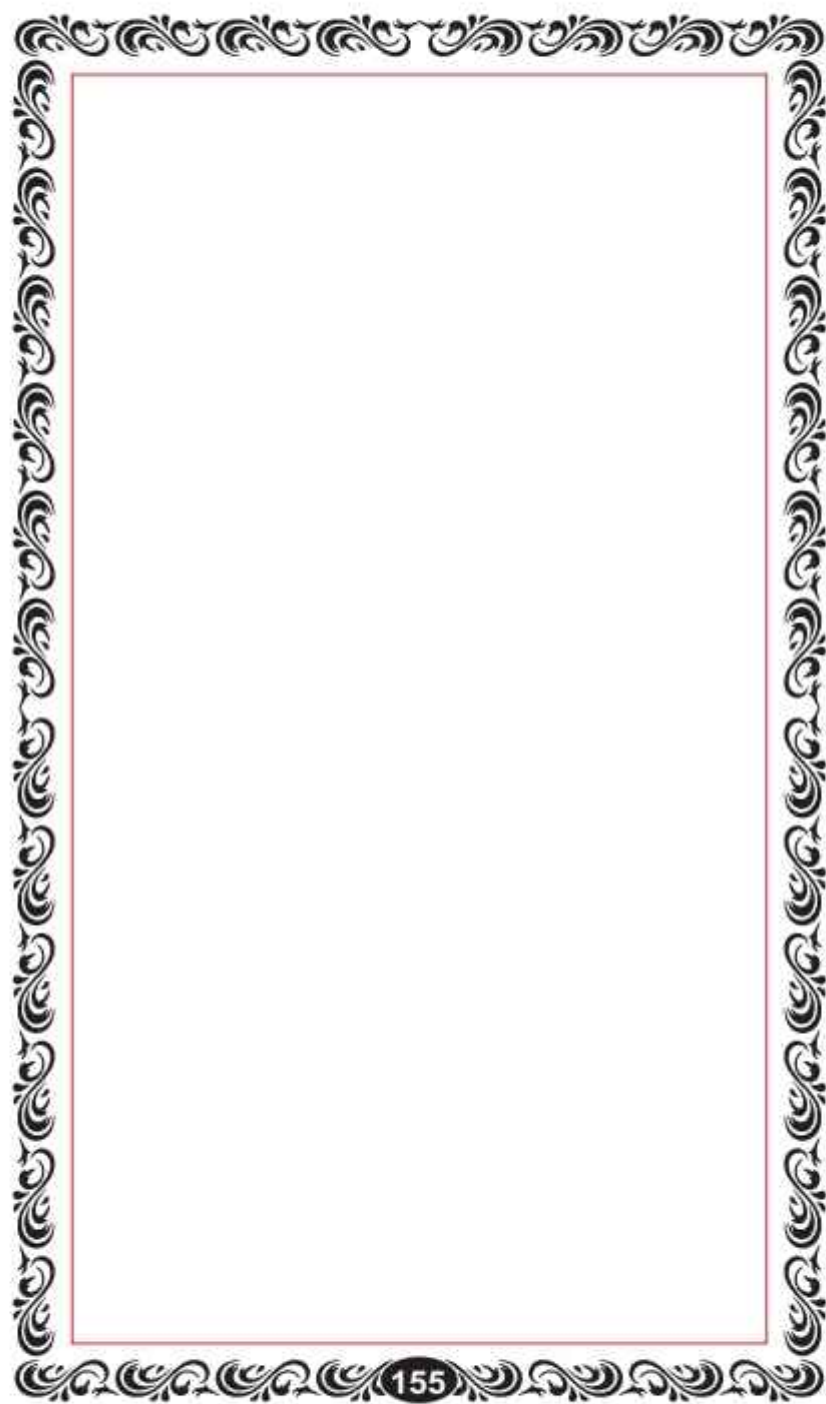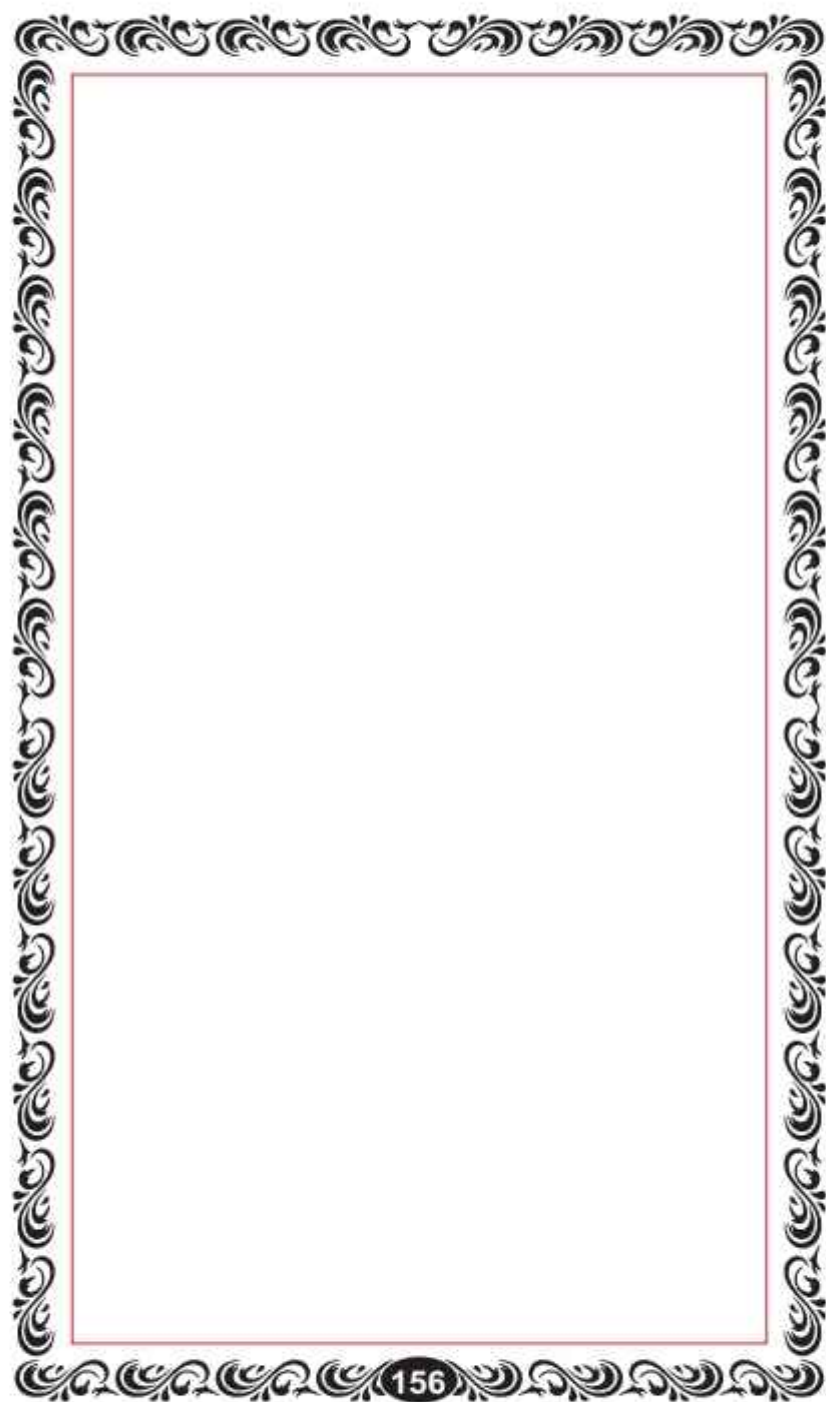
کتابیات

مجلات وجرائد، سوشل میڈیا کی بے شمار ویب سائیٹس کے علاوہ درج ذیل کتب سے بھی بھرپور استفادہ کیا جس کے لئے بندہ ان کتب کے مصنفین کے لئے دُعا گو ہے۔

مسالک الحنفاء في والدی المصطفی ﷺ	امام جلال الدین السیوطی
التعظیم والمنة في أن ابوی رسول الله فی الجنة	امام جلال الدین السیوطی
الدرج المنیفة في الآباء الشریفة	امام جلال الدین السیوطی
المقامة السندسیة في النسبة المصطفویة	امام جلال الدین السیوطی
نشر العلمین في أحیاء الابوین الشریفین	امام جلال الدین السیوطی
السبل الجلیة في الاباء العلیة	امام جلال الدین السیوطی
رفعُ المَیْن عن حدیث احیاء الوالدین	عبدالله محمد العلی الشاذلی
اجداد النبی ﷺ	دکتور محمد عبده یمانی
هذه الجواهر الثمینة في بعض مناقب سیدة.....	الشیخ حسنین المکی
فی أمهات النبی المکرم و شرف ومجد وعظم	محمد مرتضیٰ الزبیدی
بسط الیدین لاکرام الابوین	محمد غوث ناصر الدین
اتحاف الماجدین	عبدالله محمد العلی الشاذلی
النبی و والداه الکریمان	الدکتور محمد عبده یمانی
الحجج الواضحات فی نجات الابوین....	السید اسحاق عزوزالمکی
السیدة آمنه بنت وهب والده الرسول الاعظم	واصف احمد فضل کابلی
أم النبی ﷺ	الدکتوره عائشه عبدالرحمن
سبل السلام فی حکم أباء سیدُالانام	محمد امین عمر بالی زاده
سَدَاد الدین و سَدَادالدَّیْن	السید محمد رسول الرزنجی

الذخائر المحمدیہ فی شمائل و فضائل المصطفیٰ	السید محمد علوی المالکی
السیرة المرضیة فی حیاة خیر البریة	رشید الراشد الحلبی
مقامات مبارکہ آل و اصحاب رسول ﷺ	السید نور البتول الحسینی
ایمان والدین مصطفی ﷺ (امام سیوطی کے رسائل کا ترجمہ)	مفتی محمد خان قادری
دلائل النبوہ لابی نعیم اصفہانی (اردو ترجمہ و حواشی)	حافظ قاری محمد طیب
جواہر البحار للنبہانی (اردو ترجمہ)	علامہ احمد دین توگیروی
ہدایة الغبی الی اسلام آباء النبی ﷺ	قاری عبدالغفار شاہ
نور الہدیٰ فی آباء المصطفی ﷺ	علی احمد چشتی سیالوی
مذہب الصلحاء فی آباء المصطفی ﷺ	عبدالرحمن الجامی السعیدی
والدہ ماجدہ سیدة محمد مصطفی ﷺ	ڈاکٹر ظہور احمد اظہر
حضرت عبداللہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ	ڈاکٹر ظہور احمد اظہر
ابوین مصطفی ﷺ	علامہ فیض احمد اویسی
حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا	کرنل (ر) محمد انور مدنی
پیارے رسول ﷺ کے پیارے والدین	ڈاکٹر منظور احمد
فضائل سیدہ آمنہ طاہرہ رضی اللہ عنہا	علامہ مفتی محمد امین
نبی کریم ﷺ کے والدین کریمین	محمد الیاس عادل
بے مثل والدین کریمین	علامہ غالب حسین اکبر
حضور ﷺ کے والدین	طاہر منصور فاروقی
رسالہ والدین مصطفی ﷺ حالات و ایمان	محمد یاسین قصوری
عظمت والدین مصطفی ﷺ	ابوذہیب محمد ظفر علی سیالوی
سیدنا حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ	افتخار احمد حافظ قادری

کتاب
مناقب
والدین مصطفی کریم ﷺ
پر موصول ہونے والے
چند تاثرات

والدین کی عظمت

سید عالم نور مجسم ﷺ کی ذات بابرکات مجمع الصفات مرکز خوبی، آئینہ بے نظیری ہے۔ اس لئے آپ ﷺ سے منسوب ہونے والی ہر شے کو بے مثلیت عطا ہو جاتی ہے۔ یہ بات تاریخ کے صفحات پر محفوظ ہے کہ آپ ﷺ کی بعثت سے قبل انسانی اقدار وحقوق کا کوئی تصور نہیں تھا۔ کوئی رشتہ بامعنی نظر نہ آتا تھا، کوئی تعلق معتبر نہ سمجھا جاتا تھا۔ پھر زمانے نے یہ انقلاب بھی دیکھا کہ نور نظر عبداللہ رضی اللہ عنہ، تسکین قلب سیدۃ آمنہ رضی اللہ عنہا، کی تشریف آوری ہوئی ظلمت دہر نے اپنے بستر سمیٹ لئے اور آپ ﷺ کے پیغام حق کی روشنی نے چہار دانگ عالم کو منور کر دیا۔ رشتے بامعنی ہو گئے اور تعلقات کو اعتبار عطا ہوا۔

انہیں رشتوں میں سب سے اعلیٰ رشتہ ہے ماں باپ کا اپنی اولاد سے رشتہ۔ رب تعالیٰ کی خوشنودی اور ناراضگی اس رشتے سے مشتق ہے۔ مصطفیٰ ﷺ نے زمانے پر والدین کی عظمت اور ان کی خدمت کے پہلو کو اجاگر فرمایا۔ تو بات یہ بھی سمجھنے کی ہے کہ جس رسول ﷺ کی نگاہ میں دوسروں کے ماں باپ کا یہ مقام ہے تو خود اپنے ماں باپ کی عظمت ان کی نگاہ میں کیا ہوگی؟

یقیناً حضور ﷺ کے والدین وہ عظیم ہستیاں ہیں جن کو رب تعالیٰ نے اپنے محبوب کو بھیجنے لئے ذریعہ نور بنایا۔ اللہ اکبر! مصطفیٰ ﷺ نے کچھ عرصہ ایک غار کو شرف بخشا تھا تو وہ غار کلام الٰہی کے لئے محل نزول بن گیا۔ تو جس صلب پاک عبداللہ رضی اللہ عنہ و بطن طاہر آمنہ رضی اللہ عنہا کو نور مصطفیٰ ﷺ کی تابانیوں نے سعادتیں بخشیں تو ان کی عظمت و رتبے کا اندازہ کرنا انسانی ذہن سے محال ہے۔

مصطفیٰ ﷺ ساری کائنات میں بے مثل و بے مثال ہیں اسی طرح آپ

کرنی ہوتو اس کے قریبی کی رضا حاصل کرو۔

محبوب کا محبّ بھی محبوب ہوتا ہے۔اسی نظریہ کو عملی جامہ پہنانے کے لئے حضرت افتخار احمد حافظ قادری صاحب نے ایک کتاب بنام''مناقب والدین مصطفٰی کریم ﷺ''ترتیب دی۔جس میں حضور پُر نور ﷺ کے والدین کریمین کی فضیلت و سیرت کے روشن ابواب جگمگا رہے ہیں۔اس موقع پر میں صاحب کتاب کو صمیم قلب سے ہدیہ تبریک پیش کرتا ہوں۔

مصنف کتاب کی اس سے پہلے بھی اس طرح کی کئی سعادت مند کاوشیں زیور طباعت سے آراستہ ہوکر منظر عام پر آ چکی ہیں اور ارباب علم وعقیدت سے داد و تحسین بھی پا چکی ہیں۔تاہم مصنف کی کاوشات کا سلسلہ جاری ہے۔

حافظ صاحب کی تصنیف کے میدان میں محنتیں دیکھ کر رشک آتا ہے کہ کسی کسی کو خدا یہ کمال دیتا ہے۔یقیناً مصطفٰی و آل مصطفٰی ﷺ کی ان پر خاص توجہ ہے کہ جس کی بنا پر ان کی کاوشات کا سلسلہ روزافزوں نظر آ رہا ہے۔

آخر میں دعا گو ہوں کہ مولی کریم اس کار خیر وخوبی میں ان کو عمر خضر عطا فرمائے اور مہر و ماہ و نجوم کی روشنیاں ان کے نوک خامہ میں سمودے تاکہ یہ اسی طرح قرطاس عقیدت پر اپنی محبتوں کے موتی بکھیرتے رہیں۔

مولانا سید فاضل اشرفی میسوری

میسور ، کرناٹک ، ہند

اشرف العلماء شیخ طریقت

حضرت علامہ الحاج ابوالحسن سید محمد اشرف اشرفی جیلانی

صاحب سجادہ آستانہ صوفی ملت، کچھوچھہ شریف، اتر پردیش (ھند)

سرکارِ ابد قرار ﷺ کے والدین طیبین کے موحد و خدا پرست اور ناجی و محفوظ ہونے پر متعدد آیات قرآنیہ، ارشادات نبویہ اور بے شمار علما کے اقوال شاہد و ناطق ہیں، مزید فضیلت و شرف کی بات یہ ہے کہ بعض دلیلوں سے ابوین مصطفیٰ کا رسول اللہ ﷺ کی رسالت پر ایمان لانا اور خیر امت یعنی امت محمدیہ ﷺ کے افراد میں شامل ہونا بھی ثابت ہے۔ رہ گئے بعض وہ دلائل جو اس کے خلاف ہیں وہ یا تو مؤول ہیں یا مردود۔

حضرت عمر بن عبدالعزیز، قاضی عیاض مالکی، ابن العربی مالکی، عبدالرحمٰن بن عبداللہ سہیلی، شمس الدین قرطبی، محب الدین طبری، ابن سید الناس، ابوعبداللہ مالکی اُبی، محمد بن ناصر شامی، ابن حجر عسقلانی، علامہ بدرالدین عینی، یحییٰ بن ابی بکر عامری، احمد بن محمد قسطلانی، محمد بن یوسف صالحی دمشقی، ابن نجیم مصری حنفی، شیخ عبدالحق محدث دہلوی، شیخ شہاب الدین خفاجی، محمد بن عبدالباقی زرقانی، اسماعیل بن محمد عجلونی، علامہ ابن عابدین شامی وغیرہم بے شمار محدثین و فقہا نے حضرات والدین کریمین کے موحد و ناجی ہونے کی صراحت کی۔ قاضی عیاض مالکی نے اپنی معرکتہ الآرا کتاب **الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ** ﷺ میں لکھا کہ خلیفہ راشد حضرت عمر بن عبدالعزیز نے اپنے ایک منشی کو صرف اس لیے برخاست کر دیا تھا کہ اس نے رسول اللہ ﷺ کے والد گرامی کو کافر کہا۔

علامہ جلال الدین سیوطی نے اس مسئلہ میں ملا علی قاری کے رد میں چھ رسائل تحریر کیے۔ عبدالعزیز فرہاری شرح عقائد کی شرح نبراس میں لکھتے ہیں کہ ملا علی قاری نے جب اپنے بعض دوستوں کے اصرار پر حضرات والدین کریمین کے کفر پر رسالہ لکھا تو ان کے

استاذ ابن حجر مکی نے خواب میں دیکھا کہ ملا علی قاری اپنی گھر کی چھت سے گر پڑے ہیں اور ان کا پیر ٹوٹ گیا ہے، بعض معبرین نے اس خواب کی تعبیر یہ بیان کی کہ یہ رسول اللہ ﷺ کے والدین کریمین کی اہانت کی سزا ہے۔ اس خواب کے کچھ دن بعد معلوم ہوا کہ ملا علی قاری واقعی اپنی چھت سے گر پڑے ہیں اوران کے پیر ٹوٹ گئے ہیں۔

علامہ شمس الدین قرطبی وغیرہ اجلہ علما نے لکھا کہ رسول اللہ ﷺ کے معجزات وکرامات اور فضائل ومناقب میں سے ایک بات یہ بھی ہے کہ اللہ رب العزت نے اپنے حبیب ﷺ کی خاطر آپ کے والدین کو زندہ فرمایا اورانہوں نے مصطفیٰ جانِ رحمت ﷺ پر ایمان لایا۔ شمس الدین قرطبی مزید لکھتے ہیں کہ مرے ہوئے کو قیامت سے پہلے زندہ کرنا اس میں شرعاً اور عقلاً کوئی استحالہ نہیں ہے بلکہ قرآن سے ثابت ہے کہ اللہ رب العزت نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو احیائے موتی کا معجزہ عطا فرمایا تھا، بنی اسرائیل کے ایک مقتول کو زندہ کیے جانے کا واقعہ بھی قرآن میں موجود ہے۔ ابن العربی مالکی نے ایک استفتا کے جواب میں لکھا کہ جو شخص یہ کہتا ہے کہ والدین مصطفیٰ جہنم میں ہیں، وہ شخص ملعون ومطرود ہے۔

احمد بن محمد مکی حموی نے اپنی کتاب **غمز عیون البصائر** میں بڑی پیاری بات لکھی ''ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ جب صحابہ کا ذکر ہو تو اپنی زبان کو ایسی بات سے روکیں جس سے صحابہ میں کسی نقص وعیب کی طرف اشارہ ہو اور یقیناً والدین مصطفیٰ ﷺ کے بارے میں اپنی زبان کو قابو میں رکھنا اور اسے لگام دینا اس سے بھی زیادہ ضروری اور اہم ہے۔ ایک مسلمان ہونے کا حق یہ ہے کہ اپنی زبان کو ایسی بات سے روکے جس سے کسی بھی اعتبار سے حضور ﷺ کی فضیلت وکرامت اور آپ کی عظمت وبزرگی پر آنچ آئے اور ظاہر ہے کہ والدین مصطفیٰ کو مشرک قرار دینے سے

آپ ﷺ کے نسب مبارک پر آنچ آتی ہے۔''

زیر نظر کتاب کے مؤلف سفیر محبت و روحانیت، سیاح عصر الحاج محمد افتخار احمد حافظ القادری ہیں، جس میں انہوں نے ایمان ابوین مصطفیٰ ﷺ کے موضوع پر قلم اٹھایا ہے۔ گردے کے تازہ بہ تازہ آپریشن اور ڈاکٹروں کی سخت تاکید کے باعث کتاب کے مضامین اور سرخیوں کو نہ پڑھ سکا، مگر چوں کہ مصنف کتاب پاکستان کے عظیم و نامور قلم کار اور دیارِ عشق و محبت کے پرانے مسافر ہیں، وہ اس راہ کی نزاکتوں کو سمجھتے اور جانتے ہیں اور مقام ادب کے تقاضوں سے واقف ہیں۔

اس لئے مؤلف موصوف کے تعلق سے میرا حسن ظن ہے کہ انہوں نے اپنی گذشتہ تصانیف کی طرح زیر نظر کتاب میں جہاں عشق و محبت کے رنگ بھرے ہوں گے وہیں تحقیق و تدقیق کے سارے تقاضوں کو بھی خوب نبھایا ہوگا اور موضوع کا کوئی گوشہ تشنہ نہیں چھوڑا ہوگا۔

رب ذوالجلال کی بارگاہ میں دعا ہے کہ مؤلف کتاب و کتاب مؤلف کو شرف قبولیت سے نوازے، ان کی جملہ تصانیف کو ان کے لئے ذریعہ نجات اور قارئین کیلئے صحیفہ ہدایت بنائے اور انھیں اپنے توفیق یافتہ بندوں میں شامل کرے، آمین یارب العالمین بجاہ سید المرسلین۔

فقیر اشرفی گدائے جیلانی

ابوالحسن سید محمد اشرف اشرفی جیلانی غفرلہ

جانشین صوفی ملت رحمۃ اللہ کچھوچھہ شریف

مورخہ ۲۵ رجب المرجب مطابق ۱۲ اپریل ۲۰۱۸ء

رحمۃ للعالمین، شفیع المذنبین، خاتم الانبیاء والمرسلین جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کے والدین کریمین سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ اور سیدۃ آمنہ رضی اللہ عنہا کو ازل سے ہی اپنے محبوب ﷺ کے لئے خاص فرمایا جس کے لئے سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے مکہ مکرمہ میں بیت اللہ شریف کی تکمیل پر آپ ﷺ کی آمد آمد کی دُعائیں کیں۔ حضرت سیدنا عیسٰی علیہ السلام نے جہان والوں کو بشارت سے نوازا اور جب آپ ﷺ اپنی والدہ ماجدہ کی گود میں جلوہ گر ہوئے تو انہوں نے فرمایا۔

خرج مني نور أضاء ت لي منه قصور الشام

میرے پاس نور جلوہ افروز ہوا جس کی نورانیت

سے ملک شام کے محلات روشن ہو گئے۔

آپ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ مجھے غائبانہ مبارک بادی کی صدائیں سنائی دے رہی تھیں۔ اس ضمن میں حفیظ جالندھری رحمۃ اللہ علیہ یوں فرماتے ہیں۔

مبارک ہو کہ ختم المرسلین ﷺ تشریف لے آئے
جناب رحمۃ للعالمیں ﷺ تشریف لے آئے

بصد اندازِ یکتائی بغایت شان زیبائی
امیں بن کر امانت آمنہ کی گود میں آئی

بہر سو نغمۂ صلی علی گونجا فضاؤں میں
خوشی میں زندگی کی رُوح دوڑ آئی ہواؤں میں

فرشتوں کی سلامی دینے والی فوج گاتی تھی
جناب آمنہ سنتی تھی کہ یہ آواز آتی تھی

سلام اے آمنہ کے لال اے محبوب سبحانی
سلام اے فخر موجودات فخر نوع انسانی
سلام اے آتشیں زنجیر باطل توڑنے والے
سلام اے خاک کے ٹوٹے ہوئے دل جوڑنے والے

نبی کریم ﷺ کے والدین کریمین کے اسمائے گرامی ہی اُن کے ایمان اور اسلام پر دلالت کرتے ہیں وہ زمانے فترت میں فطرتاً توحید کے قائل اور ساجد رہے۔ تفصیل کے لئے دیکھئے محترم المقام افتخار احمد حافظ قادری زید مجدہ کی نہایت عمدہ، تاریخی اور تحقیقی تصنیف لطیف ''مناقب والدین مصطفیٰ کریم ﷺ'' جو اس موضوع پر اپنی مثال آپ ہے۔

موصوف بیسوں تصانیف کے مصنف ہونے کی حیثیت سے جہانِ اہل علم و قلم میں خوب متعارف ہیں۔ آپ پر نقیب الاشراف پیر سید محمد انور شاہ گیلانی قادری رزاقی حموی مدظلہ العالی کی نگاہ کرم ہے کہ اُن کی سرپرستی میں موصوف کا قلم ہمیشہ رواں دواں رہتا ہے۔ حال ہی میں آپ نے حضرت سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ کی ذات ستودہ صفات پر نہایت ایمان افروز کتاب تصنیف فرمائی جسے خصوصی قبولیت حاصل ہوئی۔

دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حافظ صاحب کی جملہ تصنیفی خدمات کو اپنی بارگاہ میں قبولیت کا شرف عطا فرمائے۔ آمین بجاہ سیدُ المرسلین ﷺ

طالب دُعا

محمد منشا تابش قصوری — بروز سوموار شریف

مسجد حیات النبی مرید کے — 16 اپریل 2018ء

حال ہی میں بندہ ناچیز کی
منظر عام پر آنے والی
پُرکیف وبابرکت کتاب
سیدنا ابو طالب رضی اللہ عنہ
(احوال، آثار، مناقب)
پر مقتدر شخصیات کی طرف
سے موصول ہونے والے
تاثرات میں سے چند
تاثرات و تبصرہ جات

وفا کے نور کا مینار ہیں حضرت ابو طالب ؓ

کتابِ مستطاب ''**سیدنا ابو طالب** ؓ'' احوال، آثار، مناقب

از جناب افتخار احمد حافظ قادری، راولپنڈی

افکار ابو طالب ؓ کا اتباع اہل ایمان کی سرشت ہے۔ افتخار احمد حافظ قادری پچاس کتب کی اشاعت کے بعد اسلامیانِ ہند میں غیر معروف نہیں۔ بلادِ اسلامیہ کے سفرنامے اور عکسی طباعت، اولیاء اللہ کے آستانے و سوانح، اہل بیت کی بارگاہ، اصحاب رسول اللہ ﷺ کی قدم بوسی سرنامہء افتخار ہے۔ میرے جدِ شیخ مشائخ کے بادہ کش افتخار احمد حافظ قادری نے عرب و عجم کے اسلامی ادب اور تہذیب و ثقافت کا عرق ایک سو بانوے صفحات پہ مشتمل 'سیدنا ابو طالب ؓ، احوال، آثار و مناقب' کے زیرِ عنوان عمدگی سے پرو دیا ہے۔

صاحبِ کتاب پہ سرسری نگاہ کے بعد کتاب کا جائزہ لیتے گلدستۂ عالم سے عقیدت و مودت کے پھولوں کی مہک قلب و نظر کو مسحور کر دیتی ہے جس میں حافظ صاحب کی شخصیت کے بین الاقوامی اثرات اور اہل دل صاحبانِ طریقت کے ساتھ گہرے مراسم نظر آتے ہیں جنہوں نے اپنے افکار کا خوش اسلوبی سے اظہار کیا ہے۔ مملکتِ اسلامیہ کے طول و عرض کے ساتھ ساتھ مَدِیْنَۃُ النَّبِی حجازِ مقدس، لبنان، ترکی، چین، ایران اور ہندوستان کے دانشوروں کی بارگاہِ ابو طالب ؓ میں دست بستہ حاضری ورائے سپاس ہے۔

آٹھ ابواب پہ مشتمل تحقیق و تنقید کے جواہر مفتی حجاز شیخ احمد بن زینی دحلان مکی کا استنباط، صحاح ستہ کی روایات اور اہل سنت و جماعت کے معتبر مصادر سے خوشہ چینی کر کے ادب کے قرینے میں سجائے گئے ہیں۔ نظم و نثر میں سیدنا ابو طالب ؓ کی

سوانح، ایمان اور غیر متزلزل ایقان کے ساتھ ثباتِ عزم کی چٹان پہ روشنی ڈالی گئی ہے۔ سیدنا ابوطالب ﷺ کے خاندانی پس منظر، برادران و ہمشیرگان، زوجۂ طاہرہ اور عترت اقدس پر گفتگو کی گئی ہے۔ جس میں عرب و عجم کے اسلامی لٹریچر اور کتب کا بغور مطالعہ چھلکتا ہے۔ کتاب کا ہدیہ خلوص و صداقت کا وہ جذبہ ہے جو قرن اولیٰ کے اہل اسلام میں موجزن تھا۔

صفحہ ۹ پر کتاب کو بارگاہِ سید بطحاء میں ان کے دربارِ اقدس کی سو سال پرانی نایاب تصویر کے ساتھ پیش کیا گیا ہے۔ جس میں حافظ صاحب کی ارادت عطر بیز ہے جس کے بعد ارادت نامہ و بعد ازاں قلبی و روحانی کیفیات کا اظہار کیا ہے۔ امام اہل سنت علامہ جلال الدین حافظ سیوطی کی کتب کے حوالے اور علامہ یوسف اسماعیل نبہانی کا استدلال مؤقر تحقیق اور مؤثر تحریر کا امتیاز ہے۔

باب اول میں سیدنا ابوطالب ﷺ کا خاندانی پس منظر اور مختصر احوال درج ہیں جس میں آپ کے والدین اور برادران و خواہران پر اظہارِ خیال کیا گیا ہے۔ سیدنا ابوطالب ﷺ کی زوجہ فاطمہ بنت اسد کا مقام و مرتبہ ورائے فہم و ادراک ہے جن کے مناقب میں احادیثِ نبوی کا گلدستہ اور ان کی رفیع المرتبت اولاد کا ذکر تاریخ اسلام کا زریں باب، شجاعت و بسالت، علم و عرفان اور ادبیاتِ عالم کا سرنامہ ہے جس نے روئے زمین پہ گہرے نقوش ثبت کیے ہیں۔

حافظ صاحب لکھتے ہیں، ''سیدنا ابوطالب ﷺ کا سارا خاندان عظیم سے عظیم تر ہے۔ جس کا ہر فرد نُوْرٌ عَلیٰ نُوْر ہے۔'' بابِ اول کا اختتامیہ سیدنا ابوطالب کی سیرتِ مطہرہ کے منفرد اعزازات اور جلیل القدر امتیازات کے ساتھ ہے۔ بابِ دوئم میں آپ کی سوانح، اسلام کی ابتدا اور تحفیظ و ترویج، معارف کی ترشیح اور عرب صنادید

کے مقابل آپ کا مردِ آہن ہونا بیان کیا گیا ہے۔ تاریخی احوال کے ساتھ خوبصورت اشعار کا مناسب استعمال حافظ صاحب کے ذوق جمیل کا عکاس ہے۔ حضرت سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ کا گھرانہ خیر و برکات کا مخزن ہے اور آپ کی کفالت کو رب العزت نے آغوش احدیت قرار دیا جسے مفسرین اہل سنت اور ابوعمار محمود مصری کی سیرت الرسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے بیان کیا گیا ہے۔

اسی مفہوم کو صفحہ ۵۲ پر اسلام کی افزائش و فروغ کے زیر عنوان بیان کیا گیا ہے۔ باب سوئم میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے والے اکابر اور ان کے ایمان کی کیفیات کا بیان ہے جس میں شاہ یمن تُبَّعْ حِمْيَرِيُّ، ورقہ بن نوفل اور ان کے معاصر مشائخ کے مختصر احوال میں اقرار باللسان کے ساتھ تصدیق فی القلب کے حوالے سے دلائل دیے گئے ہیں۔

باب چہارم میں علامہ برزنجی، سبط جوزی اور مولانا خیر الدین صدیقی دہلوی کے افکار کے ساتھ ساتھ سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ کے حمدیہ و نعتیہ اشعار کی روشنی میں آپ کے ایمان پر دلائل دیے گئے ہیں۔ اُس کی ہستی کو خدا کی شان کہنا چاہیے، اُس کی جاں کو محورِ ایمان کہنا چاہیے۔ مَلِيْكَةُ الْعَرَبْ کے ساتھ سَيِّدُالأنبياء کے عقد کا صیغہ حضرت ابوطالب رضی اللہ عنہ نے جاری کیا جب کہ حضرت فاطمہ بنت اسد کے ساتھ تعقید مقدس میں یہ خطبہ آپ نے خود پڑھا۔

مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ خطبہ ایمان ابوطالب رضی اللہ عنہ اور شان ابوطالب رضی اللہ عنہ کا عکاس اور نگاہِ سرور میں آپ کی جاہ و منزلت کا مقیاس ہے۔ بعثت نبوی سے پندرہ سال پہلے حمدِ خدا، انبیائے ماسبق، نعتِ نبی اور بیت اللہ کا مقام و مرتبہ عیاں کرنا سیدنا ابو طالب رضی اللہ عنہ کے مقام و مرتبے سے آگاہی کا سنگ میل ہے۔ خصائص کبریٰ میں امام

سیوطی کے بقول: كَانَ مؤمناً بِالْواحِدِ الأحَدِ وَبِالرَّسُوْلِ الامُجَدِ ابْنُ أخِيْهِ مُحَمَّدْ؛ سیدنا ابوطالب بالیقیں مومن کامل، موحد اور اپنے بھتیجے محمد رسول اللہ ﷺ پر ایمان رکھتے تھے۔ مولانا خیر الدین صدیقی رحمۃ اللہ علیہ کا منظوم خراج لائق تحسین ہے، وہ تعویذ ہے بہر خیر الورا، زخلاق ارضین ورب سماء؛ بعد ازاں متقدم ومتاخر عمائد ملت اسلامیہ کی کاوشوں کا ذکر ہے جنہوں نے شیخ اسلام کی بارگاہ میں عقیدت کے پھول پیش کیے ہیں۔

باب پنجم میں حضرت ابوطالب کے ادبی احسانات اور آپ کی شاعری کے حوالے سے اہم پہلوعیاں کیے گئے ہیں جس میں آپ کا راویٔ حدیث ہونا، الرَّوْضُ النَّزِيَةُ فِيْ الأحادِيْث اَلَّتِي رَوَاها أبُوْطالِبْ عَمّ النَّبِيِّ از شمس الدین محمد دمشقی نے آپ سے مروی احادیث نبوی، آپ کی شاعری وسخن پروری سے اسلام واہل ایمان کی تقویت ،نعتیہ اشعار پہ شاعر رسالت ﷺ حضرت حسان بن ثابت کی تضمین ،قصیدۂ لامیہ اور اس کی شرح ،شارحین کا بیان اور سرکار دوعالم کا بار ہا آپ کے اشعار کو یاد کرنا باب ہذا کا اختتامیہ ہے۔

شعب ابی طالب کے حصار میں سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ بارگاہ رسالت ﷺ میں اشعار کا نذرانہ پیش کرتے جنہیں سرکار دوعالم اپنی حیات طیبہ میں بیشتر مقامات پہ یاد فرماتے تھے۔ قصیدہ لامِیَۃُ میں مذکور یہ اشعار نبی کریم اور اصحاب کبار کو بارہا مداح مصطفی ﷺ کی یاد دلاتے رہے۔

باب ششم میں سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ کا وصال پر ملال اور اس موقع پر ختمیٔ مرتبت ﷺ کا گریہ، تجہیز وتکفین اور جَنَّۃُ الْمَعْلاۃُ میں تدفین، عام الحزن اور سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ کے ایمان برحق پہ دلائل کے واقعات وروایات پہ اظہار خیال کیا گیا

ہے۔ فقہائے اہل سنت نے بغض ابوطالب کو کفر قرار دیا ہے جسے مدلل و مفصل انداز میں صفحہ ۱۱۶ اور ۱۱۷ پر بیان کیا گیا ہے۔

باب ہفتم میں سیدنا ابوطالب کی سیرت طیبہ، احوال و آثار اور مناقب پہ مشتمل ۱۵۰ کتب کا تذکرہ اور آپ کی شاعری کا جائزہ شامل ہے۔ جس میں جامعات کے لیے ترتیب دیے گئے ایم فل اور پی ایچ ڈی مقالات کے ساتھ ساتھ عرب و عجم کے علمائے اعلام، فقہائے عظام اور مشائخ کرام کی گرانقدر کاوشوں کو بالاختصار بیان کیا گیا ہے۔

آخری باب میں بارگاہ سید بطحاء میں پیش کیے گئے عقیدت کے منظوم موتی پروئے گئے ہیں جس میں ماضی و حال کے شعرائے عرب و عجم کا کلام یکجا کیا گیا ہے۔

اس سے قبل افتخار قادری صاحب کی ایک اور مایہ ناز تالیف شاہ حبشہ نجاشی کے حوالے سے قبولیت عامہ کی سند رکھتی ہے۔ حافظ افتخار احمد قادری صاحب کی کاوش لائق تحسین ہے۔

دعا گو ہوں کہ رب العزت حافظ افتخار احمد قادری صاحب کی اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں مقبول فرمائے اور یہ کاوش نظریات کی تطہیر اور ایمان کی تقویت کا باعث ہو۔''

شہزادہ غوث الوریٰ علامہ سید سعید الحسن گیلانی

مئولف کتاب 'خزینہ سادات و رزم حق' پیر آف پوٹھوہار، پاکستان

UNIVERSITY OF THE PUBJAB
DEPARTMENT OF PERSIAN
ORIENTAL COLLEGE
Allama Iqbal Campus, Lahore-54000, Pakistan
Ph: +92-42-99210833, Fax: 92-42-37353005
E-mail: moeen.persian@pu.edu.pk

Prof. Dr. Ghulam Moeen-ud-Din

گرامی قدر جناب افتخار احمد حافظ قادری صاحب

السلام علیکم

آپ کا مکتوب مرقومہ ۲۱ مارچ ۲۰۱۸ء اور آپ کی تازہ کاوش ''سیدنا ابوطالب'' (راولپنڈی، ۲۰۱۸ء، ۱۹۲صفحات) کا ایک نسخہ موصول ہوا۔ اس کے بعد آپ کا فون بھی آ گیا تھا۔ میں بے حد ممنون ہوں کہ آپ نے یاد فرمایا۔

میں نے یہ جامع مختصر اور مفید کتاب دیکھ لی ہے اور اس سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ مطالب کی جامعیت کے ساتھ ساتھ آپ کے سادہ مگر باوقار اسلوب نگارش کی داد دینا بھی ضروری ہے۔ آپ نے جس انصاف پسندی، محبت و عقیدت اور تحقیقی کاوش سے یہ ارمغان ارادت مرتب کیا ہے، اللہ اسے شرف قبول عطا فرمائے اور یہ بارگاہِ رسالت وولایت میں پسندیدہ ٹھہرے۔

آپ نے بہت اچھا کیا کہ مختلف زبانوں میں اس موضوع پر لکھی جانے والی کتابوں کی فہرست بھی شامل تالیف کر دی اور حضرت ابوطالب ﷜ کے بعض اہم مناقب بھی یکجا کر دیئے۔

جزاک اللہ خیرا

معین نظامی

یکم اپریل ۲۰۱۸ء

تبصرہ بر کتاب سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ

تبصرہ نگار: جاوید اقبال قزلباش، راولپنڈی

جب بات سچے جذبوں اور صادق احساسات کی ہوتی ہے تو عظیم معاصر محقق، مصنف اور عارف افتخار احمد حافظ قادری کا نام سامنے آتا ہے۔ وہ پچاس سے زیادہ کتابوں کے مصنف مؤلف اور مترجم ہیں۔ موصوف ایک متواضع، منکسر المزاج اور مرنجاں مرنج شخصیت ہیں۔ انہوں نے عالم اسلامی کے کونے کونے کا سفر کیا ہے اور ہر جگہ جانی پہچانی شخصیت ہیں۔

ایران ہو یا عراق، شام ہو یا لبنان، حجاز مقدس ہو یا ترکی، ھند ہو یا مصر و سوڈان و اردن آپ کی تصنیفات کا چرچا زبان زد خاص و عام ہے۔ راقم انہیں کوئی بیس سال سے جانتا ہے جب بندہ کی سہ ماہی پیغام آشنا کی ادارت کی ذمہ داری تھی اس زمانے میں ان کی تحقیقی مقالات کی اشاعت سے بڑا اطمینان حاصل ہوتا تھا۔ ان سے جو محبت اور مراودت تھی وہ آج بھی برقرار ہے۔

مصنف مذکور امت اسلامی کے دردمند اور غمگسار ہونے کے ناطے ہمیشہ اتحاد اسلامی پر مبنی موضوعات پر خامہ فرسائی اور محنت کرتے رہے اور آج ان کی زحمات کا ثمر ان کی مفید کتاب سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ، کی صورت میں ہمارے سامنے آچکا ہے۔ یہ کتاب جو احوال، آثار و مناقب حضرت ابوطالب رضی اللہ عنہ پر مشتمل ہے اس پر عالم اسلام کے نامور مشاہیر، علما اور دانشوروں نے تقاریظ لکھی ہیں۔ معروف شعراء نے بھی اپنے درخشندہ آثار چھپوائے ہیں اور فاضل محقق نے کتاب میں عالمی سطح پر کوئی ۱۵۰ کتابوں پر مشتمل کتابیات ابوطالب کی فہرست بھی دی ہے جو آئندہ دور کے محققین کے لئے مشعل راہ ہوگی۔

سید بطحاء، متولی کعبہ، سردار قریش، محافظ رسول، عم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، نکاح خوانِ حبیب خدا، پدر مرتضیٰ کی عظیم الشان شخصیت کی عظمت کا بین ثبوت قرآن حکیم کی سورۃ والضحیٰ کی یہ

آیت ہے۔

الم یجدک یتیما ماوی یعنی کیا ہم نے تمہیں یتیم پا کر پناہ نہیں دی؟

تاریخ گواہ ہے کہ یہ پناہ اور پرورش حضرت ابوطالب نے کی! آغوش حضرت ابوطالب ؓ میں پناہ کے فعل کو خداوند متعال نے اپنا فعل قرار دیتے ہوئے اپنی طرف منسوب کیا ہے۔ گویا ابوطالب کی پناہ کے معنی یہ ہوئے کہ انہوں نے نہیں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنی آغوش عطوفت میں لیے رکھا۔

یہ احسان اللہ تبارک وتعالیٰ کا تھا اور حضرت ابوطالب اس کا وسیلہ بنے۔ حضرت ابوطالب کے احسانات وزحمات کا قدردان خود ذات الٰہیہ ہے۔ وہ ذات جس کا ارشاد یہ ہے کہ "**ھل جزا الاحسان الا الاحسان**" احسان کا بدلہ سوائے احسان کے کیا ہے؟ تو کیا یہ ممکن تھا کہ محسن رسالت مآب ﷺ محافظ رسول ﷺ واسلام کے احسان کا بدلہ خدا احسان سے نہ دیتا یہی دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس احسان کو اپنا فعل قرار دے کر اس کی سند قرآن حکیم میں دی۔ بدیہی طور پر اس موضوع پر فاضل محقق نے تحقیق و تدقین کر کے محسن رسول ﷺ اور اسلام کی خوشنودی حاصل کی ہے۔ ہم ان کی توفیقات میں روز افزوں پیشرفت کے طالبگار اور دعا گو ہیں اور امید کرتے ہیں کہ ان کا یہ نقش نقش آخر نہ ہو اور ان کے قلم سے ایسے شاہکار آثار مترشح ہوتے رہیں جو شجر اسلام کی آبیاری اور امت اسلامی کی یگانگت اور وحدت میں موثر ہوں۔ چند شعر ہوئے ہیں جو ذیل میں پیش خدمت ہیں۔

عم حضرت رسول ہیں عمراں داستاں ان کی ہے بڑی جاذب
مکہ و زمزم و منیٰ سے پوچھ کون ہیں وہ سخی ابوطالب
حافظ اسلام کے ، نگہبان وہ روح حضرت رسول ﷺ کے قالب
حرم کعبہ کے جو نگراں اور تھے وہ سقائے حاج ابوطالب
ایک فرزند حضرت ابوطالب شہ مرداں علی ؑ کو جو غالب

اللھم زد فزد

عظیم کاوش

ماہرِ نطق و سخن ، افتخارِ قادری
خوش کلام و خوش دہن ، افتخارِ قادری
اُن کے قرطاس وقلم کا ہے زمانہ معترف
شاہسوارِ علم و فن ، افتخار قادری

معروف مصنف، مؤلف، محقق اور عالم جناب افتخار احمد حافظ قادری کی تازہ کاوش ''سیدنا ابوطالب ؓ احوال، آثار، مناقب'' نظر سے گزری۔ یوں تو مصنف ہذا کی تمام کاوشیں ہی اہل اسلام کے علم وآ گہی میں اضافے کا باعث ہیں اور محققین دوراں کی علمی ادبی تشنگی بجھانے کا ذریعہ ہیں مگر موجودہ کاوش پچھلی تمام کاوشوں سے اس لئے افضل و بہتر ہے کہ اس کا موضوع متنوع ، دقیق اور تحقیق طلب ہے مگر حافظ صاحب کے ہاتھوں میں آنے کی دیر ہے کہ دقیق سے دقیق تر گتھیاں آن کی آن میں سلجھ جاتی ہیں اور یوں آپ سرمایہ اہلسنت قرار پاتے ہیں۔ اس کتاب کے مبصرین کا تعلق چین، ترکی، لبنان، خراسان اور ہند وغیرہ سے ہے اس لحاظ سے آپ بین الاقوامی شخصیت قرار پاتے ہیں۔

متولی کعبہ، محافظ رسول ﷺ، عمِ مصطفیٰ ﷺ، پدر مرتضیٰ ؓ، کفیل رسول عربی ﷺ، نکاح خوانِ مصطفیٰ ﷺ، حضرت ابوطالب ؓ کے مراتب ومحاسن اور فضائل کو ترتیب وتدریج کے مراحل سے گزارنا واقعی کارِ دارد ہے۔ متعلقہ حوالہ جات اور مستند روایات کو مدون کرنا اور خصوصاً 150 مشہور کتب کے اسمائے مبارکہ مع اسمائے مصنفین کو ایک جگہ جمع کرنا مسلسل محنت اور لگن کا متقاضی ہے جو یقیناً مصنف ہذا کی اہل بیت عظام سے دلی عقیدت کا اظہار ہے۔

جس کی آغوشِ محبت میں پلی پیغمبری !!
جس نے بخشی آدمیت کو فلک تک برتری
دفن کردی جس نے استبداد کی غارت گری
بت تراشی، بت پرستی، بت نوازی، بت گری

چراغ گولڑہ، نصیرِ ملت حضرت پیر نصیر الدین نصیر گیلانی قادری چشتی ﷫ نے شانِ ابوطالب ﷜ کے حوالے سے کیا خوب فرمایا ہے میرے نزدیک یہ بہت بڑا تاریخ حوالہ ہے۔

اُن کی آغوش کی زینت ہیں علی ﷜ شیر خدا
نورِ احمد ﷺ ترا دامانِ ابوطالب ﷜ ہے !!
احترام اُن کا فرشتوں کی صفوں میں بھی ہوا
جس کو دیکھو وہ ثنا خوانِ ابوطالب ﷜ ہے
بعد تحقیق احادیث و روایات نصیرؔ !!
میرا دل قائلِ ایمانِ ابوطالب ﷜ ہے

الغرض یہ کتاب مختصر مگر جامع اور مدلل ہے اور اس کی زبان سادہ اور رواں ہے۔ اللہ کریم ہمیں ہر طرح کی دریدہ دہنی، بے ادبی، گستاخی، بے قدری اور عدم توجہی سے محفوظ فرمائے۔ خصوصاً آپ ﷺ کے والدین کریمین، جملہ اجدادِ امجاد، اہل بیت عظام، جملہ صحابہ کرام اور خصوصا آپ ﷺ کے محافظ اور عظیم چچا حضرت ابو طالب ﷜ کے ایمان کے حوالے سے کسی بھی قسم کی دریدہ دہنی اور نازیبا کلمات سے محفوظ فرمائے۔ حافظ صاحب کی یہ کاوش یقیناً ایک علمی سرمایہ ثابت ہوگی اور تحقیقی حوالوں کے اعتبار سے ایک عظیم کاوش گنی جائے گی۔

پروفیسر ڈاکٹر محمد آصف ہزاروی

شاہ طیبہ کے نگھدار ابوطالب ؓ ہیں

سیدنا ابوطالب سیدنا عبد مناف بن عبدالمطلب بن ہاشم زعمائے عرب میں سے ہیں جن کا تعلق بنی ہاشم سے ہے۔ امام علی ؓ کے والد ماجد اور نبی اللہ سیدنا محمد ﷺ کے تایا ہیں۔ دیوان ابوطالب میں رسول اللہ پر ان کے کامل ایمان کے واضح ثبوت ہیں۔ ان کی شاعری کی مجموعی دلالت کو متواتر جانا گیا ہے اور ان کے اشعار ایک موضوع میں اشتراک رکھتے ہیں اور وہ مشترکہ موضوع رسول اللہ کی نبوت و رسالت کی تصدیق ہے۔

حضرت ابوطالب ؓ نے ہمیشہ حضور ﷺ کی حفاظت کی یہاں تک کہ ان کے بستر پر بدل بدل کر اپنے بیٹوں خصوصاً حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو سلاتے تا کہ قریش حضور ﷺ کو نقصان نہ پہنچا سکیں۔ یہ بھتیجے کی محبت کے علاوہ اسلام سے بھی محبت کا ثبوت ہے کیونکہ بھتیجے کی محبت بیٹوں پہ فوقیت نہیں رکھتی۔ سیرت ابن ہشام و سیرت ابن اسحاق کے مطابق وفات کے وقت ایک صحابی (حضرت عباس ؓ) نے کان لگا کر سنا تو حضور ﷺ سے کہا کہ خدا کی قسم یہ وہی کلمات کہہ رہے ہیں جو اس سے قبل آپ ان کو کہنے کے لیے کہہ رہے تھے۔

تاریخ اسلام کے ابواب میں سیدنا ابوطالب ؓ کی شخصیت کے حوالے سے مختلف پہلو زیر بحث ہیں جن میں حضرت رسول اکرم کی کفالت کے لیے آپ کا انتخاب اور انہیں حضرت ابوطالب کے سپرد کرنے کے پس پردہ مقاصد؛ حضرت رسول اکرم ﷺ کی حفاظت و کفالت نہایت ہی اہمیت کی حامل ہے۔

کفالت کو احسن اور مکمل طور سے انجام دینا۔ حضرت رسول اکرم ﷺ کی حفاظت کرنا اور اسلام کا تسلسل حضرت ابوطالب کے مرہون منت ہے۔ عربستان میں

حضرت ابو طالب ؓ کی شخصیت، مقام و مرتبہ اور آپ کا حسب و نسب روزِ روشن کی طرح عیاں اور واضح ہے۔ آپ ؓ کے ایمان کی پختگی اصحابِ کہف کے ایمان کی مانند خلقِ خدا پہ روشن اور منور ہے۔

سیدنا ابو طالب ؓ کی ذاتِ والا صفات کے یہی معطر و مطہر گوشے افتخار احمد حافظ قادری صاحب کی گرانمایہ تالیف میں جگمگاتے ہیں جس میں آپ نے ان کی سیرت مطہرہ کے سنہرے نقوش مدلل و مفصل انداز میں اردو دان طبقے تک پہنچائے ہیں۔ سادہ اور مؤثر اندازِ تحریر، دلکش اسلوب کے ساتھ ساتھ عشقِ نبوی کی مہک گہرے اثرات کی نقاش ہے۔

کتاب سیدنا ابو طالب ؓ (احوال، آثار، مناقب) میں ہر گونہ پہلو حقِ مودت، تحقیق انیق کے ساتھ رقم کیا گیا ہے جس میں نظم و نثر کی شگفتگی غالب ہے۔ عربی عبارات کے تراجم اور اکابر کے اقتباسات رعنائی بخش ہیں۔

آٹھ ابواب پہ مشتمل تحقیق کو موصوف نے سید بطحاء کے حضور پیش کیا ہے جس باعث ترقیم و تسوید میں محتاط ہیں اور تاریخی حقائق کے ساتھ ساتھ ادب کو ملحوظِ خاطر رکھا ہے۔ اطراف و اکناف سے احباب کے مراسلات مستزاد ہیں جس میں عرب و عجم کے دانشوروں کا اعتقاد جھلملاتا ہے۔ کتبِ احادیث و سیر اور اہل سنت و جماعت کے معتبر منابع سے لائق ستائش خوشہ چینی حافظ صاحب کی تحقیقی جہات کی عکاس ہے جس میں منفرد انداز سے کفیل مجتبیٰ کے احوال و آثار پیش کیے گئے ہیں۔

علامہ امجد منیر الازہری فاضل جامعۃ الازہر مصر
آستانہ عالیہ بھکھی شریف ضلع منڈی بہاء الدین

افتخارِ ملت

کتاب مستطاب ''سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ'' باصرہ نواز ہوئی۔ یہ عظیم محقق صاحب تالیفات کثیرہ گرامی قدر افتخار احمد حافظ قادری صاحب زید مجدہ کی گراں قدر یہ علمی تحقیقی کاوش ہے۔ان شاء اللہ العزیز یہ عوام وخواص کے لئے "قرۃ اعین" اور اہل علم وفن کے لئے ایک مہمیز ثابت ہوگی۔ فاضل مؤلف نے اس کی جو مفید ابواب بندی کی ہے اس کے باعث یہ اپنے موضوع پر تسہیل وتفہیم کی ایک گائیڈ بن گئی ہے۔ مزید مانوس الفاظ، سہیل تراکیب، ندرت اسلوب اور اظہار بیان کی سلاست نے ابلاغ کو مثۃ بالمئۃ بنادیا ہے۔ یہی ایک غیر معمولی اور مکمل تحقیق کے اوصاف ہوتے ہیں۔

کتاب کا ہر ہر جملہ اپنے مصنف کی حضرت ابوطالب رضی اللہ عنہ سے محبت کا کمال درجہ عکاس ہے۔ یعنی کتاب کی نص میں مصنف کلام کرتا دکھائی دیتا ہے ایسے، کہ جیسے جناب حافظ صاحب کی روح جملوں میں سرایت کرگئی ہو۔

جہاں تک حضرت مولا علی شیر خدا باب مدینۃ العلم کرم اللہ وجہہ الکریم کے والد گرامی حضرت سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ کی ذاتِ گرامی کا تعلق ہے، ارباب علم ودانش اور احباب حل وعقد بخوبی آگاہ ہیں کہ حضرت سیدنا عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے بعد حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی کفالت آپ کے ذمہ ہی رہی اور پھر اعلان نبوت کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت بھی قدرت الٰہی کی طرف سے آپ کو ہی تفویض رہی اور یہ اللہ تعالیٰ کا کیسا حسن انتخاب ہے۔ (سبحان اللہ عزوجل)

یادرہے کہ حضرت ابوطالب رضی اللہ عنہ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ کفالت وحفاظت محض ایک ذمہ داری سمجھتے ہوئے ہی نہ کی تھی بلکہ آپ رضی اللہ عنہ کو ذاتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے حد درجہ عشق تھا، یہی وجہ ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف آنے والی ہر تکلیف ومصیبت کو آپ نے اپنی ذات پر سہا ہے حتیٰ کہ دیگر سردارانِ عرب کی دشمنی تک مول لی لیکن حمایت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

میں کوئی ایک دقیقہ بھی فروگزاشت نہ کیا۔ اس پر علامہ بدرالدین عینی اپنی تصنیف "عمدة القاری" میں تحریر فرماتے ہیں۔

"ابوطالب ﷛ نے اپنے قصیدہ لامیہ میں اپنے خلاف قریش کی اُس عداوت کے کئی امور کا ذکر کیا ہے جس کا سبب حضور نبی کریم ﷺ کی ذات تھی اور انہوں نے اس قصیدہ میں آپ ﷺ کی ذات ونسب کی تعریف اور سیادت و حمایت کا ذکر کیا ہے"۔

سیرت نگاری اور سیرت فہمی سے مربوط لوگ اس بات کے بھی مؤید ہوں گے کہ حضرت ابوطالب ﷛ کے دفاعی وحفاظتی امور اور قربانیوں کے ذکر کے بغیر سیرت رسول عربی ﷺ بام تکمیل کو پہنچ ہی نہیں سکتی، تو پھر حق بنتا ہے کہ اس ذات گرامی پر اور بہت کچھ لکھا جانا چاہیے۔

ماشا اللہ فاضل مصنف و مؤرخ جناب افتخار احمد حافظ قادری نے اپنے اس موضوع پر اگرچہ تشنہ کام نہیں رہنے دیا لیکن پھر بھی بہت کچھ لکھنا ابھی باقی ہے۔ قبلہ حافظ صاحب کی یہ کاوش قابل ستائش ہے، محض الفاظ کی بھر مار نہیں ہے بلکہ دلائل و براہین اور حوالہ جات کی تقدیم سے زیر نظر کتاب، تحقیق کے نقطہ کمال تک پہنچ چکی ہے۔ اگرچہ اس سے قبل بھی آپ کے منقارِ قلم سے بہت سی کتب اُفق تصنیف پر ہویدا ہو چکی ہیں لیکن حضرت ابوطالب ﷛ کے موضوع پر آپ نے خامہ فرسائی کر کے قوم وملت کو تحقیق انیق اور صاحب عمیق کے جو گل سرسبد پیش کئے ہیں اس کاوش کو آپ نے افتخار ملت بنا دیا ہے۔

اللہ تعالیٰ ان کے تحقیقی ذوق، پختگی علم، حریت فکر، تفہیم آشنا خیال، بالغ نظری اور سیال قلم کو اپنی قوتوں کا حصار بخشے تاکہ کوئی حاسد و عائن کی ان تک دسترس نہ ہو سکے۔

پروفیسر ڈاکٹر محمد عبدالقوی نوشاہی اویسی بغدادی

جامعہ نوشاہیہ رضویہ، فیصل آباد

Govt. College University Faisalabad
Department of Islamic Studies & Arabic

Dr. Ghulam Shams-ur-Rehman
Chairman

Dated 18-04-2018

افتخار احمد حافظ قادری

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ!

امید ہے آپ خیریت سے ہوں گے۔ مجھے آپ کا نسخہ "**سیدنا ابوطالب** رضی اللہ عنہ" موصول ہوا۔ میں آپ کو اس خوبصورت کاوش پر مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ اور آپ کے لئے دعا گو ہوں کہ اللہ رب العزت آپ کو علمی میدان میں کامیابیوں سے نوازے۔ آمین

چیئرمین

شعبہ علوم اسلامیہ وعربی

گورنمنٹ کالج یونیورسٹی، فیصل آباد

Dr. Zuhoor Ahmad Azhar
Professor Emeritus of Arabic
Professor of Hujveri Chair
Ex-Dean / Principal
Oriental College, University of Punjab
Lahore - Pakistan

مکرم ومحترم افتخار احمد حافظ قادری صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

آپ کی ارسال کردہ چار کتابیں موصول ہوگئی ہیں، بے حد شکر گزار ہوں، ہر کتاب اہم اور قابل ستائش ہے، ہسپتال سے فراغت کے بعد آپ کی کتاب

"سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ"

پر مفصل بات کرنے کا ارادہ ہے، ان شاء اللہ العزیز اس اچھی اور مفید کتاب پر بات بھی اچھی اور مفید ہوگی۔

باقی تین کتابوں، خصوصاً "الصلوات الالفیه بأسماء خیر البریه" تو حصول برکت وثواب کے لئے ہیں۔ جس کے لئے مکرر شکریہ۔

آپ کا مخلص

ڈاکٹر ظہور احمد اظہر

مرکزی جماعت اہلسنت خضدار

ضلعی دفتر: دارالعلوم جامعہ قاسمیہ نورانی مسجد، اسدآباد، خضدار، بلوچستان

قابل ذی احترام برادرم افتخار احمد حافظ قادری صاحب کو خالق کائنات نے بڑی عظیم اور ممتاز صفات سے نوازہ ہے۔ جو کہ قابل رشک ہے۔ جن میں سے سب سے عظیم صفت ایک قلمکار ہونا ہے۔ یعنی قلم کی طاقت دنیا میں سب قوتوں اور طاقتور پر بھاری اور برتری رکھنے والی طاقت ہے۔

دنیا میں آئے بڑے بڑے بادشاہ نامور سالار وشہوار اور قابل ترین فنکار آئے اور اپنے اپنے فنون اور شعبہ جات میں کمال مہارت بھی حاصل کی مگر بہت ہی جلد قصہ پارینہ بن کر تاریخ کے گمشدہ اوراق کا حصہ بن گئے اور اہل دنیا کے لئے انجان بن گئے مگر اس کے برعکس اہل قلم اپنے قلم کی طاقت وقوت سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے تاریخ کا حصہ بن گئے اور تابندہ ستاروں کی مانند چمکتے دمکتے رہے الغرض اہل قلم ہمیشہ جاویداں زندگی کے مالک ہوتے ہیں اور تاریخ اُن کے بغیر ادھوری ہوتی ہے۔

اُن میں نامور شخصیات سے ایک عظیم اور باکمال شخصیت برادرم جناب افتخار احمد حافظ قادری ہیں جن کو رب کریم نے قلم کی طاقت وقوت عطا فرمائی ہے۔ جن کی بدولت وہ اہم اور مختلف عناوین پر اپنے قلم کے شہ پارے اور باب علم وفکر کے لئے اور اصحاب ذوق کے لئے تحریر کر کے اپنا نام اہل دنیا کی ان عظیم الصفات اعلیٰ الدرجات شخصیات میں لکھوا بیٹھے۔

ایمان عم رسول ﷺ حضرت سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ امت مسلمہ کا ایک متفق علیہ مسئلہ تھا اور اس بارے علماء کرام اور مجتہدین عظام کی تفصیلی تحقیق کو محترم جناب افتخار احمد حافظ قادری کے یکجا فرما کر اہل ایمان کے لئے ایک عظیم تحفہ تحریر فرمایا۔

اللہ تعالیٰ اپنی بارگاہ میں قبول منظور فرمائے اور ذریعہ نجات بنائے۔ آمین

علامہ عبدالرحمان مجاہد
ضلعی ناظم اعلیٰ مرکزی جماعت اہل سنت، خضدار

سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ طالب و مطلوب ہیں

حضرت ابوطالب رضی اللہ عنہ تاعمر سید اولین و آخرین ﷺ کی حفظ وحمایت اور کفالت ونصرت میں محور ہے۔ اپنی اولاد سے بڑھ کر حضور ﷺ کو عزیز رکھا اور ایسے وقت میں کہ ایک عالم آپ ﷺ کا دشمن ہوگیا تھا آپ کا ساتھ دیا۔ حضور ﷺ کی محبت میں اپنے اعزا واقارب سے مخالفت لی، سب کو چھوڑ دینا گوارا کیا مگر حضور ﷺ کی غمگساری وجانثاری میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا۔ وہ یقیناً جانتے تھے کہ افضل مرسلین اللہ تعالیٰ کے سچے رسول ﷺ ہیں۔

حافظ ابونعیم اور دوسرے محدثین نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوطالب نبی کریم ﷺ سے بے پناہ محبت اور والہانہ عقیدت رکھتے تھے اور ایسی محبت آپ اپنی اولاد سے بھی نہیں کرتے تھے۔ حتیٰ کہ آپ کو آغوش میں لیے بغیر نہ سوتے اور نہ ہی آپ کو لیے بغیر گھر سے باہر نکلتے تھے۔ آپ فرمایا کرتے تھے، **إِنَّ إِبْنُ آمِنَةَ النَّبِيُّ مُحَمَّداً، عِنْدِي يَفُوْقُ مَنَازِلَ الأَوْلَادِ؛** آمنہ کے بیٹے اللہ کے نبی محمد مصطفیٰ ﷺ میرے نزدیک میری اولاد سے بڑھ کر عزیز ہیں۔

امام مفسرین ومحدثین حضرت جلال الدین سیوطی **جَامِعُ الصَّغِيرْ** میں حدیث مبارکہ بیان کرتے ہیں **اَلْعَبْدُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ** آدمی اسی کے ساتھ ہوگا جس سے محبت ہوگی۔ حدیثِ مصطفیٰ ﷺ پر اربابِ علم وصاحبانِ ایمان غور کریں۔ **مَنْ مَسَّ جِلْدِيْ لَنْ تَمَسَّهُ النَّارُ؛** جس نے میرے جسم اطہر کو مس کیا آگ اس کو کبھی نہ جلائے گی۔ چند روایات کی طرف توجہ چاہوں گا۔ 1۔ جس رومال سے حضور ﷺ دستِ مبارک پونچھیں اسے آگ نہ جلائے۔ 2۔ جس آٹے کو حضور ﷺ کا ہاتھ لگ جائے اسے تندور کی گرمی نہ لگے۔ 3۔ صحابہ کرام جسد مبارک مس کرلیں تو بہشتی۔

4۔موئے مبارک، ناخن اور ملبوسات قبر میں ہوں تو بہشتی۔5۔قیامت میں جس کا نام محمد ہوگا وہ اوران کے والدین بہشتی۔۔۔۔

مکرمی ڈاکٹر سید علی عباس شاہ صاحب کے زیر مطالعہ حافظ افتخار احمد قادری صاحب کی دلآویز و دلنواز کتاب سیدنا ابوطالب کے حوالے سے نظر نواز ہوئی۔محکم دلائل و براہین کے ساتھ حسن اعتقاد کی تخلیط لفظوں میں نمایاں ہے۔ذوق شعری مستزاد ہے جس میں علم وادب کے رنگ جھلملاتے ہیں۔قرآن وحدیث اور سیرت نبوی کے حوالے سے شاہ بطحاء کے مناقب بیان کیے گئے ہیں۔ماضی قریب میں محترم منشا تابش قصوری نے بھی اس موضوع پہ خامہ افروزی کی ہے جس کا مقتدر علمی حلقوں نے خیر مقدم کیا۔علامہ صائم علیہ الرحمہ کی گرانمایہ کتاب ایمان ابی طالب ؓ ان تمام کاوشوں کا سرنامہ ہے۔کرنل محمد انور مدنی جو ڈاکٹر سید علی عباس شاہ صاحب کے رفقا میں سے ہیں اس موضوع پہ نکاح خوان رسالت کے زیر عنوان عقیدت کے موتی زیب قرطاس کر چکے ہیں۔

ان تمام عمائد کی بین الاقوامی شہرت کی حامل تحقیقی کتب کے بعد حافظ افتخار احمد قادری صاحب کی یہ بے مثال کاوش یقیناً لائق تحسین ہے جو چمنستان مودت میں اپنی الگ پہچان اور منفرد مسکان رکھتی ہے جس کا مطالعہ انبساط و تسکین قلب اور روح کی تطہیر کا باعث ہے۔عمدہ طباعت واشاعت کے پیکر میں معارف ابوطالب ؓ کا خردنامہ ایک اعلیٰ وارفع تحقیق ہے جس کے عرفان کے لیے حق کا وجدان ناگزیر ہے۔

ابوطالب ؓ رسول پاک ﷺ کا محبوب ہے بے شک
ابوطالب ؓ نبی ﷺ کا طالب ومطلوب ہے بے شک

علامہ شاھد حسین خضری، منتظم خضر ملت اسلامک ریسرچ انسٹیٹیوٹ، رحیم یار خان

انگلستان میں معارف ابوطالب علیہ السلام

انگلستان کی سرزمین پہ اسلامی تعلیمات کی مقبولیت اور احکام کے اتباع میں بتدریج اضافہ ہو رہا ہے جس میں علمائے اعلام اور مشائخ عظام کی گرانقدر کاوشیں لائق تحسین ہیں۔ معارف دین کے حوالے سے ماضی قریب میں برادر مکرم پیر سید خضر حسین چشتی کی ایمان افروز تحقیقی کتب اور مترنم شاعری برطانیہ بھر میں مقبول رہی۔ سیدنا ابوطالب علیہ السلام کے حوالے سے عزیزم علی عباس شاہ کا تحقیقی مضمون نقیبِ مصطفیٰ ﷺ کے عنوان سے زیر بحث رہتا ہے۔ بی بی سی لندن کی اردو سروس کے چیف براڈ کاسٹر جناب صفدر ہمدانی کی زیر ادارت شائع ہونے والے مضامین ، روزنامہ اخبارات کے ویب ایڈیشنز اور ریسرچ انسٹیٹیوٹس کے تحقیقاتی صفحات پہ موقر انداز میں شائع ہونے والی نگارشات آپ کی منفرد شناخت ہیں۔

حافظ افتخار احمد قادری مذہبی وادبی حلقوں میں بخوبی جانے جاتے ہیں۔ پچاس گرانقدر کتب کی اشاعت کے بعد ان کی نئی کتاب زیر مطالعہ ہے جس میں قریباً پونے دوسو صفحات میں انہوں نے تاریخ عالم کے محسن اعظم کے احسانات کا گلدستہ اقوام عالم کے سامنے پیش کیا ہے۔

زیر نظر تصنیفِ لطیف میں حافظ افتخار احمد قادری صاحب نے اپنی تحقیق انیق میں موضوع کے ساتھ انصاف کرنے کی بھرپور کوشش کی ہے جس میں حسن اعتقاد کے ساتھ اعتدال کی آمیزش ہے۔ تاریخی روایات میں سند اور حوالے کے ساتھ اردو ترجمہ قرین عبارت ہے۔

عہد حاضر کے جدید شعرا کا پختہ کلام سیدنا ابوطالب علیہ السلام کے متنوع خصائل اور سیرت مقدسہ کا شفاف آئینہ ہے جس میں ہر سخنور نے اپنے اپنے انداز میں پرکیف نذرانہ سیدِ بطحاء کے حضور پیش کیا ہے جسے حافظ صاحب نے عمدہ قرینے سے باب ہشتم مناقب میں

ترتیب دیا ہے۔حضرت ابوطالب کے اشعار اور افکار عربی زبان میں دینیات کا بحرِ زخار ہیں۔

کتاب کے صفحات کی مناسب تزئین اور مندرجات کی ترتیب حافظ افتخار احمد قادری صاحب کے جمالیاتی ذوق کا درپن ہے۔علمی بحث میں روحانی توجہات نے متن کو رعنائی عطا کی ہے جس میں عرب وعجم کے قدیم وجدید ادب کی ملاحت نوازیز ہے۔متقدم ومتاخر علمائے دین اور اولیاء اللہ کے جذبات واحساسات کو قرینے سے قرطاس پہ سجایا گیا ہے جو اپنی انفرادیت کا بذاتِ خود مقیاس ہے۔حافظ صاحب کے معاصرین نے بھی اپنے پیام میں عقائد کا اظہار کیا ہے۔

باب چہارم میں سیرت ابوطالب رضی اللہ عنہ کے مختلف گوشے آپ کے ایمان برحق کے دلائل ہیں جن میں آپ رضی اللہ عنہ اہل ایمان کے سرتاج دکھلائی دیتے ہیں۔سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں ارادت پیش کرنے والے کثیر مشائخ کا تذکرہ اور قرن اولیٰ تا عہد حاضر سپاس گزاری کا تسلسل تاریخ اسلام میں آپ کی بزرگی کے گہرے نقوش ہیں۔

باب پنجم میں آپ رضی اللہ عنہ سے حدیث نبوی کی روایت اور مرویات ابوطالب پہ علمی تحقیق کا تذکرہ ہے جس میں اہل سنت وجماعت کے مصادر کی ورق گردانی نظر آتی ہے۔

باب ہفتم میں آپ کی ذات بابرکات کے حوالے سے ترتیب دی گئی ڈیڑھ سو کتب کا ذکر جس میں عرب وعجم کے خردمند دہلیز ابوطالب رضی اللہ عنہ کے کاسہ لیس دکھلائی دیتے ہیں۔آپ رضی اللہ عنہ کی سیرت وسوانح ،احوال وآثار،فکر وفلسفہ کے ساتھ ساتھ شعر وسخن پہ بھی الگ سے اظہارِ خیال کیا گیا ہے جس کا مختصر جائزہ اس باب میں پیش کیا گیا ہے۔

آپ رضی اللہ عنہ کی 80 سالہ حیات دنیا تاریخ عالم میں انقلاب کا باعث بنی جس میں آپ کی بلند قامت شخصیت کا ہر ایک پہلو سبق آموز بھی ہے اور نصیحت آمیز بھی۔

علامہ مزمل حسین جماعتی، خطیب وامام جامع مسجد وکٹوریہ پارک ،مانچسٹر
چیئر مین علماء کونسل وسرپرست جماعت اہل سنت برطانیہ ویورپ

مصنف کتاب ھذا "افتخار احمد قادری"
کی اب تک شائع ہونے والی کتب کی
فہرست

نمبر شمار	نام کتاب	سال اشاعت
1-	زیارات مقدسہ (تحریر وتصاویر)	1999
2-	سفر نامہ ایران وافغانستان (تحریر وتصاویر)	2000
3-	زیارتِ حبیب ﷺ	2000
4-	ارشاداتِ مرشد	2001
5-	خزانۂ دُرود وسلام	2001
6-	دیارِ حبیب ﷺ (تحریر وتصاویر)	2001
7-	گلدستۂ قصائد مبارکہ	2001
8-	قصائدِ غوثیہ	2002
9-	سرزمینِ انبیاء واولیاء (تصویری البم)	2002
10-	زیارات اولیائے پاکستان (تصویری البم)	2002
11-	بارگاہِ غوث الثقلین رضی اللہ عنہ	2002
12-	سرکارِ غوث اعظم رضی اللہ عنہ	2002
13-	مقاماتِ مبارکہ آل واصحاب رسول ﷺ	2002
14-	زیارات شام (تصویری البم)	2003
15-	زیارات شہر رسول ﷺ (تصویری البم)	2003

2003	اولیائے ڈھوک قاضیاں شریف	-16
2005	فضیلتِ اہل بیتِ نبوی ﷺ	-17
2006	زیاراتِ مصر (تحریر وتصاویر)	-18
2006	بارگاہ پیر رومی میں (تحریر وتصاویر)	-19
2008	سفرنامہ زیارات مراکش (تحریر وتصاویر)	-20
2008	زیارات مدینہ منورہ (تحریر وتصاویر)	-21
2008	زیارات ترکی (تحریر وتصاویر)	-22
2009	زیارات اولیائے کشمیر (تحریر وتصاویر)	-23
2009	گلدستہ دُرود وسلام	-24
2010	تکمیل الحسنات	-25
2010	انوار الحق	-26
2010	خزینۂ دُرود وسلام	-27
2010	فرمودات حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ	-28
2010	التفکر والاعتبار	-29
2010	70 صیغہ ہائے دُرود وسلام	-30
2011	ورفعنا لک ذکرک (92 صیغہ ہائے دُرود وسلام)	-31
2012	زیارات ایران (تحریر وتصاویر)	-32
2013	سفرنامہ زیارت ترکی (تحریر وتصاویر)	-33

-34	کتابچہ حضرت داوا ابراس ؑ	2013
-35	ہدیۂ دُرود و سلام	2013
-36	سفرنامہ زیارات عراق واُردن (تحریر و تصاویر)	2013
-37	دُرود و سلام کا نادر و انمول انسائیکلوپیڈیا	2013
-38	سدرۃ شریف تا مدینہ منورہ (تحریر و تصاویر)	2014
-39	شانِ بتول ؓ بزبانِ رسول ﷺ	2014
-40	الصلوات الالفیۃ/صلوات النبویۃ	2015
-41	شانِ علی ؓ بزبانِ نبی ﷺ	2016
-42	عظائم الصلوات والتسلیمات	2016
-43	شانِ خلفائے راشدین ؓ بزبانِ سید المرسلین ﷺ	2016
-44	سیدنا حمزہ بن عبد المطلب ؓ	2016
-45	الصلوات الالفیۃ بأسماء خیر البریۃ	2017
-46	سفرنامہ زیارات ازبکستان	2017
-47	شاہِ حبشہ حضرت اصحمۃ النجاشی ؓ	2017
-48	سفرنامہ زیارتِ ترکی	2017
-49	صلاۃ و سلام برائے زیارت خیر الانام ﷺ	2017
-50	سفرنامہ زیارت شام	2017
-51	سیدنا ابو طالب ؓ	2018
-52	الفیۃ الصلوات علی فخر الموجودات	2018

اختتامِ کتاب

الحمد للہ والشکر للہ سبحانہ وتعالیٰ

علی ھذا التوفیق

سرکارِ دو عالم ﷺ کے والدین کریمین کے احوالِ مبارک پر کتاب ہذا کا اختتام اس پہلی اور آخری دُعا کے ساتھ کر رہا ہوں۔

کاش کروا دیں شہِ بطحاء سے کہہ کر حشر میں
ہم فقیروں کی شفاعت والدینِ مصطفیٰ ﷺ

❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀

پائے گی شرفِ قبولیت یہ نزدِ کبریا
روزِ محشر یہ بنے گی لازماً وجہ نجات
نظرِ استحسان سے دیکھیں گے اس کو اہلِ حق
اس کی خوشبو سے معطر ہوں گے بے شک شش جہات

❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀

باسعادت ہے وہ بے شک خوش نصیب انسان ہے
جس نے لکھی جس نے چھاپی ہے یہ بابرکت کتاب

درُودِ القائی

اَللّٰھُمَّ صَلِّ بِعَدَدِ اَنْتَ تُصَلِّیْ وَ عَدَدَ مَلَائِکَتِكَ یُصَلُّوْنَ
وَ عَدَدَ الْمُؤْمِنِیْنَ صَلُّوْا وَسَلَّمُوْا وَ سَیُصَلُّوْنَ وَ سَیُسَلِّمُوْنَ
عَلٰی حَبِیْبِكَ سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا وَ شَفِیْعِنَا مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی آلِہٖ
وَ اَصْحَابِہٖ وَاَوْلِیَائِہٖ وَ خُصُوْصًا عَلَی الْاَبَوَیْنِ الْکَرِیْمَیْنِ
لِسَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا خَیْرُ الْاَنَامِ وَ عَلٰی وَلَدِہٖ الْغَوْثِ الْاَعْظَمِ
سَیِّدِنَا اَلشَّیْخ عَبْدِالْقَادِرِ الْجِیْلَانِیْ وَ اَبَوَیْہِ الْکَرِیْمَیْنِ
وَ عَلٰی قُطْبِ الزَّمَانِ سَیِّدِنَا اَبُو الْحَسَنْ اَلشَّاذْلِیْ وَ عَلٰی
سِرِّ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ مَوْلَانَا جَلَالُ الدِّیْنِ الرُّوْمِیْ وَ عَلٰی
سَیِّدِیْ وَ مُرْشِدِیْ وَ مَوْلَایَ اَلسَّیِّدِ تَیْسِیْرِ مُحَمَّدِ یُوْسُفْ
اَلْحَسَنِیْ اَلسَّمْھُوْدِیْ اَلْمَدَنِیْ وَبَارِكْ وَ سَلِّمْ ۔

درُود وسلام سے محبت اور اُس کی نشر و اشاعت کے نتیجے میں اللہ تبارک وتعالیٰ کے فضل وکرم اور سرکارِ مدینہ ﷺ کی خصوصی نگاہِ کرم کے طفیل بروز جمعۃ المبارک مؤرخہ 28 ربیع الاول شریف 1432ھ بمطابق 4 مارچ 2011ء افتخار احمد حافظ قادری شاذلی کو درُود وسلام کا مذکورہ بالا صیغہ ترتیب دینے کی سعادت نصیب ہوئی اور اُس صیغۂ درُود وسلام کو درُودِ القائی سے موسوم کیا۔

نا قبولِ بارگاہِ حق کبھی ہوتا نہیں
غور کے قابل ہے یہ تخصیص و تفریدِ **درُود**
مژدۂ بخشش ہے **حافظ افتخار احمد** تجھے
خوف و دلآویز کی ہے تو نے تسویدِ **درُود**

عبدالقیوم طارق سلطانپوری
حسن ابدال، ضلع اٹک

No.F.5-6/2013-DBNB
GOVERNMENT OF PAKISTAN
NATIONAL HISTORY & LITERARY HERITAGE DIVISION
NATIONAL LIBRARY OF PAKISTAN

Islamabad 03, April, 2019

Subject:- **ACKNOWLEDGE RECEIPT.**

Dear Sir,

I acknowledge with thanks the receipt of the following books/brochures delivered to National Library of Pakistan under Copyright Law:

تعداد کتب	سال اشاعت	نام مصنف	نام کتاب	نمبر شمار
01	1999	افتخار احمد حافظ قادری	زیارات مقدسہ (تحریر و تصاویر)	-1
01	2000	افتخار احمد حافظ قادری	سفرنامہ ایران وافغانستان (تحریر و تصاویر)	-2
02	2000	افتخار احمد حافظ قادری	زیارتِ حبیب ﷺ	-3
01	2001	افتخار احمد حافظ قادری	ارشاداتِ مرشد	-4
02	2001	افتخار احمد حافظ قادری	خزانہ دُرود و سلام	-5
01	2001	افتخار احمد حافظ قادری	دیارِ حبیب ﷺ (تحریر و تصاویر)	-6
02	2001	افتخار احمد حافظ قادری	گلدستۂ قصائدِ مبارکہ	-7
01	2002	افتخار احمد حافظ قادری	قصائدِ غوثیہ	-8
01	2002	افتخار احمد حافظ قادری	سرزمینِ انبیاء و اولیاء (تصویری البم)	-9
01	2002	افتخار احمد حافظ قادری	زیارات اولیائے پاکستان (تصویری البم)	-10
01	2002	افتخار احمد حافظ قادری	بارگاہِ غوث الثقلین رضی اللہ عنہ	-11
01	2002	افتخار احمد حافظ قادری	سرکار غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ	-12
01	2002	افتخار احمد حافظ قادری	مقاماتِ مبارکہ آل و اصحابِ رسول ﷺ	-13
01	2003	افتخار احمد حافظ قادری	زیارات شام (تصویری البم)	-14
01	2003	افتخار احمد حافظ قادری	زیارات شہرِ رسول ﷺ (تصویری البم)	-15
01	2003	افتخار احمد حافظ قادری	اولیائے ڈھوک قاضیاں شریف	-16
02	2005	افتخار احمد حافظ قادری	فضیلتِ اہل بیتِ نبوی ﷺ	-17
01	2006	افتخار احمد حافظ قادری	زیارات مصر (تحریر و تصاویر)	-18
01	2006	افتخار احمد حافظ قادری	بارگاہ پیر رومی میں (تحریر و تصاویر)	-19

-20	سفرنامہ زیاراتِ مراکش (تحریر وتصاویر)	افتخار احمد حافظ قادری	2008	01
-21	زیاراتِ مدینہ منورہ (تحریر وتصاویر)	افتخار احمد حافظ قادری	2008	01
-22	زیاراتِ ترکی (تحریر وتصاویر)	افتخار احمد حافظ قادری	2008	01
-23	زیاراتِ اولیائے کشمیر (تحریر وتصاویر)	افتخار احمد حافظ قادری	2009	01
-24	گلدستہ دُرود وسلام	افتخار احمد حافظ قادری	2009	01
-25	تکمیل الحسنات	افتخار احمد حافظ قادری	2010	01
-26	انوار الحق	افتخار احمد حافظ قادری	2010	01
-27	خزینۂ دُرود وسلام	افتخار احمد حافظ قادری	2010	01
-28	فرموداتِ حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ	افتخار احمد حافظ قادری	2010	01
-29	التفکر والاعتبار	افتخار احمد حافظ قادری	2010	01
-30	70 صیغہ ہائے دُرود وسلام	افتخار احمد حافظ قادری	2010	01
-31	ورفعنا لک ذکرک (92 صیغہ ہائے دُرود وسلام)	افتخار احمد حافظ قادری	2011	01
-32	زیاراتِ ایران (تحریر وتصاویر)	افتخار احمد حافظ قادری	2012	01
-33	سفرنامہ زیارتِ ترکی (تحریر وتصاویر)	افتخار احمد حافظ قادری	2013	01
-34	کتابچہ حضرت دادا برلاس رحمۃ اللہ علیہ	افتخار احمد حافظ قادری	2013	01
-35	ہدیۂ دُرود وسلام	افتخار احمد حافظ قادری	2013	01
-36	سفرنامہ زیاراتِ عراق واُردن (تحریر وتصاویر)	افتخار احمد حافظ قادری	2013	01
-37	دُرود وسلام کا نادر وانمول انسائیکلوپیڈیا (جلد اول وجلد دوم)	افتخار احمد حافظ قادری	2013	01
-38	سدرۃ شریف تا مدینہ منورہ (تحریر وتصاویر)	افتخار احمد حافظ قادری	2014	01
-39	شانِ بتول رضی اللہ عنہا بزبانِ رسول ﷺ	افتخار احمد حافظ قادری	2014	01
-40	الصلوات الالفیۃ/صلوات النبویۃ	افتخار احمد حافظ قادری	2015	01
-41	شانِ علی رضی اللہ عنہ بزبانِ نبی ﷺ	افتخار احمد حافظ قادری	2016	01
-42	عظائم الصلوات والتسلیمات	افتخار احمد حافظ قادری	2016	01
-43	شانِ خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم بزبانِ سید المرسلین ﷺ	افتخار احمد حافظ قادری	2016	01
-44	سیدنا حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ	افتخار احمد حافظ قادری	2016	01
-45	الصلوات الالفیۃ بأسماء خیر البریۃ	افتخار احمد حافظ قادری	2017	01
-46	سفرنامہ زیاراتِ ازبکستان	افتخار احمد حافظ قادری	2017	01

01	2017	افتخار احمد حافظ قادری	شاہِ حبشہ حضرت اصحمۃ النجاشی رضی اللہ عنہ	-47
01	2017	افتخار احمد حافظ قادری	سفر نامہ زیارتِ ترکی	-48
01	2017	افتخار احمد حافظ قادری	صلاۃ وسلام برائے زیارت خیر الانام ﷺ	-49
01	2017	افتخار احمد حافظ قادری	سفر نامہ زیارت شام	-50
01	2018	افتخار احمد حافظ قادری	سیدنا ابو طالب رضی اللہ عنہ	-51
01	2018	افتخار احمد حافظ قادری	الفية الصلوات على فخر الموجودات	-52
01	2018	افتخار احمد حافظ قادری	مناقب والدین مصطفیٰ کریم ﷺ	-53
01	2018	افتخار احمد حافظ قادری	حیات انور	-54
01	2018	افتخار احمد حافظ قادری	شہزادیٔ کونین علیہا السلام	-55
01	2019	افتخار احمد حافظ قادری	مومنین کی مائیں	-56

2. These valuable books have been added in the National Library Collection. The readers of the Library will get Knowledge and information from these books. I hope that National Library of Pakistan will receive all forthcoming publications in future.

With regards,

Yours sincerely

3/4/2019

(Muhammad Riaz)
Assistant Director/Delivery of Books & Newspapers Branch

Iftakhar Ahmad Hafiz Qadri,
House 999/A-6, Street No.9,
Afshan Colony,
Rawalpindi Cantt.
Cell: 0344-5009536

مختصر تعارف

افتخار احمد حافظ قادری شاذلی، راولپنڈی

ملازمت

- پاکستان میں موجود غیر ملکی سفارت خانوں (شام، لبنان، قطر، سعودی ملٹری اتاشی) میں تقریباً 20 سال بطور معاون عربی زبان واکاؤنٹس میں خدمات سرانجام دیں۔
- سعودی عرب (وزارت دفاع، ابواب الروضۃ، تیمورک العربیۃ السعودیۃ) میں تقریباً 10 سال بطور معاون عربی زبان واکاؤنٹس میں خدمات سرانجام دیں۔

فوجی اعزازات (ایوارڈز)

- سعودی وزارت دفاع، ریاض میں بطور سعودی یونیفارم پرسن خدمات سرانجام دیں اور دوران ملازمت حکومت سعودیہ کی طرف سے 2 فوجی ایوارڈز سے نوازا گیا۔

لسانیات

- پاکستان میں سعودی عرب کے ثقافتی مرکز "مركز تعليم اللغة العربية" سے عربی زبان کا دوسالہ کورس مکمل کیا۔
- سفارت خانہ ایران کے زیر انتظام ثقافتی مرکز خانہ فرہنگ ایران سے فارسی زبان کا ایک سالہ ایڈوانس کورس مکمل کیا۔

زیارت مقدسہ کے اسفار

- وطن عزیز میں موجود زیارت مقدسہ کے علاوہ 11 بلاد اسلامیہ (حجاز مقدس / شام / مصر / مراکش / ایران / عراق / اردن / لبنان / افغانستان / ترکی) میں کئی کئی بار زیارت مقدسہ پر حاضری کے لئے طویل ترین سفر طے کئے اور ان سفروں کے نتیجے میں کئی سفرنامے منظر عام پر آئے۔

تحریری کاوشیں

- الحمدللہ! اب تک 60 کے قریب کتب شائع ہو چکی ہیں جن میں بلادِ اسلامیہ میں زیاراتِ مقدسہ کے سفرنامے، شخصیات (خاتونِ جنت سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا، سیدنا علی کرم اللہ وجہہ، سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ، خلفائے اربعہ، شاہِ حبشہ) اور درود و سلام کی کتب سرِفہرست ہیں۔

مضامین و مقالات

- روزنامہ نوائے وقت، الاخبار، اوصاف، دی نیشن، مجلّہ ضیائے حرم، فیضانِ سدرۃ، پیغام آشنا، نور الحبیب، کاروانِ قمر، طلوعِ مہر اور آئینۂ کرم کے علاوہ دیگر کئی رسائل و جرائد میں 100 سے زائد مضامین و مقالات شائع ہو چکے ہیں۔

عالمی کانفرنسز میں شرکت

- سال 1983 اور سال 1984 میں وزارتِ سائنس و ٹیکنالوجی کی طرف سے OIC کے زیرِ انتظام دو بین الاقوامی کانفرنسز میں بطور معاونِ عربی زبان شرکت کی۔
- اکتوبر 2007 میں سرزمینِ ایران میں حضرت مولانا جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ پر منعقدہ عالمی رومی کانفرنس میں راولپنڈی ڈویژن کی طرف سے شرکت اور مقالہ پڑھنے کی سعادت حاصل ہوئی۔
- مارچ 2008 میں یونیورسٹی آف سرگودھا میں انٹرنیشنل رومی کانفرنس میں شرکت اور مقالہ پڑھنے کا شرف حاصل ہوا۔

روحانی سعادتیں اور اعزازات کا حصول

- ستمبر 1996 میں 2 بار بیت اللہ شریف کے اندر حاضری کی سعادت عظمیٰ نصیب ہوئی۔
- مرکزی مسجد حضور سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ میں 16 اکتوبر 2001 نمازِ فجر کی اذان دینے کی سعادت حاصل ہوئی۔
- مفتی اعظم عراق حضرت الشیخ السید عبد الکریم بیارہ رحمۃ اللہ علیہ کی 2 بار زیارت کا شرف حاصل ہوا، یہ وہ خوش نصیب شخصیت تھیں جنہیں سال 1932ء میں 2 صحابہ اکرام کے مزارات مبارکہ کی منتقلی کے موقع پر ان کی زیارت کا شرف حاصل ہوا تھا۔

25/09/2019

التماسِ دُعا
معزز قارئین کرام سے درخواست ہے
کہ حضور پُر نور خاتم الانبیاء والمرسلین ﷺ کی
اُمتِ مرحومہ کی بخشش و مغفرت اور بلندی
درجات کیلئے دُعا فرمائیں اور بالخصوص
مصنف کتاب ہذا اور اُس کے مرحوم والدین
کریمین کے لئے بھی دُعاؤں کی درخواست
ہے۔شکریہ
افتخار احمد حافظ قادری